۶۹ج

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ

آثار پدیدست صنادید عجم را

تاریخ صوبہ بہار

مؤلفہ عالی جناب خان بہادر مولوی سید علی محمد صاحب شاد رئیس اعظم عظیم آباد

بعد نظر ثانی مؤلف

مطبوعہ مطبع سٹی پریس واقع شہر عظیم آباد

بار اوّل ۵۰۰ جلدین قیمت فی جلد عمر

اطلاع

مفصلہ ذیل کتابین مولفہ و مصنفہ حضرت زبدۃ الکملاء والرؤساخان بہادر جناب مولانا سید علی محمد صاحب شاد رئیس و آنریری مجسٹریٹ شہر عظیم آباد بعد نظر ثانی مصنف ممدوح چھپکر تیار ہین یہہ کتابین بہ تجویز ٹیکسٹ بکس کمیٹی سررشتہ تعلیم صوبہ بہار از روے چٹھی نمبر ۳۰۷۱ مرقومہ ۱۵- دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء اسکول ہاے سرکاری کے لیئے انعامی قرار پائی ہین قیمت مندرجہ اطلاع ہذا وہی قیمت ہے جو سررشتہ تعلیم نے اپنے اشتہار مین مندرج کی ہے لیکن اگر کوئی تاجر فی کتاب دس کاپیان خرید کیا چاہے تو اوسکے لیئے قیمت معینہ مین تخفیف کردیجائیگی خط و کتابت کرنے سے قیمت طے ہوگی۔

صورۃ الخیال }
ہیئۃ المقال }
حلیۃ الکمال }
اس مشہور و معروف ناول کی تعریف اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی کہ عالی وماغان یورپ نے اس کتاب کے ریویو ریمارک لندن اور جرمن کے نامی اخبارون مین لکھے پہلے چند مرتبہ اسکی متفرق تینون جلدین چھپکر شائع ہو چکی ہین اب بعد نظر ثانی یکجا تینون جلدین چھپی ہین قیمت فی جلد ۱۵/ محصول وغیرہ ۲/

تاریخ صوبہ بہار	عہ
مثنوی نوید ہند	۸/
ایضاً فغان دلکش	۴/
قدر کمال	۴/
نواے وطن	۴/
مثنوی چشمہ کوثر	۸/
مثنوی ثمرہ زندگی	۴/
رسالہ یومیہ بزبان عربی	۴/
تذکرۃ الاسلاف	۸/

خبر

سب کو معلوم ہے کہ ہندوستان کے مسلمانون کے اکثر خاندان کو چھوت پلید اور طرح طرح کے توہمات اور شادی بیاہ کے رسومات اور فضول خرچیون نے ذلیل کیا لوٹ کر تباہ و برباد کر دیا - ابتک کوئی ایسی کتاب نہ تھی جسمین نہایت تفصیل سے ان باتون کی برائیان عمدہ محاورون اور عورتونکی بول چال مین جو دیکھنے مین نہین آئی مدقق مصنف دام ظلہ نے ایسے عمدہ پیرایہ مین مفصل حالت کی تصویر کھینچدی ہے کہ جسنے اوس کتاب کی چند سطرین پڑھی ہین وہ اس کتاب کا عاشق ہو گیا ہے بے انتہا اصرار سے شائقین کے یہہ کتاب نہایت عمدہ جلی کتابت اور عمدہ کاغذ پر چھپ رہی ہے نام اس کتاب کا صورت حال ہے غالباً نو جزون پر ختم ہوگی قیمت فی جلد عہ

راقم واحد حسین مالک مطبع [illegible] پریس حاجی گنج پٹنہ

خیالات آفرینی مین صرف ہوا ہو تاریخ دانی اور تاریخ نویسی کا کیونکر دعویدار ہوسکتا ہے —
شعرا کو اپنے فن کی تکمیل کے لیے جہان اور فنون سے سابقہ پڑتا ہے وہان بقدر ضرورت
تاریخ دانی بھی ضرور ہے البتہ مینے اسی غرض اور اسی نظر سے مختلف ملکون اور خصوصًا ہندوستان
کی تاریخین ضرور دیکھی ہین کیسی زمانے مین اکثر واقعات مجھے سبق کیطرح یاد تھے اور انکے ساتھ
ایک خاص دلچسپی تھی —

[illegible] کے آخر مین جبکہ شاہزادہ فلک رکاب معلےٰ جناب پرنس آف ویلز ہندوستان مین
داخل ہوچکے اور گرما گرمی سے خبر مشہور ہوئی کہ ساعت چند کے لیے جناب مختشم الیہ پٹنہ و
دیگر اضلاع مین بھی قدم رنجہ فرماینگے یہان کے رعایا و حکام نے پذیرائی کے بہت کچھ سامان مہیا کیے
ازانجملہ ایک کمیٹی مین جسمین تمام اراکین شہر جمع تھے اور خود صاحب کمشنر بہادر ضلع اوسکے چیرمین
تھے مجھسے کہا گیا کہ تم بھی شاہزادہ ممدوح کی یادگار تشریف آوری مین کوئی کتاب لکھو بلکہ جن حضرات کو
تاریخ سے ایک خاص لگاؤ تھا وہ مصر ہوئے کہ صوبہ بہار کی حالات و واقعات کو قلمبند کرو صاحب
کمشنر بہادر ضلع نے بھی اسپر اپنی رضامندی ظاہر فرمائی باوجود کثرت موانعات کے جسکا ایک
شمہ اوپر لکھ آیا ہون جہانتک مجھے ممکن ہوا اوس قلیل زمانے مین کتابین جمع کرکے کچھ حالات
قلمبند کیے اتنا بھی وقت مجھے نہ ملا کہ اس پہلی تصنیف کے مسودہ کو دوبارا صاف
کرون جس حیثیت سے وہ واقعات لکھے گئے بلا نظر ثانی چھپ بھی گئے —

ایسا موقع کہان تھا کہ مین اپنے خیالات کے میدان کو ترک کرکے صرف اسی ایک چیز مین
نشست صرف کرتا میرے قدر دان احباب نے نہین معلوم اس کم توجہی کو کن کن باتون پر محمول کیا
کتاب دوبارا چھپنے لگی جیسا دل چاہتا ہے ویسی ترتیب اور تالیف تو اس سرا سری
میں ممکن نہین مگر پھر ایک نظر سے مینے اسکو دیکھکر جابجا سے اسکو کچھ کم و بیش کردیا ہے

جو لوگ فن تاریخ سے خبردار ہین وہ جانتے ہین کہ جس طریقہ سے اس کتاب پر نظر ثانی
ہوئی ہے وہ کسی قدر شاید کافی ہے اِسکے پڑھنے والے بالاجمال واقعات
ضرور اطلاع بہم پہونچا سکتے ہین اور اِس صوبہ کی تاریخ کا رستہ اونکو بخوبی مل سکتا
خدا کرے میری محنت سوارت اور میرے قدر دانون کو پسند ہو و آخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین +

راقم
خان بہادر سید علی محمد شاد
پٹنہ عظیم آباد

۱۵ جنوری ۱۸۹۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جغرافیہ صوبۂ بہار

صوبۂ بہار کا جغرافیہ

[illegible] ہندوستان کے اوس حصہ کا نام ہے جو مابین صوبۂ الہ اباد اور صوبۂ بنگالہ کے [illegible] گنگا کے داہنے حصہ کو ہندو مگدھ دیس اور بائین حصہ کو متھلا دیس کہتے تھے [illegible] ترہت کہتے ہین مسلمانون کے عہد حکومت مین ان دونون حصون کو ملا کر صوبۂ بہار کہنے لگے اس حصہ کو تیلیا گڈھی بنگالہ سے اور کرم ناسہ ندی (جو بکسر کے نیچے بہتی ہے) [illegible] (یا ممالک مغربی وشمالی) سے اور نیپال کی ترائی اور کوہستان نیپال کے [illegible] اور شہر گھاٹی اور پلامون دکن سے علیحدہ کرتے ہین ان حسابون پچھم پورب تخمینا [illegible] اسی میل لانبا اور دوسو چالیس میل چوڑا ہے مسلمانون کے عہد حکومت مین [illegible] کا ایک ناظم یا صوبہ دار ہوتا تھا اوسکا صدر مقام شہر پٹنہ عظیم آباد تھا [illegible] مین متھلا اور مگدھ دیس کے جدا جدا راجہ تھے مگر مسلمانون [illegible] [illegible] یہہ صوبہ آٹھہ سرکارون پر منقسم ہوکر ایک حاکم کے ماتحت [illegible] تھا اوسکا [illegible] سرکارین یہہ تھین —

سرکار شاہ آباد سرکار رہتاس سرکار بہار سرکار مونگیر سرکار حاجی پور سرکار ساران سرکار چنپارن سرکار ترہت ہر سرکار مین ایک فوجدار صوبہ دار کا ماتحت اور اوسکا رجوع اسی صوبہ دار سے رہتا تھا مگر انگریزی عملداری مین سرکار مونگیر اور بعض حصے رہتاس (یا گیا) کے صوبہ بہار کی ماتحتی سے نکال لیئے گئے اب وہ سرکارین ذیل کے نامون کے ساتھ مسمے ہین جو ایک کمشنر کے ماتحت ہین جسکا صدر مقام شہر پٹنہ ہے ان سب ضلعون مین ایک ایک جج اور کلکٹر اور مجسٹریٹ کام کرتے ہین -

ضلع شاہ آباد — ۱ ضلع شاہ آباد جسمین قصبہ سہسرام اور بکسر اور جگدیس پور بھوجپور وغیرہ شامل ہین صدر مقام اوسکا قصبہ آرہ -

ضلع پٹنہ — ۲ ضلع پٹنہ جسمین قصبہ بارھ و قصبہ بہار شامل ہے صدر مقام پٹنہ عظیم آباد -

ضلع گیا — ۳ ضلع گیا صدر مقام قصبہ صاحبگنج -

ضلع ترہت — ۴ ضلع ترہت صدر مقام مظفر پور اور دربھنگہ -

ضلع ساران — ۵ ضلع ساران جسمین علی گنج سوان بھی ہے -

ضلع چنپارن — ۶ ضلع چنپارن صدر مقام موتیہاری مگر یہان کی ججی کے مقدمات ضلع سارن کے جج کی متعلق ہین جو نامی مقامات اس ضلع مین گنگا کنارہ واقع ہین وہ یہہ ہین قصبہ آرہ کمپ داناپور پٹنہ عظیم آباد حاجی پور بارھ مونگیر بھاگلپور صاحبگنج سلطان گنج -

صوبہ بہار کے نامی دریا اور ندیان — ندیان اس صوبے مین بہت ہین نامی دریا اور ندیان گنگا اور گنڈک اور سون اور پھلگو اور کرم ناسہ اور پن پن اور دردھا اور موربہر ہے گنگا بنارس کیطرف سے بہکر بنگالہ تک چلی گئی ہے اور گنڈک اوترا و پچہم سے بہتی ہوئی آتی ہے حاجی پور کے نیچے گنگا مین ملتی ہے اسی مقام پر سانی ایک چھوٹی سی ندی پچہم سے آکر گنگا مین ملی ہے (ہر ہر ناتھ کی تیرتھ کا میلہ جو سون پور

یا چھٹ کا میلہ بولا جاتا ہے بڑی دھوم دھام سے یہان ہوتا ہے) اسی گنڈک کے کنارے چھپرہ ضلع سارن کی بھی بستی ہے سوہن کوہستان پلاموں سے بہکر رہتاس گڈھ اور ضلع گیا اور شاہ آباد سے بہتی ہوئی پٹنہ سے بارہ کوس پچھم منیر مین گنگا سے ملتی ہے اِس ندی کے پانی کی عجیب غریب خاصیت ہے جو چیز تھوڑے دنون اِسمین رہتی ہے اوسمین حجریت آجاتی ہے کسی زمانہ مین یہہ ندّی پٹنہ سے پانچ کوس پچھم بہتی تھی اِس ندّی پر کولور بستی کے پاس ریلوے کے لیئے ایک نہایت عمدہ پُل تخمیناً ایک میل کے اندر بنایا گیا ہے پھلگو ایک چھوٹی سی پہاڑی ندّی ضلع گیا مین ہے جب زیادہ اِسکے پانی کو جوش ہوتا ہے تب کھریا مٹی زمین سے نکل کر اسمین ملجاتی ہے اور پانی بصورت دُودھ کے دکھائی دیتا ہے کچھہ لوگ اِسکو دیوتا کی کرامات سمجھتے ہین کرم ناسہ ایک چھوٹی سی ندّی بکسر کے نیچے بہتی ہے جسمین ہندو دھرم نہانے کو بہت بُرا سمجھتے ہین پن پُن بھی ایک چھوٹی ندّی ہے پٹنہ سے تین کوس دکن بہکر آئی ہے اور قصبہ فتوحہ مین پٹنہ سے دو کوس پورب دریائے گنگ سے مل گئی ہے (اِس مقام پر ایک پُل اکبر بادشاہ کا بنوایا ہوا ابتک موجود ہے) علاوہ اِن چھوٹی چھوٹی ندّیون کے ایک نہر گورنمنٹ انگریزی نے بھی سوہن ندّی سے کاٹکر شاہ آباد اور گیا کے اضلاع مین نکالی ہے اِس نہر مین چھوٹے چھوٹے آگبوٹ چلتے ہین شک نہین کہ خشک سالی مین زراعت کو اِس سے بہت فائدہ پہونچا ہے چھوٹی چھوٹی پہاڑیان شہسرام کے گرد و نواح اور سرکار رہتاس اور گیا اور راجگیر مین ہین سوا اِسکے ایک سلسلہ بندھاچل کا بھاگلپور سے صوبۂ بہار کے دکن دکن ہزاری باغ ہوتا ہوا چھوٹے ناگپور تک پہونچا ہے (دیکھو نقشہ صوبۂ بہار) رہتاس کے پہاڑ پر ایک قلعہ راجہ رُہت کا بنایا ہوا قابل دیکھنے کے ہے افسوس ہے کہ اِس فیاض راجہ کا پورا حال مجکو تاریخ مین نہ ملا اِن پہاڑون کے دامنونکے جنگل مین درندجانور

گورنمنٹ نے ایک نہر بنائی ہے

درندجانور

سب طرح کے ہین شیر کئی قسم کے ہین سلو دھا ایک طرح کا بڑا شیر رہتاس کے جنگل مین اکثر
دکھائی دیتا ہے ضلع چنپارن کے اوتر اور پچھم نیپال کی ترائی مین بھی درندجانور دان کے
علاوہ ہرن کئی قسم کے افراط سے ہین بندھاچل کا جہان تک سلسلہ جنگل مین ہے سب
جگہہ درندجانور اب بھی موجود ہین

تعداد خلقت صوبہ بہار

اس صوبہ مین قریب پچاس لاکھ کے خلقت آباد ہے
جنمین ہندو ۳۵ لاکھ اور مسلمان ۱۵ لاکھ ہین گرمی کی انتہا ۱۱۵ درجہ از روے آلہ مقیاس الموسم
اور جاڑے کی حد ۴۵ درجہ ہے برسات بنگالہ سے کم مگر کبھی کبھی ۹۰ انچ تک پانی برس جاتا ہے
چونکہ پیداوار اور زراعت بیشتر برسات کے پانی پر منحصر ہے اسلیے جب پانی کم برستا ہے
تب غلہ کم پیدا ہوتا ہے گو کہ جابجا کنوین اور تالاب ہین اور اس نہر جدید سے بھی فائدہ
بہت ہوا ہے مگر برسات کا پانی قدرتی پانی ہے اوسکے برابر سیراب کرنا مشکل ہے غلہ
کہین سہ فصلہ اور کہین چوفصلہ ہر قسم کا پیدا ہوتا ہے لسوک پرگنہ کے باسمتی چاول اور
شاہ آباد کے گیہون اچھے ہوتے ہین

نیل کی زراعت

نیل کی زراعت ترہت مین خوب ہوتی ہے یہہ تجارت
اہل یورپ کے ہاتھہ مین ہے

افیون کی کاشت

افیون کی کاشت بھی خوب ہوتی ہے گنے شیرین اور عمدہ
پیدا ہوتے ہین آنب پٹنہ اور ترہت کے مشہور و معروف ہین لیچی ترہت مین نہایت
شاداب اور عمدہ ہوتے ہین کیلہ اور شریفہ اور انگور نارنگی خربزے تربوز غرض سب
طرح کے میوے کھانیکے قابل پیدا ہوتے ہین چرونجی ایک طرح کا پھل ارہر کی دال کے
برابر رہتاس مین مزہ دار ہوتا ہے۔

باشندگان صوبہ بہار کے

اصلی خلقت یہان کی تو وہی تھارو اور گونڈ اور پہاڑ اور بھیل ہے انکے رنگ سیاہ
اور قد میانہ لیکن قوی اور وحشی ہین ہندوون اور مسلمانون کے رنگ زیادہ تر گندم گون
ہین [illegible] زمانہ مین یہانکی ملکی زبان پالی تھی اور ناگری [illegible] خطوطنکا رواج تھا مگر رفتہ

اُردو زبان علی العموم جاری ہے اُردو کے فصحا بنسبت دھلی اور لکھنؤ کے بہت کم ہین خاصکر کچہری کے عمّال نہایت غیر فصیح بولتے اور لکھتے ہین اِس صوبے کی خلقت خوش خلق غریب نواز مگر عیش دوست ہے اِسی سبب سے پُرانے خاندان کم مقدور اور مفلس قرضدار اور بے معاش ہوگئے اہل دہات خصوصاً کاشتکار زیادہ دولتمند ہین مہاجن پیشہ پہلے تو زیادہ تھے مگر اونکا بازار بھی سرد ہے

یہان کا طریق تمدن مع...

اگلے زمانے مین صوبۂ بہار کے شیشہ کے باسن اور ارڑولی کاغذ نہایت مشہور و معروف تھے مگر یورپ کی چیزون کے آگے انکی وہی کیفیت ہوگئی کہ آفتاب کے سامنے چراغ کی۔

صوبۂ بہار کی نامی چیز

عظیم آباد پٹنہ

صوبۂ بہار کا دار السلطنت عظیم آباد بہت قدیم شہر ہے کسی زمانے مین اِسکا نام پاٹلی پوترا اور کبھی پدماوت اور کبھی کوسم پور تھا مگر اب پٹنہ یا عظیم آباد پکارا جاتا ہے یہہ شہر آٹھ میل کامل طول مین اور ایک میل سے کم عرض مین ہے جسمین خلقت تخمیناً ایک لاکھ آباد ہے ہندو پچہتر ہزار اور مسلمان پچیس ہزار آباد ہین یہہ شہر کیون پاٹلی پوترا اور کوسم پور اور پٹنہ پکارا گیا اِسمین ہندوونکے بیانات نہایت خلاف عقل اور ایک دوسرے سے مختلف ہین کوئی کچھہ کہتا ہے کوئی کچھہ جسکا مختصر حال اپنی جگہہ آئیگا۔

پٹنہ ہندوونمین اِسلیئے متبرک ہے کہ پٹندیبی جی (جنکو بعض لوگ وجہ تسمیہ پٹنہ کی ٹھہراتے ہین) کے یہان درشن ہین دوسرے گنگا جی بھی موجود ہین سکھہ بھی اِس پٹنہ کو او تم بتاتے ہین کیونکہ گرو گوبند جی کا مولد ہے اور ہر مندل کی عمارت وہین ہے شیر شاہ کی مسجد سیف خان کا مدرسہ خواجہ عنبر کی مسجد چہر ڈنڈیہ کا امام باڑہ نوذر کٹرہ کا امام باڑہ مسجد جامع شاہ ارزان کا تکیہ شاہ باقر کا تکیہ کچی درگاہ شاہ معروف شاہ منصور کی قبر شاہ پیر دمڑیا کا مزار مشہور اور قدیم مقامات ہین پادری کی حویلی ولندیز کا پُشتہ چوہٹہ مین کالج اچھّی اور بڑی عمارتین ہین

ان اریا انکے ہاتھون سے بھاگ کر پہاڑ اور جنگلون مین رہنے لگی اسی لیئے
جنگلون کی اکثر بستیون مین ابتک بھی ان اریا قوم پائی جاتی ہے سوتار کی
قومین اور نیپال اور شہر گھاٹی کے اکثر رہنے والے شاید یہی ان اریا ہین

یرین کی زبان

آریا کی زبان
سنسکرت تھی سنسکرت اکثر زبانون کی مخرج ہے مورخین کہتے ہین کہ زبان سنسکرت
تمام دنیا کی زبانون سے شیرین اور قدیم ہے اوسکی شستگی اور فصاحت وید سے معلوم
ہوتی ہے جو باعتقاد ہندؤن کے بیاس جی کی تصنیف ہے یہہ تصنیف سنہ عیسوی سے چودہ سو
برس قبل کی ہے آریا قوم آگ اور پانی اور ہوا کی پرستش کرتی تھی سورج اور صبح کو ذی روح
اور مجسم سمجھکر دیوتا مانتی تھی انکا ہوم جاپ کرتی تھی ان اریا جب اس قوم سے کسیقدر
مل جل گئی تب آریا انسے خدمتین لینے لگی اور اس ذریعہ سے ان اریا کی بھی پرورش ہوتی
تھی ہندؤن کی زبان مین وہی خدمتی ان اریا قومین شودر کہاتی ہین لوگ یون کہتے ہین

اریین قوم اصل مین کیا ہے

کہ آریا کی اصل تاتار ہے اور قرینہ غالب یہہ ہے کہ یہہ لوگ ایران سے آئے تھے اسلیئے کہ قدیم
زبان اور رسمین اور مذہب اور خصلت اہل ایران کی آریا سے بہت مشابہت رکھتی
ہین مورخین یورپ نے یہہ بات ثابت کی ہے کہ ہندوستان مین اوسوقت جو سکّے جاری
ہوئے تھے وہی سکّے اوس زمانہ مین ایران مین بھی جاری تھے یہہ ہندوستان اوسوقت
آریا ورت یعنے آریا کا ملک کہانے لگا ظاہر ہے کہ مدتون کے بعد اس قوم کو تمام ہندوستان پر

یرین کا طریق سیاست مدن

تسلّط ہوا ہوگا اس مدت مین انقلابات و تغیرات طریق سیاست مدن مین بہت کچھہ
پیدا ہوئے ہونگے ابتدا اگر آریا قومون مین جدا جدا سردار ہوتے تھے مگر جب مخالف
قومون سے سامنا ہوتا تھا تو سب سردار ایک ہوجاتے تھے تھوڑے دنون بعد یہہ
طریقہ کم ہوگیا جو سردار سب مین عاقل اور باہمت ہوا اوسنے بہت سے سردارونکو

محکوم کرلیا اور جب وہ اور قوی ہوگیا تو اوسکو آریا راجہ مہاراجہ کہنے لگی یہہ لوگ یعنے

آرین کے ایرانی ہونیکی تحقیق

راج مہاراج اور انکی اولاد چھتری کہاتی تھی شاید کہ یہہ لفظ فارسی ہے چتر جسکا سایہ بادشاہون کے سرون پر ہوا کرتا ہے شاید اسی لیئے یہہ قوم منسوب بہ چھتر کی گئی ہے ان چتریون سے بسبب اشغال کارہاے سلطنت امورات مذہبی عمل مین نہین آسکتے تھے اس لیئے انہون نے

برہمنون کا حال

ادائے عبادات مذہبی کے لیئے اپنے نائب مقرر کیئے جنکا نام برہمن ہوا یہہ پوجاری بتدریج میراثی ہونے لگے مگر ایک زمانہ مین ان نائبون نے چھتریون سے بیوفائی کی اور بہت کچھ

بہار کی وجہ تسمیہ

اختیارات لے لیئے انہین سب زمانو نہین کوئی زمانہ ہوگا کہ برہمنون نے اس خطہ کا نام مگدہ دیس رکھا ایک مدرسہ اس سرزمین مین علم دین پڑہانے کے لیئے جاری کیا بہار سانس کرت زبان مین دار العلم دین کو کہتے ہین جب اس جگہہ طلاب جمع ہوئے یعنے جہان خاص قصبہ بہار آباد ہے تو اسکو

سنسکرت کی کتابونکا بہار مین جل جانا

لوگ بہار کہنے لگے اس مدرسہ مین بارہ ہزار طالب العلم جمع تھے سنسکرت کتابون کا بہت بڑا کتب خانہ جمع تھا کہتے ہین کہ ایک کتب خانہ مین تین لاکھ کتابین تھین طلاب کی ضرورت کے لحاظ سے ہر طرح کے پیشہ ور بھی وہان جمع ہوگئے تھے یہان تک کہ مسلمانونکی عملداری تک یہہ مدرسہ جاری تھا اور متعلق اس مدرسہ کے ہر طرحکی خیرات مبرات اور بھنڈارے جاری تھے کہتے

دھنتر حکیم

ہین کہ دھنتر حکیم جسنے بیدانت یعنے علم طب اختراع کیا اور شطرنج کا موجد بھی جسکا حال فردوسی کے شاہنامہ مین آیا ہے اسی بہار کا تعلیم یافتہ تھا تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ توران کا بادشاہ بہار تک آیا تھا اس بادشاہ کا نام افراسیاب تھا یہہ افراسیاب رستم بن زال کا حریف

شنکل پہلوان

تھا یہان کے راجہ نے شنکل نامی ایک پہلوان کو اوسکی معاونت کے لیئے بطور مدد ساتھ کردیا اوسکی لڑائی کا حال جسے دیکھنا ہو شاہنامہ کو دیکھ لے یہی سبب تھا کہ رستم نے جب افراسیاب پر فتح حاصل کی تو اس غصہ مین کہ ہندوستان کے راجاؤن نے افراسیاب کی

مہابھارت کا زمانہ

مدد کی صوبہ جات پنجاب کو دخل کرلیا اور ضمیمہ سلطنت ایران کردیا انہین سب زمانون مین مہابھارت کا
زمانہ بھی ہے جسکا حال بہت طول وطویل ہے اوسکا مفصل حال ہندؤنکی کتابون مین مندرج
ہے اس واقعہ ہولناک کو بھی اونھین بیاس جی نے (جو بزعم ہندوان شریک مہابھارت تھے)
چشم دید لکھا ہے یہی بیاس جی ہندون مین بڑے دیوتا گنے جاتے ہین اور نفس الامر مین بھی جو
لوگ سانس کرت مین مہارت رکھتے ہین اس شخص کو ادیب کامل سمجھتے ہین مہابھارت کا
پورا حال مندرج کرنا اپنی تاریخ کو طول دینا ہے مختصر یون ہے کہ ہندوستان کا بہت بڑا راجہ
بھرت فرمان روا تھا اوسکی چھٹی پشت مین پانڈ بہت بڑا طاقتور پیدا ہوا اوسکا بڑا بھائی
راجہ دہرت تھا انہین دونون بھائیونکی اولاد مین سخت خونریزیان ہوئین ہندوستان کے

مہابھارت کا واقعہ

تمام راجہ اس لڑائی مین شریک تھے کچھہ تو پانڈ کی اولاد کیطرف ہوگئے اور کچھہ کورونکی یعنے
اولاد راجہ دہرت کیطرف تھے اٹھارہ دلون تک انہین معرکہ جنگ رہا اور ایک کرور
خلقت ماری گئی راجہ سہدیو مگدہ دیس کا حاکم بھی اسی لڑائی مین کام آیا اس لڑائی مین صرف

برہمنون کا زور

پانچ بھائی پانڈ اور ایک رانی درویدی بچ رہی اوسوقت فقط قنوج ہی مین برہمنون کا ہجوم
نہ تھا مگدہ دیس مین بھی اس فرقہ کو بڑی ترقی تھی اور انہین کے ایجادی قانون جاری تھے
عوام وخواص انہین کا کلمہ پڑھتے تھے کیونکہ درمیان دیوتاؤن اور خداؤنکے اونکے زعم مین یہی
لوگ شخص درمیانی اور پیام رسان تھے جب انکی عظمت یہان تک پہونچی تو برہمنون نے علم
نجوم اختراع کیا اور خرق عادات وکرامات کے مدعی بنے برہما جی کے منہہ سے پیدا ہونا
اپنا ٹھہرایا مسائل جدید ایجاد ہوئے شادی کی تاریخین مکان کی تعمیر کا وقت اور کوچ

شاستر کی تدوین

غرض سب کچھہ انہین کے فتوا پر منحصر ہوگیا دھرم شاستر کی تدوین اور یہی انکے حق مین
اعلے درجہ کی تدوین تھی اوسمین تمام ہندؤن کو چار قسم پر تقسیم کیا سب سے اول اور

ذاتونکی تقسیم

اُوتم برہمن یعنے متبرک پوجا کرنیوالے دوم چھتری یعنے سپاہی سوم ویس یعنے محنتی چہارم
شودر یعنے خدمتگزار اس سے مطلب یہہ تھا کہ برہمن تو اعلے درجہ کے ہین اور سب سے بدتر
اور ذلیل یہان کے اصلی باشندے شودر رہین اِسوقت تک بھی یہہ نام زبانون پر جاری
ہین اور برہمن اوسی نظر سے شودرونکو دیکھتے ہین مگر زمانہ کے رنگ نے اونکو خوب خوب
سمجھا دیا ہوگا کہ سب سے اُوتم علم ہے سب سے شودر جہل غرض شودرون کو ذات کے
بیچارنے نے کہین کا نرکھا دھرم شاستر مین بعض قانون اچھے بھی ہین جنکو عقل سلیم تسلیم کرتی

دھرم شاستر کے قانون سیاست ملک

ہے اور بعض قانون بالکل بے جوڑ اور خلاف عقل ہین سیاست مین اعضا کو کٹوانا
درندون کے آگے ڈال دینا ناک کٹوا ڈالنا ایک شخص مجرم کے عوض اوسکے تمام کنبون کو
کولھو مین پیرنا برہمن مجرم کے لئے سزائین بہت خفیف اور شودر کے لیئے حد سے زیادہ
سختی تھی اِن جرمون کی سزائین سنگین بہت تھین قتل عمد بغیر طہارت اور اشنان کے
پوجا کی جگہہ چلا جانا باغ یا پرستش گاہ کو لوٹ لینا کسی کی اجرت ندینا زنا کرنا چوری کرنا چوری کا
مال لینا چور کی اعانت کرنا شراب پینا جوا کھیلنا قزاقی حلف دروغ پوجاری یا عابدون کو
یا عورتون کو ستانا خفیف جرم یہہ تھے گالی بکنا راہ کو غلیظ کرنا بدزبانی کرنا راجہ کا
دستور یہہ تھا کہ جاسوس مقرر کرکے چور اور ٹھگون کو گرفتار کرتا تھا عدالت دیوانی مین
مدعی اور مدعا علیہ کا اظہار لیا جاتا تھا گواہ بھی سُنے جاتے تھے بشرط ہونے گواہ کے
مدعی اور مدعا علیہ سے حلف لیا جاتا تھا گواہ کی لیاقت پر اوسکی گواہی کا وثوق ہوتا تھا
حلف دروغ کے لیئے سزائے سخت تھی مگر کسی کی جان بچانے کے لیئے جھوٹ بولنا
اِسکے عوض سزائے سخت نہوتی تھی الغرض جتنے معاملات اب پیش ہوتے ہین سب کے
لیئے قانون تھے اِس قانون مین حد درجہ کی غلطی یہی تھی کہ برہمنون کی سزائین سخت نہ تھین

اپنے دستور العمل

اور شودرونکی سزا بہت سنگین تھی راجہ جب تخت پر بیٹھتا تھا تو اوسکے لیے مفصلہ ذیل قانونکی
پابندی ضرور تھی ظلم و تعدی کو روکے بدکردارون کو سزا دے غیر ملک کے رہنے والون
کے ساتھ سیاست سے پیش آئے دوستون کے ساتھ شفقت کرے برہمنون کی تعظیم و تکریم
عمل مین لائے تدبیر ملک و سیاست مدن و فلسفۂ الٰہیات برہمنون سے سیکھے کاشتکاری
رعایا سے اخذ کرے حظوظ نفسانی و شہوات و غیظ و غضب سے اپنے دلکو روکے اپنے اوقات کو

راجہ کے لیے ضبط اوقات

یون ضبط کرے سویرے کی پہر اوٹھے پوجا پاٹ کرے پھر دربار مین آئے مشیرون سے
مشورہ لے تب ریاضت جسمانی کرکے رسوئی مین جائے پھر خاص امورات خانگی کو دیکھے
بعد اوسکے تفریح اور شعر شاعری سے دل بہلائے شام کیوقت فوج کو ملاحظ کرے
قاصدون کے پیام و سلام سنے تب خلوت مین جائے کھانا کھائے اوسکے بعد ناچ رنگ ہو

نظم و نسق کا طریقہ

تب آرام کرے نظم و نسق ملک اسطرح معین تھا کہ راجہ کے ماتحت ایک سردار ہوتا
تھا وہ ہزار دہات کا حکمران تھا ان سردارون کے ماتحت سو سو دہات کا ایک ایک
حاکم ہوتا تھا اور سو سو دہاتونکا حصہ پرگنون پر بٹھایا جاتا تھا انمین بھی دس دس گانونکا
ایک سردار ہوتا تھا جسکو منڈل کہتے تھے یہہ سردار یکے بعد دیگرے وقوعات کو
اسی سلسلہ سے راجہ تک پہونچاتے تھے دہاتون کے انتظام کے لیئے راجہ کا خاص
ماتحت جو افسر تھا وہی زمین وغیرہ کا خراج خزانہ سرکاری مین داخل کرتا تھا یہہ محصول
دہقانون اور کشت کارون سے بحساب رسدی وصول ہوتا تھا ان خدمات کے
عوض افسرون اور سردارونکو زمینین معافی مین ملتی تھین یہہ سردار اپنا حق الگ
الگ بھی دہقانون سے وصول کرلیتے تھے اور راجہ بھی علاوہ معافی کے ان نائبونکو
بطور تنخواہ کے کچھہ دیتا تھا دہاتونکے جھگڑون مین پنچ مقرر ہوتے تھے وہی اکثر

تنازعات مین پنچ کا مقرر ہونا

تنازع کا تصفیہ کر دیتے تھے یہہ پنچ مدعی اور مدعاعلیہ کی راے سے ہوتے تھے ان پنچون کو راجہ کے ملازم وقتاً فوقتاً مدد دیتے تھے حکمت نظری اور فلسفہ اور نجوم کی

حکمت نظری کی ترقی

بڑی ترقی تھی کوئی ایسا نہ تھا جسکو ان علوم کے دو چار مسائل یاد نہون اسکا لکھنا بہت مشکل ہے کہ حکمت نظری کا ایجادی زمانہ کون ہے مگر جسوقت کا حال مین لکھ رہا ہون اوسوقت برہمن زیادہ تر ان علوم کیطرف متوجہ تھے علم الہیات کیطرف مائل ہو رہے تھے اور بہار کے مدرسہ نے تو ازحد ترقی کی تھی وید کی تصنیف مین جو اوسوقت کے خیالات پر مبنی ہے بہت کچھہ حکیمانہ تحقیقات کو دخل دیا ہے ذات باری کی کنہ کے دریافت مین چھہ فریق ہو گئے اور ہر فریق اپنی تحقیق کی جدا راگ کہانی کہنے لگا مہابھارت کے پہلے کا تاریخی حال بہ نسبت بعد کے بہت کم معلوم ہو سکتا ہے ہان جسقدر

مہابھارت کے بعد کی حالات

مہابھارت کے بعد مگدھ دیس کے راجاؤن کا پتا لگا اوسکا ذکر کرتا ہون مین مہابھارت کا ذکر کر چکا ہون جسمین فقط پانچ بھائی پانڈو اور ایک رانی دروپدی بچ رہی تھی ان پانڈون مین بڑا بھائی جسکا نام راجہ جدشٹر تھا فرمان رواے کل ہندوستان ہوا کیونکہ سارے ہندوستان کے راجہ مہابھارت مین مارے جاچکے تھے اوسوقت قاعدہ یہہ تھا کہ ایک عورت کئی بھائیون کے تصرف مین آیا کرتی تھی چنانچہ اسی بنا پر رانی دروپدی اون پانچون بھائیون کی زوجہ تھی اس دروپدی کا صرف ایک ہی بیٹا پریچھت تھا جو راجہ ارجن کے نطفہ سے تھا یہہ ارجن جدشٹر کا چھوٹا بھائی تھا سوا اس پریچھت کے کوئی وارث سلطنت نہ تھا ان پانچون بھائیون نے سلطنت کو ترک کیا اور مع رانی دروپدی کے ہستناپور پایہ تخت سے جلا وطن ہوئے پریچھت کو اپنی کل سلطنت سپرد کر کے خود فقیر بنکر نکل گئے اس حال کو ہندوؤن نے ایک دلچسپ وقائع مین تحریر کیا ہے

راجہ پریچھت ایک تو کم سن تھا دوسرے اپنے مربیون سے چھوٹا اِس لیئے کار و بار سلطنت
اور نظم نسق مین اِسکے فرق آگیا تمام ہندوستان مین بدعملیان ہوگئین مگدھ دیس کا راج

راجہ پاٹلی

پاٹلی زمیندار نے دبالیا یا پاٹلی تھا یا راجہ پاٹلی ہوا پٹنہ خاص کو جو اوسوقت تک ایک

پاٹلی پوترا کی تعمیر

غیر آباد جگہہ تھی دار الملک اور حاکم نشین بنانیکا ارادہ کیا اِس شہر کے حدودیون قائم
کیئے گئے گنگا شمالی حد جلّہ جنوبی حد سون غربی حد پُن پُن شرقی حد اور ڈھونڈھکر لوگونکو
اسمین بسانا شروع کیا خاص شہر کے لیئے قلعہ اور فصیل درست کی گئی دو عظیم الشان
دروازے ایک پورب ایک پچھم طرف لگائے گئے اور چھوٹے چھوٹے باسٹھہ دروازے
اسمین قائم کیئے مورخین کہتے ہین کہ قلعہ کا پشتہ اوسکی تعمیر ہے اس پشتہ کی مرمت راجاؤن

رومیونکی تاریخون مین پاٹلی پوترا کے حالات

اور سلاطین نے کی ہوگی جب یہہ شہر اِسطرح تعمیر ہوا اور لوگ یہان آکر بسے تو نام اِسکا
پاٹلی پوترا ہوا ہندؤن اور رومیون کی کوئی قدیمی تاریخ ایسی نہین ہے جسمین اِس
پاٹلی پوترا کا نام نہ آیا ہو اکثر مورخین کو شک ہوا ہے کہ پاٹلی پوترا پٹنہ ہے یا الٰہ آباد
لیکن اونکو حدود سے دریافت کرنا چاہیئے کہ پاٹلی پوترا پٹنہ ہی ہے اِس شہر کو طول مین
سات کوس اور عرض مین ایک میل بتایا ہے سوا اِسکے دریائے ایرنو بیاٹس یعنے
سون بھی اِسی سے متصل ہے پس کچھ شک نہین کہ وہ شہر یہی پٹنہ ہے مدتون تک
اِس راجہ پاٹلی اور اسکی اولاد نے یہانکی حکومت کی اِس زمانہ کے واقعات مین —

بودھ گوتمی کے حالات

ایک عمدہ اور عجیب کیفیت بودہ کا حال ہے بودھ کے پہلے کی تاریخ صرف ٹٹول پر
لوگون نے لکھی ہے اسلیئے کہ مقدمین ہندؤن نے تو اپنے حالات واقعی شاعری کے پردے مین
ڈھانکے دوسرے یہہ کہ غیر ملک کے لوگون کو چھوت سمجھکر کبھی بھولے سے بھی یہان آنے نہ دیا پھر
صحیح بات کا معلوم کرنا کیونکر ممکن ہو بودھ کا پیدا ہونا ہندوستان کی تاریخ کا زندہ ہونا تھا

جسقدر ہنود تعصب اور اخفاے حالات واقعی مین مصر تھے اوسیقدر بودھ اور ہنود مذہب والے اِسکے خلاف تھے اونہون نے اعظم مسائل دینی حق بیانی اور حق پسندی اور بے تعصبی سمجھی وہ برہمن اور شودر دونون کو ایک نظر سے دیکھتے تھے اونکے نزدیک غیر مذہب کے لوگونکو اپنے مذہب مین لانا اور اونکو تعلیم دینا ہین نجات کا سبب تھا وہ مذہبی علوم سے لوگونکو محروم رکھتے تھے بودھ مذہب کی زبان سے پہلے جو کلمات نکلے وہ یہہ تھے "دہرم کرو دہرم کرو دہرم کا سنکھہ پہونکو دہرم کی ڈنڈ مچاؤ" اسی سبب سے یہہ مذہب تمام جہان مین پھیل گیا اور ملک ہائے دور دست کے لوگون کو بھی یہان آنیکی جرأت ہوئی اور تجارت غیر جگہہ سے شروع ہوگئی یہی سبب تھا کہ مگدھ دیس بودھشت کا معبد بنا اور ہزار در ہزار جاتری یہان آئے اور حالات اِس جگہہ کے لکھ لکھکر لیگئے جس سے اب ہم سن وسال کا کسیقدر صحیح نشان بتا سکتے ہین اسی زمانہ مین یونانیون نے ہندوستان پر حملہ کیا مکس ملر صاحب جو سائنس کرت کے بہت بڑے عالم ہین اونکا بیان ہے کہ آج تمام عالم مین کوئی مذہب بودھ کیطرح انسانیت اور ہمدردی سے بھرا ہوا نہین ہے اِس مذہب کے زیادہ شائع ہونیکی وجہ یہہ تھی کہ اوسکا عمدہ مسئلہ نیک نیتی اور ہمدردی تھا آج تیسرا حصہ بنی نوع انسان کا یہی مذہب رکھتا ہے اوس مذہب مین اپنے مذہب کی خوبیان بیان کرنیکا حکم تھا اور غیر مذہب والونکی بُرائی کرنا منع تھا سب ذات کے لیئے ایک حکم تھا کیا برہمن اور کیا شودر اوس زمانہ مین لوگ برہمنون سے تنگ تو ہو ہی رہے تھے خصوصاً شودرونکی تو جان مین جان آگئی اوسکے وعظ حکیمانہ اور مسائل فلسفیانہ کیطرف بڑے بڑے عالم برہمن بھی جھک پڑے اِس مذہب کا بڑا عروج ہوا اور برہمنونکی بڑائی اِس سے بہت کچھہ کم ہوگئی پھر وہ زور

مکس ملر صاحب کی تحقیقات بودھ مت کے بارے مین

برہمنون کا جیساکہ تھا ہوا زیادہ تر بودھ مذہب کا یہہ وعظ اثر انگیز تھا کہ دنیا کے فانی مین سراسر رنج و قلق ہے اور یہہ رنج تعلقات کی زیادتیون کی وجہہ سے بڑہتا ہے اِن تعلقات کو دلون سے کم کرو تاکہ الم و محنت کم ہو یہان تک کہ ہوا و ہوس و خواہش بالکل باقی نرہے اِسوجہ سے فنا ابدی حاصل ہوگی اور یہہ گیان کیا ہے اپنی ہستی کو نیستی سمجھنا اور فنا سے سرور بقا حاصل کرنا۔ شاکی مُنی گیوتم بودھ چھتری سورج بنسی راجہ شدہودہن کا بیٹا تھا کنیت اوسکی شاکی اور گیوتم چھتریونکی اعلا ذات کا نام ہے اور بودھ کے معنی عاقل اور نیک کے ہین مُنی تارک الدنیا شمالی گنگا مین نیپال کے پاس کوہ ہمالہ کے دامن کپیل بستو تھی مین ضلع بستی کے آس پاس گیوتم ایک راجہ کے گھر مین پیدا ہوا مان اوسکی اوسکے صغرسن مین مرگئی اوسکا نام مایا تھا اوسکی خالہ گیوتمی نے اوسکی پرورش کی گیوتم نہایت خوبصورت و عاقل و بردبار تھا اکثر علوم مین فائق ہوا مگر ترک دنیا کا شوق ابتدا ہی سے اوسکے دل مین تھا اِس سبب سے باپ ڈرا کہ اگر اسپر دنیا کے حوادثات ظاہر ہون گے تو کہین ایسا نہو کہ شان ریاست و سلطنت سے ہاتھ اوٹھالے اِسلیئے چھٹ پن ہی مین اوسکی شادی نہایت حسین و جمیل عورت سے کردی جسکا نام یشودھرا تھا بہت سے سامان اوسکی راحت کے کیئے ہر فصل کی کیفیت علحدہ سے لطف اوٹھانے کو الگ الگ عمارتین بنوادین لیکن گیوتم جسقدر زیادہ عشرت کے سرانجام مہیا پاتا تھا اوسیقدر اور فکر و رنج اوسکا بڑھتا تھا بارہ برس تک وہ اسی حالت مین مبتلا رہا تمام جہان کی حقیقت اوسکو ہیچ نظر آنے لگی سب سے پہلے اوسنے سر کی چوٹی جو ہندؤن مین متبرک سمجھی جاتی ہے اور ہندو ہونیکی بڑی علامت ہے کٹوا ڈالی قضائے کردگار ایک دن ہتو اتر

گیوتم بودھ کی پیدایش

گیوتم تارک دنیا ہو چلا

گیوتم کے بودھ ہونیکے قدرتی سامان

پہلے ایک بوڑھا پھر ایک بیمار پھر ایک مُردہ اوسکی نظر سے گزرا بوڑھے کو دیکھکر اوسنے اپنا بڑھاپا یاد کیا بیمار کو دیکھکر اپنی بیماری کا خیال کیا مُردے کو دیکھکر زندگی سے دل سرد کر لیا اس حسرت بھرے احوال سے گھر مین جو آیا تو یشودھرا کو درد زہ مین مبتلا پایا سمجھا کہ دنیا قابل دل بستن نہین اسکی بہار خزان سے ہمکنار عشرت کا انجام حسرت ہے یہہ سوچکر ترک سلطنت کرکے خفیہ گھر سے نکل کر سفر غربت اختیار کیا شہر پناہ پر پہونچکر ایک فقیر اوسکو ملا غرض فقیر کو دیکھکر اوسکے دل مین فقیری سمائی اور بھیک مانگتا ہوا گنگا پار تک پہونچا مگدھ دیس مین جب اسکا قدم آیا تو اوسوقت یہان کا حاکم راجہ بمبسار تھا اس راجہ نے راجگیر یا راج گرھ کو اپنا پایہ تخت مقرر کیا تھا لوگون نے نئی قسم کا آدمی سمجھکر اوسکا حال راجہ سے کہا اوسنے گتوتم کو اپنے پاس بلایا مگر گتوتم نہ گیا اور راجگیر کی خوب سیاحت کرتا ہوا بہارہی پہاڑ گیا تک آیا یہان برہمنون کا ہجوم تھا اور بیشتر پنڈت دینی کتابین پڑھاتے تھے یہہ وہ مقام ہے جسکو اب بودھ گیا کہتے ہین یہان رہکر چھون شاستر اسنے پڑھے اور پانچ طالب العلم اپنی ذات کے ساتھ لیکر تپشیا شروع کی کثرت ریاضت نے اسکے جسم کو گھلا کر خشک کر دیا فقط پوست استخوان باقی رہ گیا یہان سے چلکر بھیک مانگتا ہوا جنگل کو نکل گیا ساتھیون نے ساتھ چھوڑ دیا ایک دن پھرتے پھرتے کسی پیپل کے درخت کے نیچے اسکو یقین کامل پیدا ہوا کہ اب مین عقل کا پورا ہو گیا اب مجھے گیان ملا اب میرے دل سے خواہشین بالکل دفع ہو گئین اب مجھسے اور خدا سے فرق کچھہ نرہا غرض اسی خیال مین یہہ کامل مرتاض پہلے بنارس پہونچا پھر اپنے ساتھیون کو بلایا اور اپنے بودھ ہونیکی خبر دی اور یہہ وعظ سنایا دو دھرم کرو دھرم کرو دھرم کا سنکھہ پھونکو دھرم کی ڈنکا بجاؤ اس مذہب پر عمدہ عمدہ دلیلین قائم کین اور لوگونکو خوب گوش گزار کیا کہ بغیر گیان کے مکت نہین مل دیتا او

گتوتم اور راجہ بمبسار

بودھ گیا

گتوتم بودھ ہو گیا

گتوتم کے وعظ

کسی کے ستانے سے نجات نہین ہوتی برسات کا موسم یہان گزارا قطار در قطار بیحد

گئوتم پاٹلی پوترا مین آیا

وشمار چیلے اسکے ساتھ ہوتے پھر شہر پاٹلی پوترا مین آیا دینی وعظ سُنایا اوسوقت
تمام ہندوستان کے شہرون مین اس رونق اور چمک دمک کا کوئی اور شہر نہ تھا
اوسوقت تک سارے مگدھ دیس کا حاکم راجہ بمب سار تھا چونکہ بودھ کا حال پہلے ہی
سُن چکا تھا اور اسکو بالکل تارک دنیا سمجھتا تھا بودھ کے پاس حاضر ہوا اور اسکے

راجہ بمب سار بھی گئوتم پر ایمان لایا

وعظ و نصیحت سُنکر معتقد ہوگیا مذہب کے قبول کرنے نے اوسکو جان ہی سے گنوایا کیونکہ
اجات شترو نامی بمب سار کے بیٹے نے دھوکھا دیکر باپ کو مار ڈالا یہہ راجہ اوس راجہ
سہدیو کے چونتیس راجاؤن کے بعد تھا جو مہابھارت مین مارا گیا تھا یہان سے بھی بودھ

گئوتم اپنے وطن گیا

برخواستہ خاطر ہوکر مختلف ملکون کی سیر کرتے ہوئے اپنے وطن گئے اونکے سارے عزیز
اقربا انکے مرید ہوئے اب تماشا یہہ ہے کہ جب اجات شترو نے باپ کو بودھ ہو جانیکے

اجات شترو بھی ایمان لایا

قصور پر مار ڈالا تھا وہ بھی اس مذہب پر مائل ہوا اسوجہ سے بودھ پھر پاٹلی پوتر مین آئے
اور اسکو بھی اپنا مرید بنایا اسیطرح گئوتم سارے ملکون مین مدت العمر پھرا کئے اسّی

گئوتم کا انتقال

برس کی عمر مین ساری دنیا مین اپنا دین پھیلا کر آخر کوشی نارے کے مقام پر اوسال کے درخت
تلے انکا نروان ہوا اور چندن کی چتا مین پھونکے گئے اونکی خاک کے آٹھ حصے کیئے

گئوتم کی خاک کی استوپ بنائی گئے

گئے مگدھ دیس اور ترہت مین بطور تبرک بانٹی گئی لیکن راجہ اجات شترو نے
ساری خاک کو جو مل سکی راجگیر مین ایک جگہہ جمع کرکے اوسکا استوپ بنایا جب
اسوگ راجہ ہوا تو اوسنے اوس استوپ سے خاک کو نکلوا کر تمام ہندوستان مین بانٹ دیا

گئوتم کے مذہب کی کتاب کی تدوین ہوئی

بودھ کی وفات کے بعد اوسکے مذہب کی کتاب مرتب ہوئی لیکن اخیر مین اس مذہب
کے کئی فرقے ہوگئے تاریخون مین لکھا ہے کہ اوس زمانہ مین مگدھ دیس کا خراج

مگدھ دیس کے خراج کی تعداد

راجہ کے خزانہ مین ایک کروڑ ٢٩ لاکھ روپیے جمع ہوتے تھے واقعات تاریخ ہندوستان پر سکندر ذوالقرنین کا حملہ مشہور ہے مگر جسقدر سکندر کا حال اس صوبہ سے متعلق ہے اوسکا اس جگہہ تحریر کرنا ضرور ہے مینے پہلے ورقون مین بیان کیا ہے کہ سہدیو راجہ مگدھ دیس کا مہابھارت کی جنگ مین مارا گیا پھر مینے راجہ پاٹلی کا حال لکھا ہے جسنے پاٹلی پوتر آباد کیا اسیطرح مختلف بنس اور سلسلے کے راجہ متعدد ہوتے پھر مینے راجہ بمب سار کا حال بودھ کے قصہ مین تحریر کیا ہے یہہ راجہ سہدیو راجہ کے چونتیس راجاؤنکے بعد مگدھ دیس کا فرمان روا ہوا تھا اور پانچ سو برس قبل سنہ عیسوی کے تھا جسکے بعد راجہ اجات شترو فرمان فرما ہوا اوسکے بعد پانچ راجہ اور ہوئے چھٹا راجہ نند ہوا یہہ راجہ کسی شودری کے بطن سے تھا اسکی اولاد سے نو راجہ سلسلہ درسلسلہ مسند نشین ہوئے انہین راجاؤنکو شودری بنس اور نو نند بھی کہتے ہین انہین راجاؤن مین سے ایک راجہ سکندر کے حملہ کیوقت مگدھ دیس کا حاکم تھا اوسکو لوگ مہانند کہتے تھے اوسکا خدم وحشم مشہور آفاق تھا یہان تک کہ سکندر کو بھی اسکے حالات اور اسکی دولت اور اسکے ملک کی زرخیزی اور رعیت کی خوش حالی کا حال سنکر رشک ہوتا تھا اور ہزار تمنا سے مگدھ دیس کے دیکھنے کا اشتیاق رکھتا تھا مگر سکندر کو کچھہ ایسی ضرورتین پیش آئین کہ یہہ تمنا دلمین لیئے پنجاب ہی سے لوٹ گیا جسوقت سکندر کی آمد آمد کا غلغلہ تھا تمام ہندوستان مین کھلبلی مچی ہوئی تھی مہانند کی بھی سٹی بھول گئی تھی چارون طرف ملک مین بدعملی ہوگئی تھی اس مہانند کا حجامنی سے ایک بیٹا تھا جسکا نام چندر گپت یا چندر گپتا تھا وہ باپ سے ناخوش ہوا اور اچانک وزیر کو اپنے ساتھہ ملا کر اور باپ کو مار کر تخت مگدھ دیس پر جلوہ فرما ہوگیا اسی راجہ سے

راجہ نند

شودری بنس کے راجہ

[illegible]

راجہ چندر گپت

موریابنس راجاؤنکا سلسلہ

موریابنس کا سلسلہ شروع ہوا اور یہی راجہ موریابنس اول شمار کیا جاتا ہے اوسوقت

پالی زبان

مگدھہ دیس مین پالی زبان جاری تھی یہہ پالی ایک قسم کی سانسکرت ہے بودھہ کے
زمانے مین تصنیفات نہی کیوجہہ سے اِس زبان کو بڑی رونق تھی جب سکندر اپنے
وطن کیطرف چلا اور کسی ناگہانی وجہہ سے مرگیا تو اوسکے چند وزرا دعویدار سلطنت

سکندر کے وزیر سلوکس کا مگدھہ دیس پر چڑھہ آنا

کھڑے ہوگئے ازانجملہ سلوکس ان سب مین بہادر اور اولوالعزم تھا اسنے سکندر کا
طریقہ اختیار کیا ہندوستان کی ہوا اسکو لے اوڑی لشکر بیشمار لیکر چڑھہ آیا پنجاب
وغیرہ کے حائل ملکون کو فتح کرتا ہوا سیدھا پاٹلی پوترا کیطرف چندرگپت سے انتزاع
سلطنت کرنیکو جھک پڑا یونانیونکی تاریخین کہتی ہین کہ یہہ عظیم لڑائی گنگا پر
واقع ہوئی سلوکس نے شکست کامل اوٹھائی آخر صلح کرنا ہوا اس صلح مین علاوہ

مگاستھنس

اور پیش کشونکے ایک بیٹی اپنی راجہ چندرگپت کو بیاہ دی اور اپنا ایلچی مگاستھنس نامی راجہ

یونانیونکی تحقیق پاٹلی پوترا کے بارے مین

کے دربار مین چھوڑ گیا یہہ ایلچی یونانی تھا اِسنے پاٹلی پوترا کا حال یون تحریر کیا ہے کہ راجہ
چندرگپت کو یونانی راجہ سندراکوٹس کہتے ہین پاٹلی پوترا دریاے ایرنوبیاٹس یعنے
گنگا اور سوہن کے سنگم پر واقع ہے اوسمین کاٹھہ کی شہر پناہ اور بیس ہاتھہ گہری خندق
اور پانچ سو ستر برج اور چوسٹھہ دروازے تھے ہندؤن کے حالات مین لکھتا ہے
کہ ہندو بہت علم دوست اور مہذب پائے جاتے ہین فلسفہ اور موسیقی اور علم عمارت کو
خوب جانتے ہین تہوارونکی تیاری اور اہتمام خوب کرتے ہین کشتکاری کے آئین اچھی طرح
برتتے جانتے ہین صداقت اور خوش معاشی کا رواج ہے افسوس ہے کہ مگاستھنس
اِسوقت موجود نہین ورنہ اِس ملک کے اس زمانہکے لوگونکو دیکھکر اسوقت اور اوسوقت کا
کچھہ فرق نکالتا راجہ چندرگپت تین سو پندرہ برس قبل سنہ عیسوی کے تخت نشین ہوا

راجہ بندوسار

اور دوسو اکاون برس قبل سنہ عیسوی کے مرگیا بندوسار اوسکا بیٹا اٹھائیس برس تخت پر بیٹھا اوسکے بعد آشوک بندوسار کا بیٹا چالیس برس تخت نشین رہا اشوک کا

راجہ اشوک یا پریی داس

خدم وحشم مشہور و معروف ہے اِس راجہ کا لقب پریی داس تھا ساٹھہ ہزار برہمن اوسکے خوان کرم سے روزانہ پرورش پاتے تھے مگر جب یہہ راجہ بھی بودھ مت ہوگیا تو چشم توجہ برہمنون سے پھیر لی اِس راجہ نے فقط مگدھہ دیس پر قناعت نکی اپنی بلند ہمتی سے پشاور تک اور پورب مین بنگالہ اور اوڑیسہ اور تلنگانہ تک فتح کیا جابجا سرحدون پر پتھر کندہ کرواکے نصب کیئے اور بودھہ کے مذہب اور اوسکی کتابون کی بڑی رونق بڑہائی سترہوین سال

پاٹلی پوترا کا بہاری سنگھہ

جلوس مین اوسنے پاٹلی پوترا مین بڑا بہاری سنگھہ کیا جسمین ایک ہزار مہاتما ارتھہ جمع ہوئے اور دھرم کی پھر تکمیل کروائی پتھرون پر احکامات کندہ کرا کے زمین مین گاڑے گئے اِس راجہ کے حال سے کوئی تاریخ بودہ مذہب کی خالی نہین ہے پتھر پر جو احکام کندہ ہوئے

پتھر پر مذہبی و ملکی احکام کندہ ہوکر گاڑے گئے

وہ یہہ تھے جیو کی رکھشا کرو جانورون کا بلدان نکرو پیداوار کے لیئے کنوین کھودو سڑکون پر درخت لگاؤ پانچوین برس سب کے سب ملکر اپنے اپنے گناہونکا کفارہ دو ڈنکے کے ساتھہ دھرم کی منادی ہو دھرم مہاماتر مقرر کرو مخبر اور خفیہ نویس معین کرو مذاہب مختلفہ کے لوگونکو نہ ستاؤ سیر و شکار چھوڑدو دھرم کے سوا کوئی شغل نکرو محبت و موانست و ہمدردی کا بازار گرم کیا جائے سخت سزائین مجرمونکو ندیجائین اِس راجہ کا بیٹا کونال تھا مقام ٹکشلا مین کسی فساد مٹانیکے لیئے بھیجا گیا تھا رانی تکھی رکھشتا اِسکی سوتیلی مان تھی اوسنے ایک فرمان جعلی پر یہہ مضمون لکھوا کر کہ فوراً کونال کو اندھا بنادو اور مہر راجہ کی ساختہ اوسپر کرکے فوج کے پاس بھیجدیا فوج نے اوسیوقت فرمان کی تعمیل کی کونال بے قصور اندھا کیا گیا جب وہ اِس کیفیت سے باپ کے پاس آیا راجہ اشوک نے یہہ حال دیکھکر

رانی کو زندہ جلوا دیا قدرت خدا دیکھئے کہ کونال اسکے بعد بینا ہو گیا اور کچھہ چشم زخم

راجہ سیند

اوسکو نہ پہونچا اشوگ کے بعد اوسکا پوتا سیند راجہ ہوا اسکے بعد سات راجہ موریا بنس کے اور ہوئے جنکے عہد حکومت کو ایک سو پچانوے قبل سنہ عیسوی کے لکھا جا سکتا ہے اسی موریا بنس کے زمانہ تک مگدھہ دیس کی بڑی رونق تھی پاٹلی پوترا سے لیکر دریائے سندھہ تک بلکہ گجرات کی جانب سڑکین اور شاہ راہین بنائی گئین موریا بنس

سنگا بنسی خاندان کے راجہ

کے بعد سنگا بنس خاندان کے راجہ ہوئے سنگا بنسی خاندان کا پہلا راجہ پسپا متر تھا

کن بنسیون کا راج

اور اخیر یعنے خاتمہ اس خاندان کا دیوابھولی راجہ پر ہوا اس بنس کے بعد کن بنسی خاندان کے راجہ ہوئے ان راجاؤنکے زمانہ مین بودھہ مذہب کا اقبال گھٹ گیا برہمنون نے

جین مذہب

پھر ترقی کرنا شروع کی اسی زمانہ مین ایک اور مذہب جین اور جتی کا نکلا کچھہ تو برہمنون سے ملتا ہوا اور کچھہ بودھہ کے مطابق ہین بین ذلک ہے جین مذہب کے لوگ خدا کے منکر اور مادّہ کو قدیم جانتے ہین جاندار کی حفاظت بہت کرتے ہین یہان تک کہ رات کو کھانا نہین کھاتے کہ شاید کوئی جاندار بھنگا کھانے مین شریک نہو جائے بلدان کو بعض ناجایز جانتے ہین مگر آگ کو پوجتے ہین ذات کا بچار بطور برہمنونکے کرتے ہین دیوتاؤنکو مانتے ہین اس مذہب کے بڑے دیوتاؤن مین پارس ناتھہ ہین اور مہابیر کو بھی مانتے ہین اب تک اس ضلع مین اس مذہب کے لوگ صدہا ہین سنہ چھہ سو عیسوی سے لیکر سنہ ہزار عیسوی تک اس مذہب کا بڑا رواج ہوا مگر اسکے بعد ترقی سے تنزل

اندر بنسی خاندان کے راجہ

ہونا شروع ہوا اسکے بعد اندر بنسی کے خاندان مین راج منتقل ہوا اس زمانہ تک بھی مگدھہ دیس اور پاٹلی پوترا کی رونق اپنے حال پر باقی تھی مگر بودھہ کو ترقی نہ تھی برہمنونکی طرف لوگ راجع تھے اس راج کا عروج سنہ چارسو چھتیس عیسوی تک خوب ہا

اِنہین راجاؤن مین سے ایک راجہ کا زمانہ بکرماجیت راجہ اجین و مالوہ سے بھی ملتا ہے
سنہ ۱۵ پندرہ عیسوی مین جو راجہ مگدھہ دیس کا تھا اوسکا نام مورخین نے ست کرن لکھا
ہے اوس راجہ نے دکن کے بعض ملکون پر اپنا قبضہ کیا تھا اِنہین زمانون مین کوئی
راجہ کوسم بھی تھا جسنے پاٹلی پوترا کا نام کوسم پور رکھا تھا اور راجہ پدماوت نے اِسکا نام پدماوت
رکھا لیکن یہہ دونون نام اِسکے بہت دنون مشہور رہنو تے مگدھہ دیس مین ہزارون استوپ
بودھہ لوگونکے تھے مگر جب جب زمانہ برہمنون کی ترقی کا ہوا تب تب اونہون نے استوپ
خراب کر کر دیا اونکی جگہہ شیو کے مندر قائم کیئے اِس راج کا بھی اقبال جب گھٹا تو ہستناپور
کے راجہ کا چھوٹا بھائی جسکا نام راجہ پٹن تھا مگدھہ دیس پر آکر قابض ہوا پاٹلی پوترا کا نام
پٹنہ رکھا اور مگدھہ دیس کو بہار مشہور کیا اِس تحقیق کے رُو سے پٹن دیبی اصل وجہہ
تسمیہ پٹنہ کی نہین ہے بلکہ پٹن راجہ نے اِس دیبی کی مورت کو یہان قائم کیا تھا
جسکی وجہہ سے پٹنہ اور پٹن دیبی دونون کا نام پھیلا اِس زمانہ مین چین ملک کا
ایک جاتری جسکا نام فاہ آن تھا بودھہ ہونیکی وجہہ سے اِس ملک مین آیا تھا
اوسکے سفرنامہ سے یہان کے حالات کی یون تحقیق ہوئی ہے کہ جب وہ پٹنہ مین آیا
تو اِس شہر کو بہت ترقی اور عروج پر پایا یہان کے لوگونکا بیان تھا کہ جیسا بودھہ
کے زمانہ مین اِس شہر کی شان و شوکت تھی اوسقدر اب نہین ہے عین تہہ جاتر
کے دن پچاس ۵۰ ساٹھہ ۶۰ بڑی بڑی رتھین سونیکی جنکے چار پہیئے اور دیوتاؤن کا
چتر اوسپر لٹکا ہوا اور چار مورتین بودھہ کی بیٹھی ہوئین نکلتے ہوئے دیکھین
بڑا بھاری میلا جسمین صدہا من خوشبو چیزون کا انبار تھا مینے دیکھا روشنی کی
یہہ کثرت تھی کہ رات پر دن کا یقین ہوتا تھا روپے کے عوض کوڑیون کا بڑا رواج تھا

راجہ ست کرن

راجہ کوسم

پٹنہ کا نام کوسم پور اور پدماوت تھا

راجہ پٹن اور پٹنہ

فاہ آن کا سفرنامہ

گوشت اشراف لوگ نہین کھاتے تھے چنڈال اسکو بیچتے اور کھاتے جب گوشت
بیچنے کو شہر مین کوئی لاتا تو پہلے منادی ہوتی تھی کہ لوگ ہٹ جائین تاکہ اونکی
نظر گوشت پر نہ پڑے شراب بیچنے کا نام بھی نہ تھا شراب پینے کو لوگ بہت برا
سمجھتے تھے سارے شہر مین دار الشفائین تھین او نمین مفت دوا اور کھانا
بیمارونکو دیا جاتا تھا بڑے بڑے گناہونکے عوض مین بھی جان سے کوئی مارا نہین
جاتا تھا صرف دہنا ہاتھہ کاٹ دیتے تھے خلقت بسبب بودھہ مذہب کے نہایت
رحم دل ہوگئی تھی یہان کے لوگ تصویر اور نقش نگار بنانا خوب جانتے تھے
یہہ فاہ آن سیاح بہار کے مدرسے اور راجگیر کی عمارتونکی بڑی تعریفین
بیان کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہان ہر موسم کے لیئے مکان مختلف بنائے گئے
تھے تالاب اور کنوین بکثرت دیکھنے مین آئے غرض مسلمانون کے آنے تک
یہی کیفیت اس ملک کی تھی اب مین انکی سلطنت کے حالات کو تمام کرتا ہون
اسلیئے کہ واقعات تاریخی مین بذریعہ تحقیق کے مجھے اس سے زیادہ کوئی بات
نہ ملی اور جہان تک مجھہ سے ممکن ہوا مینے اپنی طرف سے کوئی بات اسمین نہ گھٹائی
نہ بڑہائی نتیجہ نکالنا ہندؤن کے ایام سلطنت کا ناظرین کی رائے پر ہے

مسلمانون کا تسلط پٹنہ اور بہار پر

مسلمانون کا تسلط صوبہ بہار پر

تاریخ کے پڑھنے والے جانتے ہین کہ ؁ مین مسلمانون نے اپنے فتوحات کی حد دریائے
سندھ تک بڑہائی اوسکے بعد سلطان محمود غزنوی ہندوستان پر کئی مرتبہ حملہ آور ہوکر
دولت بیقیاس یہان سے لیگیا بعد اسکے شہاب الدین غوری نے چڑہائی کی یہان کے

راجہ آپس ہی مین لڑجھگڑ رہے تھے سلطان کو یہہ موقع اچھا ہاتھہ آیا تین برس مین
سارے ہندوستان کا مالک ہوگیا اس سلطان نے برخلاف سلطان محمود کے تسلط
اور حکومت ہندوستان کا قصد مصمم کرکے قطب الدین ایبک سپہ سالار کو یہان معین
کیا کہ ہندوستان کو قرار واقعی فتح کرے اور اپنی حکومت کا سکہ بٹھائے تھوڑی ہی مدت
مین سلطان تو اپنے پایہ تخت غور مین پہونچکر مرگیا یہان قطب الدین بالاستقلال بادشاہ
ہندوستان ہوا مسلمانون کا پہلا بادشاہ ہندوستان مین یہی سلطان ہے اسنے لاہور کو
پایہ تخت مقرر کیا ملک اختیار الدین بختیار خلجی کو فوج دریاموج دیکر بہار و بنگالہ کو فتح
کرنیکے لیئے روانہ کیا سپہ سالار بختیار پٹنہ کو فتح کرکے قصبۂ بہار اور راجگیر مین داخل
ہوا اور بہار کے مدرسہ مین آگ لگادی بختیار کی بیجا حرارت مذہبی سے تمام کتابین ہندؤونکی
جل گئین معلوم نہین کہ اوس کتب خانہ مین کس کس فن کی کتابون کا ذخیرہ ہوگا یہہ فتح
۱۲۲ء ایک ہزار بائیس عیسوی مین واقع ہوئی اس فتح نمایان مین کچھہ بہت بڑی لڑائی
نہ ہوئی ہندؤون نے بہت جلد دل چھوڑ دیئے یہہ مسلمان اہل ترکستان تھے اسلیئے
اب تک ہندو مسلمانون کو گو وہ کہین کے ہون ترک کہتے ہین اس فتح مین کئی
کرور کا مال واسباب ملک بختیار کو ملا مگر اوسنے سب کچھہ بجنسہ سلطان کے پاس دہلی
روانہ کردیا ملک بختیار نے بنگالہ کو بھی فتح کیا اوس وقت بنگالہ مین لکھمیں راجہ تھا
اس فتح کے بعد بختیار ان ملکون کا انتظام ترکون کے ہاتھہ مین دیکر سلطان کی خدمت
مین دہلی چلا گیا اور بہت سا مال و سامان سلطان کی نذر کیا سلطان بہت خوش ہوا
اور سب سرداروں سے زیادہ ملک بختیار کو عزیز بنایا اسکی عزت ہمچشمونکو بری معلوم
ہوئی سلطان سے کچھہ ایسی چغلیان کھائین کہ آخر سلطان کا مزاج بھی برہم ہوگیا

قطب الدین ایبک

ملک بختیار خلجی کا بہار کو فتح کرنا

بختیار کا ہاتھی سے لڑنا

ایک دفعہ مست ہاتھی ملک بختیار پر چھوڑا گیا مگر اوس بہادر نے ایسا گرز ہاتھی کو
مارا کہ ہاتھی چنگھاڑ کر سامنے سے بھاگ گیا تب پھر سلطان کو اوسپر رحم آیا سات پارچہ کا
خلعت عنایت کرکے رخصت کیا اب کے بختیار نے ترہت کو بھی فتح کرکے داخل
صوبہ بہار کردیا مورخین لکھتے ہین کہ اسنے آشام تک فتح کیا اور قصبہ دیوگڈھ کو دار الحکومت
مقرر کیا اپنے عزیزون کو صوبہ بہار مین بہت سی جاگیرین دین تین برس تک بڑے
زور شور سے حکمران رہا اس عرصہ مین سلطان کو ایک حبہ خراج کا نہ بھیجا نہ کسی قسم کی
معذرت کی اپنی قوم کے لوگون یعنی خلجیون کے ساتھہ شب و روز داد عیش دیتا رہا
بہت ہوا تو ہندؤن کے مندر اور شوالے توڑ توڑ کر مسجدین بنائین معلوم ہوتا ہے
کہ کثرت فتوحات یا لڑائی بھڑائی کی محنتون سے تنگ آکر آسایش پسند ہو گیا تھا
سنہ ۱۲۰۶ یا سنہ ۱۲۱۳ء مین اس دنیاے فانی سے چل بسا کچھہ معلوم نہین کہ بختیار کے
بعد خلجیون نے کسکو اپنا سردار بنا لیا مگر جب اس واقعہ کی خبر سلطان قطب الدین کو
ہوئی تو بجاے بختیار کے علی مردان خان کو مع فوج اسطرف روانہ کیا اور اسی

علی مردان خان

عرصہ مین خود سلطان قطب الدین نے بھی وفات کی علی مردان خان یہہ خبر سنکر یہان
بالاستقلال صوبہ بہار کی حکومت کرنے لگا علی مردان خان اگرچہ شجاع بے بدل تھا
مگر کسیقدر نشہ حکومت نے اسکو مغرور بنا دیا تھا اسلیئے اہالیان دولت نے اوسکو
مار ڈالا السلطان قطب الدین کی جگہہ تخت حکومت دھلی پر جو سلطان تھا اوسنے
سلطان غیاث الدین یا حسام الدین کو مسند حکومت بنگالہ و بہار پر نامزد کرکے بھیجا یہہ

غیاث الدین

سلطان اخلاق مجسم تھا ہندو اور مسلمان دونون کو یکسان سمجھتا رہا کسی کو کسی پر زیادتی
کرنے نہین دیتا تھا اس سلطان نے ترہت کے راجاؤن کو خوش خلقی سے بھی اپنا کر لیا

برضامندی تمام یہہ راجہ باج وخراج خزانہ حکومت مین داخل کرتے رہے سلطان نے دس
برس تک نہایت عدالت کے ساتھہ حکومت کی مگر آخرکار پادشاہ دہلی سے برخلاف ہوگیا
اوس زمانہ مین تخت سلطنت دہلی پر سلطان شمس الدین التمش تھا التمش باوجود ضعف
وبیماری کے صوبہ بہار پر چڑھہ آیا غیاث الدین سنہ ۱۲۲۵ عیسوی مین التمش کی فوج کے ہاتھہ
سے مارا گیا التمش نے بعد اسکے اپنے بڑے بیٹے ناصر الدین کو یہان کی حکومت سپرد کی
اور خود دہلی چلا گیا ناصر الدین نے میل جول اور عدالت گستری کی اور آخر راہی عدم
ہوا سنہ ۱۲۳۳ عیسوی مین طغان خان حاکم بہار وبنگالہ ہوکر دہلی سے آیا طغان خان نے
فتوحات بڑہانیکو اوڑیسہ پر لشکرکشی کی چونکہ فوج کافی نہ تھی اسلیئے پادشاہ دہلی سے مدد کا خواہان
ہوا پادشاہ نے تیمور خان کو مع فوج مدد کے لیئے روانہ کیا اوڑیسہ تو فتح ہوا مگر تیمور خان نے
طغان خان سے حکومت بھی منتزع کر لی سنہ ۱۲۵۳ عیسوی مین دہلی سے ملک اوزبک حاکم
مقرر ہوکر آیا سنہ ۱۲۵۷ عیسوی مین جب یہہ مر گیا تب طغرل صوبہ دار مقرر ہوکر دہلی سے آیا
اوسوقت سلطان غیاث الدین بلبن بادشاہ ہندوستان کا تھا طغرل دولت وحشمت
بہار وبنگالہ کو دیکھکر اپنے ولی نعمت کو بھول گیا اور بالاستقلال حکومت کا ارادہ کیا
سلطان خود فوج لیکر طغرل پر چڑھہ آیا اور اوسکو پسپا کیا طغرل سلطان کے ہاتھہ سے
بھاگ چلا تھا مگر سلطان کے ایک رفیق محمد شاہ نے اوسکو دہوکا دیکر گھیر لیا اور مار ڈالا
بلبن نے سلطنت بنگالہ وبہار اپنے بیٹے بغرا خان کے ہاتھہ مین سپرد کی اس صوبہ دار
دیانت شعار کے اوصاف بیحساب ہین سلطان بغرا خان کا لقب سلطان ناصر الدین
ہے اس سلطان سے رعایا بنگال وبہار کی بہت راضی وشاکر تھی - عرصہ کے بعد
سلطان التمش بسبب کبرسنی کے از کار رفتہ ہوا اور بیماریوں کے ہجوم نے اور بھی

غیاث الدین مارا گیا

ناصر الدین حاکم بہار ہوا

طغان خان حاکم ہوا

ملک اوزبک

اسکو ستایا تو پیارے بیٹے سلطان ناصر الدین کو ایک اشتیاق نامہ لکھا ناصر الدین اپنے
بوڑھے باپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور چندے حاضر در دولت رہا جب باپ کو
کسیقدر توانا اور تندرست پایا تو پورب کی آب و ہوا اوسکو لے اوڑی سلطان سے
بغیر کہے سُنے شکار کے بہانے بہار کیطرف روانہ ہوگیا بادشاہ کو یہہ حرکت
بیٹے کی نہایت ناپسند ہوئی تھوڑے دنون بعد خود بھی سلطان نے رحلت کی
پایہ تخت مین اوسوقت بادشاہ کا نوجوان پوتا یعنی معز الدین کیقباد سلطان ناصر الدین کا
بیٹا موجود تھا اوسیکو ارکان دولت نے بادشاہ بنالیا یہہ سلطان نہایت نوجوان
ناتجربہ کار تھا تخت پر بیٹھتے ہی عیش و عشرت مین بسر کرنے لگا سلطان ناصر الدین نے
جب یہہ سب حالات سُنے تو بیٹے کو ایک خط نصیحت آمیز لکھا اور یہہ تحریر کیا کہ
خدا نے تمکو سلطنت اِسلیئے دی ہے کہ عدالت اور بیدار مغزی کے ساتھ حکومت کرو
نہ یہہ کہ غفلت اور عیش سے زندگی کاٹو ہرچند بحسب وراثت تخت سلطنت کا مین
مالک ہون کیونکہ بیٹے کے ہوتے پوتا حقدار نہین ہوتا مگر مینے براہ شفقت سلطنت
ہندوستان سے قطع نظر کرکے صرف بنگالہ و بہار پر قناعت کی ہے اگر تم اپنے اطوار
درست نکروگے تو مجھے اوسکا تدارک ضرور ہوگا کیقباد نے جب یہہ خط باپ کا پڑھکر
مغرور اُمرا اور کم سن ارکان دولت کو سنایا تو سب نے کیقباد کو اوبھارا کہ اگرچہ
ناصر الدین آپ کے باپ سہی مگر سلطنت مین باپ اور بیٹے کو کیا دخل ہے وہ بنگالہ
و بہار کا حاکم ہے اور آپ مالک تخت ہندوستان ہین اِن باتون سے یہانتک
کیقباد کے کان بھرے گئے کہ باپ سے برہم ہوا اور لشکر بیشمار لیکر باپ پر چڑھ آیا
ناصر الدین کو ناچار مقابلہ کرنا ہوا جب اِن دو لشکرون مین فاصلہ کم رہا تو باپ کو

رحم آیا بیٹے کو پیام دیا کہ اگر لڑائی کے پہلے تم مجھسے ملاقات کرو تو بہتر ہے مغرور بیٹے نے
جواب دیا کہ اگر نوکر کی طرح تم ہماری خدمت مین حاضر ہوکر بادولت کی ملاقات کرو
تو یہہ استدعا منظور ہے اور نہین تو منظور نہین باپ نے یہہ بھی منظور کیا اور اپنے
بیٹے سے ملنے چلا شرائط ادب و آداب و تسلیمات بجالاتا ہوا جب بیٹے کے سامنے
پہونچا تو ناچار بیٹا تخت سے اوتر پڑا اور باپ کے قدمون پر سر رکھدیا باپ نے
بیٹے کو گلے سے لگایا یہہ ملاقات کا طریقہ ایسا موثر تھا کہ سارے اہل دربار پکار پکار کر
رونے لگے اس قصہ کو امیر خسرو نے قران السعدین مین نہایت عمدہ طور سے نظم کیا
ہے جب باپ بیٹے دونون ایک جگہہ تخت پر بیٹھے تو باپ نے پھر نصیحت شروع کی
یون ہی دو چار دن خوب ملاقاتین رہین اور باپ نے کوئی دقیقہ بیٹے کی فہمایش مین
اوٹھا نرکھا بیٹا دہلی کو اور باپ اپنی ریاست کیطرف پھر کیقباد نے باپ کی نصیحتکو
طاق نسیان پر رکھدیا آخر چند عرصہ کے بعد علاؤالدین کے ہاتھ سے بیگناہ مارا گیا
علاؤالدین نے جب کیقباد کا یون کام تمام کیا اور خود دہلی کی سلطنت پر بیٹھا تو مظلوم
ناصر الدین اوس غلام کے پاس بھی اوسی کشادہ پیشانی سے خراج بھیجتا رہا مگر جب
عمر آخر ہوئی اور انتظام حسب خواہ نہوسکا تو بہار کی حکومت سے خود ہاتھ کھینچ لیا

بہادر خان حاکم بہار ہوا

علاؤالدین نے بہادر خان کو بہار کا حاکم کر کے بھیجا بہادر خان یہان پہونچکر اوس
غلام بادشاہ سے مخالف ہوگیا اور چند مدت تک باغی بنکر حکومت کرتا رہا اس
عرصہ مین سلطان غیاث الدین تغلق دہلی کا بادشاہ ہوا اسنے بہادر خان کی سزا دہی پر
کمر باندھی بہادر خان سوچا کہ اس بادشاہ سے عہدہ برائی مشکل ہے ناچار اپنے
عفو جرائم کی سلطان سے درخواست کی بادشاہ نے قصور معاف کردیا جب اسطرف سے

فخرالدین سلحدار نے بہار پر قبضہ کیا

اطمینان میسر آیا تو رعایا کو انواع ظلم کر کے ستانا شروع کیا اوسوقت بنگالہ کا حاکم فخرالدین سلحدار تھا اوسنے فوراً بہار پر قبضہ کر لیا دہلی کے بادشاہ نے بھی کچھہ خبر نہ لی کہ پورب مین کیا ہو رہا ہے اس بدعملی کے زمانہ مین سلحدار گوڑ کی لڑائی مین کام آیا اوسکی جگہہ مبارک شاہ کچھہ دنون حاکم رہا مگر سترہ مہینے بعد حاجی الیاس یعنی شمس الدین بھنگیرہ کے ہاتھہ سے مارا گیا شمس الدین بالاستقلال پہلا بادشاہ بنگالہ و بہار کا ہوا ہے اب یون سمجھنا چاہئے کہ سنہ ۱۲۰۳ عیسوی مین تو مسلمان داخل بہار ہوئے اور سنہ ۱۲۴۳ عیسوی تک تابع دہلی رہے مگر اسکے بعد شمس الدین نے تابعیت سے اپنی گردن کو نکالا سنہ ۱۲۷۶ عیسوی مین پھر تابع تخت دہلی ہو گیا اوسکے بعد اس اولوالعزم شمس الدین نے بالاستقلال یہان سلطنت جمائی شمس الدین جب مبارک شاہ سے لڑ رہا تھا تو اوس زمانہ مین دہلی کی سلطنت کیطرف سے کوئی نیا حاکم صوبۂ بہار مین مقرر ہو کر آیا تھا مگر اوسکا نام کہین نہین ملتا شمس الدین مبارک شاہ کا خاتمہ کر کے اس ناظم بہار کیطرف پلٹا ناظم نے دہلی کے بادشاہ فیروز شاہ بن رجب سالار سے (جو اوسوقت بادشاہ دہلی تھا) مدد چاہی فیروز شاہ مع لشکر یہان پہونچا اور خوب لڑ بھڑ کر شمس الدین کو سنار گاؤن تک بھگا دیا اس فتح نمایان سے کچھہ عمدہ کام نہ نکلا کیونکہ بنگالہ کی برسات مشہور ہے بادشاہ پانی کے قلعہ مین گھر گیا اور شمس الدین اوسپر برق و باد کیطرح گر پڑا آخر بادشاہ نے صلح کی اور شمس الدین کو بہار و بنگالہ دیکر دہلی چلا گیا اسی شمس الدین حاجی الیاس نے سنہ ۱۳۵۷ عیسوی مین حاجی پور بسایا جسمین قلعہ اور فصیل سب کچھہ بنایا بڑے بڑے محل اوٹھائے اب فقط اسکے عمارات سے ایک مسجد حاجی پور مین نظر آتی ہے شمس الدین نے سولہہ برس سلطنت کی اور نیکنام

حاجی الیاس

حاجی الیاس نے حاجی پور بسایا

سلطان سکندر

دنیا سے گیا سنہ ۱۴۸۹ عیسوی مین سُلطان سکندر اوسکا بیٹا باپ کی جگہہ جانشین ہوا
یہہ زمانہ بھی عجب طوائف الملوک کا زمانہ تھا بہار کے اکثر حصّے بنگالہ کے بادشاہ
کے ہاتھہ مین تھے اور بعض حصّے دہلی کی سلطنت کے ماتحت تھے اور بعض حصّون پر
لودی اور لوہانی افغان حکومت کرتے تھے تفصیل وار اسکا لکھنا کہ بہار کا کون کون حصّہ
کِس کِس کی حکومت مین تھا نہایت مشکل ہے مگر سنہ ۱۴۸۶ عیسوی مین بہار کے بعض
حصّے علے الخصوص شاہ آباد سلطنت دہلی سے متعلق تھا کیونکہ فرید خان کے باپ

فرید خان کا باپ حسن خان

حسن خان کو جسکا حال عنقریب لکھا جائیگا سُلطان بہلول کے اُمرا نے اسی ضلع مین
جاگیر دی تھی سنہ ۱۵۰۰ عیسوی مین حاجی پور ترہت پر بھی قبضہ سلطان سکندر لودی کا
معلوم ہوتا ہے کیونکہ حسن خان کو علاوہ شہسرام کے حاجی پور مین بھی جاگیر ملی تھی

پہاڑ خان یا سلطان محمد

سنہ ۱۵۲۰ عیسوی مین سلطان ابراہیم کی طرف سے پہاڑ خان پسر دریا خان لوہانی
حاکم تھا مگر جب سلطان ابراہیم کو بابر بادشاہ نے شکست دی تو افغانون نے ملکر
پہاڑ خان کو سُلطان محمد کا خطاب دیکر بادشاہ بنالیا + یہہ سُلطان محمد بڑے
استقلال سے سلطنت کرتا رہا یہان تک کہ بابر ایسے بادشاہ ذی قدرت نے بھی

فرید خان یا شیر خان کا حال

اسپر رُخ نکیا فرید خان نے اسی بادشاہ کے ساتھہ شکار مین شیر کو مارکر شیر خان کا
خطاب پایا تھا اِس بالاستقلال بادشاہ کے بعد جلال خان اِسکا بیٹا باپ کی

جلال خان یا جلال شاہ

جگہہ تخت سلطنت بہار پر بیٹھا اِسکی اتالیقی مین شیر خان سا ذی ہوش مقرر تھا
لیکن شیر خان نے جلال شاہ کو اپنے مکر و فریب سے ایسا عاجز کیا کہ وہ گھبرا کر
بادشاہ بنگالہ کی پناہ مین چلا گیا اِس نفاق کا بڑا سبب یہہ تھا کہ اوسوقت
امرائے بہار مین لودی اور لوہانی افغان بہت قوی اور زبردست تھے لوہانی

شیرخان کے جنبہ دار تھے اور لودی اسکے برخلاف بلکہ دشمن تھے شیرخان نے اپنی حکمت عملی
سے جلال خان کے زمانہ مین لوہانیون کو جاگیر اور روپے دلوا دلوا کر ایسا زبردست
بنا رکھا تھا کہ آخر خود جلال شاہ کو اونکے ہاتھون بھاگنا پڑا بنگالہ کے بادشاہ نے
جسکا نام محمود شاہ تھا ایک بڑا لشکر بہار پر متعین کیا تاکہ شیرخان کی شرارتونکو دفع کرے
شیرخان نے بڑی دلیری سے اس لشکر کا سامنا کر کے شکست دی اس شکست دینے
کے بعد تو شیرخان کو بہار کی حکومت پر کمال دسترس پیدا ہوا لودی افغان اور
ہندو شیرخان سے کچھہ خوش نہ تھے انہون نے سلطان محمود سلطان ابراہیم لودی کے
بھائی کو جو بابر کے ہاتھون آوارہ روزگار پھرتا تھا بلا کر بہار کا بادشاہ بنایا سلطان محمود نے
اتنا لشکر جمع کر لیا کہ لڑائی کے وقت کام آئے جب شیرخان نے سلطان محمود کی
شوکت و حشمت اپنے قوا سے زیادہ دیکھی تو اوسکی اطاعت قبول کر کے اپنی قدیم
جاگیر شہسرام مین چلا آیا اوسوقت بابر بادشاہ مر چکا تھا اور ہمایون بادشاہ اوسکا
بیٹا وارث تخت ہندوستان ہو گیا تھا سلطان محمود لشکر بیشمار لیکر دہلی کیطرف
چلا شہسرام سے شیرخان کو بلایا شیرخان یہہ سوچا کہ افغانیون مین اتفاق نہین ہے
یہہ ہرگز مغلون پر فتح نپائینگے اسلیئے امروز و فردا کر کے خانہ نشین رہا اودھر
سلطان محمود سے امرا نے یہہ کہا کہ شیرخان در پردہ مغلون کے ساتھہ ہے اسلیئے
وہ آپ کی معاونت کو نہین آتا ہے تب شیرخان نے یہہ تدبیر کی کہ جب سلطان محمود
اسکے قریب پہونچا تو بڑی دہوم دھام سے سلطان اور ارکین سلطنت کی دعوت
کی سلطان کی کدورت اس دعوت سے یون رفع کر دی اور ہمایون سے بھی راہ و
رسم جاری رکھا لیکن جب ان دونون بادشاہون کا مقابلہ ہوا تو الگ تھلگ رہکر

شیرخان نے دولت و فوجِ جمع کی

تماشا دیکھتا رہا اِس لڑائی کا خاتمہ یون ہوا کہ سلطان محمود ہمایون سے بھاگ کر پٹنہ آیا اور
آخر ۹۴۵ ہجری میں اوڑیسہ میں پہونچکر مر گیا اب شیرخان نے یہہ منصوبہ باندھا کہ شاہ
بنگال سے اوسکے ملک کو چھین لینا چاہیے اتفاقاً ایک عورت بی بی فتح ملکہ نام میان
محمد عرف کالا پہاڑ حاکم اودھ کی بیٹی تین سو من سونا لیکر شیرخان کے
ہاتھ آگیا اِس دولت کی بدولت اوسنے بڑی بھاری فوج جمع کی اور بنگالہ پہونچ
آیا اور سیکری گڑھی تک فتح کر لیا ہمایون کو جب یہہ سب حال شیرخان
کی معلوم ہوئین تو وہ ایک لشکر جرار ساتھ لیکر دہلی کیطرف سے بہار پہنچا شیرخان
بہت گھبرایا اور عیال اطفال کے لیے محفوظ مقام ڈھونڈھنے لگا تاکہ ہمایون سے
لڑنے کیوقت یہہ لوگ با اطمینان رہین اوسوقت شیرخان کا دوست راجہ

راجہ ہرکشن سے شیرخان نے قلعہ رہتاس چھین لیا

ہرکشن قلعدار رہتاس تھا اوسکا ایک نائب چوڑامن نام برہمن عالم پنڈت
مختار ریاست تھا شیرخان نے ایک خط اوسکو لکھ بھیجا کہ اِس اضطراب کے
زمانہ میں میرے عیال کو قلعہ رہتاس میں پناہ دو تو میں تمہارا بہت ممنون
ہونگا راجہ ہرکشن تو نہیں مانتا تھا مگر پنڈت جی عقل کے سادے راجہ کی
ڈہوڑی پر بیٹھہ گئے کہ اگر شیرخان کے اہل و عیال کو راجہ صاحب رہنے
نہ دینگے تو میں اپنی جان دونگا ناچار راجہ مان گیا ادھر شیرخان نے یہہ
تدبیر کی کہ ایک ہزار ڈولیون میں کچھہ تو عورتین بٹھائین باقی مین پٹھانوں کو
خزانہ کے بہانے سوار کر دیا اور سمجھا دیا کہ جب سب کے سب اندر قلعہ
کے پہونچ جانا تو سارے راجہ کے لوگون کو قتل کر کے قلعہ کو چھین لینا راجہ
غریب نے یہہ سمجھا کہ خزانہ آتا ہے آنے دو وہان معاملہ برعکس ہو گیا جب

یہہ ڈولیان اندر آگئین تو پٹھانون نے مار کر اہل قلعہ کو نکال دیا راجہ وہان سے بھاگ
نکلا مگر تاریخ شیر شاہی کا مولف اس قصّہ کو باطل ٹھہراتا ہے اب شیر خان یہہ
مستحکم قلعہ دخل مین لاکر اپنے عیال کیطرف سے مطمئن ہوگیا ہمایون بادشاہ

ہمایون بادشاہ بہار و بنگالہ کیطرف آیا

وہ اولوالعزم تھا کہ اوسنے چنار گڈھہ کا قلعہ شیر خان کے لشکر سے آخر چھین لیا
اور پٹنہ تک دخل کر کے بنگالہ کیطرف بڑہا شیر خان اوسوقت بنگالہ مین لڑائی کا
بندوبست کر رہا تھا جب اس طنطنہ سے ہمایون کا بڑھنا سُنا تو یہہ سوچا کہ اسوقت
ہمایون کا مقابلہ کرنا مصلحت نہین ہے جب برسات شروع ہولے تو اوسکو
پانی کے قلعہ مین گھیر کر اوس سے لڑنا چاہئے اس لیئے طرح دیکر جنوبی پہاڑونکے
رستہ سے بنگالہ کی دولت لوٹ لاٹ کر رہتاس گڈھہ کیطرف چلا آیا ہمایون نے
بے کھٹکے بنگالہ تک فتح کرلیا اور چندے وہان قیام کیا بنگالے کی آب وہوا اور
تروتازگی اور وہان کے انتظام کی آسانی دیکھکر ہمایون رنج وغم وفکر وتردّدات کو
بھول کر عیش وعشرت مین مشغول ہوا اور اس قدر اوسنے وہان بسبب عیش کے
غفلت کی کہ شیر خان کا خیال دل سے جاتا رہا ارکان سلطنت پر تاکید یہہ تھی کہ خبردار
کوئی شخص خبر بد مجکو نہ دے شیر خان تو عقل کا پتلا اور حیرت مین لگا تھا سامان جنگ
نئے سرے سے درست کر کے رہتاس کا خوب بندوبست کر کے ہمایون کے مقابلہ کو
نکلا اس زمانہ مین ہمایون کو دہلی اور آگرہ سے یہہ خبر پہونچی تھی کہ بہت کچھہ بدعملیان

شیر خان ہمایون بادشاہ سے دغا کرتا ہے

ہوگئین ہین ہمایون عین برسات مین بنگالہ سے روانہ ہوا ہی تھا کہ شیر خان لشکر
لیئے گرد ہوا شیر خان اس سفر مین ہمایون کے لشکر کے ساتھہ ساتھہ بلّی کیطرح
دبے پاؤن ہولیا تا کہ موقع پاکر بادشاہ کو شکست دے ہمایون کی فوج ایک تو بشیما

دوسرے بنگالہ کی برسات سے ناآشنا تیسرے ندیون اور دریاؤن کے پار اوترنے
مین بے انتہا مشقتین اوسپر شیرخان کی گیدڑ بھبکیان اسی تباہی اور پریشانی
سے کرم ناسہ تک پہونچا فوج کی پریشانیون سے گھبراکر آخر ہمایون نے شیرخان کو
صلح کا پیام بھیجا اِس پیام نے اوسکو اور شیر کردیا سمجھہ گیا کہ اب ہمایون مین دم
نہین جواب مین کہلا بھیجا کہ بہار اور بنگالہ کی حکومت بالاستقلال مجھے ملے
ہمایون نے اِس شرط سے یہہ درخواست منظور کرلی کہ میری راہ نہ روکے جب
شیرخان یہہ دہوکے کی صلح کرچکا اور قران کو بیچ مین دیکر قسم بھی کھالی تو ہمایون
مطمئن ہوکر دریا کنارے اوتر پڑا صلح تو ہو ہی چکی تھی فوج کے لوگ غافل ہوکر
اپنے اپنے سامان راحت کی فکر مین تھے یہان شیرخان نے چپکے چپکے اپنے لشکر
کو درست کیا اور اِس بے انتظام غافل فوج پر آپڑا شیرخان کی اِس دغا بازی
سے ایک خلفشار ہمایون کے لشکر مین مچ گیا چہہ ہزار آدمی منجملہ اٹھارہ ہزار کے
ہمایون کے لشکر سے کام آئے ہمایون نے دریا پار اوترجانیکے لیئے اپنا گھوڑا
پانی مین ڈال دیا مگر ایک بھنور کے صدمہ سے وہ گھوڑے سے علحدہ ہوگیا
ہمایون کو پیرنا نہ آتا تھا غوطے کھانے لگا تب اِسکی فوج کا سقا جسکا نام نظام تھا
مشک پر تیرتا ہوا اوس پار بھاگا جاتا تھا ہمایون کو ایک سپاہی تصور کرکے
اوسکو رحم آیا اور بال پکڑکے مشک پر بٹھا لیا اب جو دیکھا تو خود بدولت بادشاہ
ہین سقا دست بستہ عرض کرنے لگا کہ اِس خدمت کے عوض جب ظل الٰہی کو
اطمینان ہو تو پہر بہر کے واسطے تخت سلطنت پر مجھے جگہہ دیجائے اِسکا بہت
تمنائی ہون ہمایون نے اِس عرض کو قبول کیا جب آگرہ پہونچا تو ایفائے عہد

نظام سقے کی بادشاہت

کیو اسطے نظام سقا بلایا گیا اراکین سلطنت کو حکم ہوا کہ آج پہر بھر نظام بادشاہ ہے
جو حکم دے اوسکو قبول کرنا چاہئے تخت پر بیٹھکر نظام نے مشک کے چمڑے کا روپیہ
پیسا سکہ کرکے چلایا سقے کی پادشاہت اب تک مثالون مین دیجاتی ہے شیرخان

شیرخان شیرشاہ بنکر مالک ہندستان ہو گیا

بہار اور بنگالہ مین یون شیرشاہ بنا مگر قنوج کی لڑائی کے بعد تو وہ پورے ہندوستان کا
بادشاہ سنہ ۱۵۳۹ عیسوی مین ہوا اس شیرشاہ کی تعمیر سے اب تک پٹنہ مین ایک
بڑی مسجد دھولپورہ محلہ مین مشہور ہے شیرشاہ نے اپنی پادشاہت مین بڑا بڑا

شیرشاہ کے عمدہ کام

کام کیا اکثر قانون بنائے رفاہ عام کی بہت سی باتین جاری کین سونارگاؤن سے
سندھ تک کہ تین سو منزل سے کم نہین سڑک بنوائی اور ہر پانچ میل پر سرائین بنائین
کنوین کھدوائے درخت نصب کیئے ہر سرائین مسافرون کیو اسطے کھانا مقرر کیا
ڈاک بھی اسی پادشاہ کی ایجاد کی ہوئی ہے سنہ ۱۵۴۵ عیسوی مین قلعہ کالنجر
کے محاصرہ مین باروت سے جلکر مرگیا ؎ ز آتش مرد اوسکا سال وفات ہے

سلیم شاہ پسر شیرشاہ

شہسرام مین لاکر اوسکو دفن کیا اسکی قبر کی فضا دیکھنے کے لائق ہے سلیم شاہ

محمد خان سور

شیرشاہ کا بیٹا اسکی جگہہ جانشین ہوا اوسنے بہار کی حکومت محمد خان سور کے
حوالہ کی جب سلیم شاہ مرگیا تو محمد خان نے علم بادشاہت کا بلند کیا اور جونپور
تک اپنی سلطنت کو بڑہایا سنہ ۱۵۵۵ عیسوی مین دہلی کے بادشاہ سے لڑکر
مارا گیا تب بہار مین بہادر شاہ اوسکا بیٹا حکمران ہوا بادشاہ اسپر بھی چڑھ آیا
مونگیر کے قلعہ مین بڑی لڑائی ہوئی بہادر شاہ نے بادشاہ دہلی کو شکست دی
بادشاہ مارا گیا بہادر شاہ بالاستقلال یہان کا بادشاہ ہوا مگر سنہ ۱۵۶۰ عیسوی مین
مرگیا تب اسکے دوسرے بھائی کو لوگون نے تخت پر بٹھایا یہہ بھی تین برس

بایزید خان

داؤد خان

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا بہار پر چڑھ آنا اور داؤد خان کی شکست

کے بعد مرگیا تب اسکے کم سن بیٹے کو بٹھایا یہان تک کہ ۱۵۶۴ء عیسوی مین سلیمان خان
کرانی یا کریانی افغان اس کم سن بادشاہ کو مارکر بہار کا حاکم ہوا اسنے جلال الدین
اکبر شاہ بن ہمایون بادشاہ ہندوستان کی خدمت مین عمدہ عمدہ تحفے روانہ کئے اور
فرمان برداری کا دم بھرا اس افغان نے بڑے بڑے بتخانے ہندون کے توڑ ڈالے
صوبہ اوڑیسہ پر قرار واقعی تسلط حاصل کیا آخر ۱۵۷۳ء عیسوی مین مرگیا بایزید
اوسکا بھائی حکومت کرنے لگا پھر سلیمان خان کا بیٹا داؤد خان باپ کی جگہہ حاکم
ہوا اس افغان نے سری دھر بنگالی اور قتلو خان رکن الدولہ افغان کو مدار المہام
سلطنت بنایا ان دو مشیران بے تدبیر نے دہلی کی سلطنت کے ساتھہ وہ معاملہ
برتا کہ جلال الدین محمد اکبر کا مزاج داؤد خان کیطرف سے برہم ہوا اکبر نے منعم خان
سپہ سالار کو داؤد کی سزادہی کیواسطے مع فوج ظفر موج اسطرف روانہ کیا
داؤد خان نے اپنا پایہ تخت حاجی پور مین بنایا تھا جب منعم خان قصبہ منیر
پہونچا تب داؤد خان بھی اپنا لشکر لیکر مقابلہ کو موجود ہوا منعم خان نے اوسکو
شکست کامل دی داؤد خان پٹنہ کے قلعہ مین محصور ہوگیا منعم خان نے بہتیرا
سر مارا مگر قلعہ ہاتھہ نہ آیا تب بنفس نفیس اکبر بادشاہ عین برسات مین اسطرف
روانہ ہوا اکبر کے سرداروں مین سے خانخانان بڑا ہوشیار تھا اوسنے قلعہ حاجی پور
کو فتح خان قلعہ دار داؤد خان سے چھین لیا اب داؤد خان بہت گھبرایا اکبر سے
صلح کا پیام دیا اکبر بادشاہ نے جواب یہہ دیا کہ یہہ صلح جب ہوگی کہ یا تو داؤد
اور مین تن تنہا لڑون جو مار رکھے سلطنت اوسکی ہو یا وہ اکیلا ہمارے دربار
مین عذر خواہی کو چلا آئے داؤد خان نے ان دو باتون مین سے ایک بھی

قبول نہ کی اور راتون رات اکبر کے خوف سے کشتی پر سوار ہو کر بنگالہ کیطرف بھاگا
جب اسکے بھاگنے کی خبر بادشاہ نے سُنی تو پچیس کوس تک خود اوسکا تعاقب کیا
اور داؤد کے چار سو ہاتھی اسکے ہاتھہ آئے بہار کی حکومت منعم خان سپہ سالار کو دیکر

منعم خان صوبہ دار بہار ہوا

آگرہ کیطرف کوچ کیا اِس فتح کی تاریخ ۔ ملک سلیمان ز داؤد رفت ؛ ہے اب ناظرین کو
یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ ۱۲۳۲ء عیسوی سے لیکر ۱۵۷۵ء عیسوی تک صوبہ بہار مین مختلف

سلاطین تیموریہ کا تسلط بہار پر

حکام رہے اِنکے اوضاع مختلف تھے رعایا پر کبھی ظلم ہوتا تھا کبھی نہایت آسائش و آرام
سے بسر ہوتی تھی اِنمین کوئی بادشاہ رحم دِل اور عقلمند بھی ایسا گزرا جو ہندو اور مسلمان

یہان کے اگلے حکام کے اخلاق

دونون کو ایک نظر سے دیکھتا تھا کوئی ایسا بھی گزرا جو ہندؤن کا دشمن مسلمانون کا
دوست تھا کوئی ایسا بھی ہوا جو مسلمانون کا باوجود ہم مذہبی کے دشمن اور ہندؤن کا
دوست تھا مگر اِن سب بادشاہون اور حکام مین ناصر الدین بغراخان اور حاجی الیاس
اور شیر شاہ اور سلیمان کریانی بڑے عادل پادشاہ گزرے ہین ناصر الدین بڑا رحم دل
اور فقیر دوست بادشاہ تھا حاجی الیاس عمارت پسند اور فیاض تھا مگر شیر شاہ کا
خمیر عقل اور عدالت دونون ہی سے ہوا تھا سلیمان کریانی رعیت نواز اور صلح
پسند تھا اِن سب زمانون مین رعایا سے کم و بیش انواع اقسام کے ٹکس وصول

سیاست ملکی کے طریق

کیئے جاتے تھے منجملہ ٹکسون کے خشت پزی اور تولید پسر اور سبزی فروشی اور شراب
فروشی اور اور سب پیشے حرفے والون پر ٹکس تھے چھوٹے چھوٹے زمیدار سے
قلعہ بنائے جاگیر اور پرگنون پر سند مسند بیٹھے چین اوڑایا کرتے تھے
محصول سرکاری کبھی دیا اور کبھی متمرد رہے جب بادشاہ کو لڑائی بھڑائی سے
فرصت رہی تو ادھر توجہہ کی ورنہ برسون اور مدتون اراکین سلطنت خبر بھی نہ لیتے تھے

واجب طور سے یہہ روپے بہت کم وصول ہوتے تھے کسی سے کچھہ نہ لیا اور کسی سے
ایسا لے لیا کہ وہ تباہ ہوگیا بیشتر لوگونکی اوقات زمینداری اور سپاہ کی نوکری پر منحصر
تھی بڑی بڑی تجارتین نہ تھین حکومت کے قواعد یہہ تھے کہ پرگنون مین اور قصبون
مین فوجدار حکمرانی کرتے تھے اِنکے ماتحت قانون گو اور تحصیلدار ہوتے تھے رعایا
کے اکثر جھگڑون کو قاضی فیصلہ کردیتے تھے یہہ قاضی نیک نیت اور بد خصلت
دونون ہوتے تھے رشوت ستانی سے حق کا ناحق ہوجاتا تھا کبھی حق کا
حق ہی ہوتا تھا کبھی فوجدار خود مقدمات تجویز کردیتا تھا مگر اِس حق ناحق کی خبر
بادشاہونکو بہت کم ہوتی تھی کوئی طریقہ ایسا نہ تھا کہ مظلومون کو باریابی کا
سیدھا رستہ ملے عملون کا اور اراکین سلطنت کا اختیار تھا اگر اراکین فوجدار
یا صوبہ دار سے ناخوش ہوئے تو مظلوم کو بادشاہ تک پہونچادیا نہین تو مقدمے
اوس غریب سے رشوت مانگی کہ وہ دے نہ سکا پولیس کا شہرون مین تو اچھا
انتظام تھا مگر قصبون مین اور راہون مین یہہ حال تھا کہ کوئی کسی کو مار ڈالے
یا لوٹ لے خبر پہونچنا مشکل تھا اسپر بھی جاسوس اور خفیہ نویس مقرر تھے
جب جاسوس اور خفیہ نویس بادیانت ہوتے تھے تو سب کچھہ تھا جب
یہہ نہ تھا تو ظاہر ہے کہ کیا ہوگا اکثر امراے دربار اور بادشاہون نے ایسے
سلیقہ اور ہوش سے حکمرانی کی ہے جسکی نظیر بہت کم ہے شیرشاہ اور سلیمان اچھے
بیدار مغز تھے جب اِس صوبہ کو اکبر بادشاہ نے دخل کرکے منعم خان کو یہانکی
حکومت دی منعم خان داؤد خان کے تعاقب مین بنگالہ پہونچا داؤد خان
تنگ آگیا صوبہ اوڑیسہ پر قناعت کرکے فوج شاہی سے صلح کرلی اِس لڑائی

راجہ ٹوڈرمل

مین منعم خان کے ساتھ راجہ ٹوڈرمل بھی شریک تھے اکبر نے منعم خان کو بلا لیا
اور خانجہان کو اوسکی جگہہ روانہ کیا اِس اوکھاڑ پچھاڑ سے داؤد خان پھر بہار پر
چڑھ آیا اِس دفعہ وہ فوج شاہی کے ہاتھون سے سورج گڈھہ ضلع مونگیر کے قریب
مارا گیا اِس ضلع مین افغان بڑے بڑے جاگیردار خود سر تھے اُنکی نیست ونابود
کرنیکی سب سے پہلے تدبیر کی گئی قلعہ رہتاس بھی بندگان شاہی نے فتح کر لیا
اکبر نے مظفر خان کو اشرار افغانون سے خراج لینے کے لیئے روانہ کیا مظفر خان
کے ساتھ ملا طیب اور ترکھو بخشی بڑے سخت گیر عملے تھے انہون نے الٹی یا دیتا
خراج وصول کرنے مین کین کہ بڑے بڑے زمیندار اور جاگیردار بگڑ گئے علانیہ بغاوت
کر باندھی جب محمد معصوم کابلی کی جاگیر مظفر خان نے ضبط کر لی تو اور فساد ہوا اِس فساد
کی بدولت مظفر خان مارے گئے بادشاہ نے پھر راجہ ٹوڈرمل کو لشکر عظیم لیکر بھیجا
ٹوڈرمل نے مونگیر تک باغیونکی خوب خبر لی مگر مونگیر مین پہونچکر قلعہ مین گھر گئے چار
طرف سے باغیون نے نرغہ کیا ٹوڈرمل نے اون زمیندارون کو جو مطیع تھے
ملا جلا کر باغیونکی رسد بند کروا دی اِس سبب سے باغی نہایت عاجز ہوئے باغیون کا
سردار بھی مارا گیا اونکی جماعت ابتر ہوگئی برسات کا موسم قریب تھا ٹوڈرمل نے
قصبہ حاجی پور کے قلعہ مین آکر قیام کیا تین برس یہی فساد قائم رہا جب اکبر بادشاہ نے

صوبہ دار اعظم خان

یہہ سُنا کہ فساد کسی طرح مٹتا نہین ہے تب اعظم خان کو روانہ کیا اِس شخص نے
بڑی دانائی سے باغیون کے سرداروںکو کچھہ دے دلا کر ملا لیا ۱۵۸۶ع عیسوی

ٹوڈرمل کا صوبہ بہار کو ناپنا

مین خوب تسلط ہوگیا ٹوڈرمل بھی کیا شخص تھا اِسی بدعملی کے زمانہ مین
اوسنے سارے بہار کو ناپ ڈالا ہر کھیت کا رقبہ قائم کیا خسرہ بنایا خراج کے

راجہ مان سنگھ

قواعد مقرر کیئے سنہ ۱۵۹۲ عیسوی مین راجہ مان سنگھہ صوبہ دار ہوکر پہونچے اِس
راجہ نے باقی ساقی افغانون کو اوڑیسہ سے بھی نکال دیا سنہ ۱۶۰۵ عیسوی مین
اِس اولوالعزم راجہ نے خدمت سے استعفا کیا اوسی زمانہ مین جلال الدین
محمد اکبر بادشاہ نے بھی وفات کی اور جہانگیر اوس صاحب اقبال بادشاہ کا بیٹا
جانشین ہوا بدعملی کے خوف سے جہانگیر نے پھر راجہ مان سنگھہ کو کہہ سنکر روانہ
بنگالہ و بہار کیا راجہ مان سنگھہ ایک تو خود شجاع نمک حلال تھا اور جہانگیر کا
مامون بھی تھا دوسرے بیس ہزار راجپوت اوسکی فوج مین نوکر تھے تھوڑے
دنون مین یہان پھر تسلط ہو گیا جب جہانگیر کو ان ملکون سے اطمینان ہو گیا تو

صوبہ دار قطب الدین

راجہ کو یہان سے بلا لیا یہان کا صوبہ دار قطب الدین مقرر ہو کر آیا لیکن بنگالہ
مین وہ شیر افگن خان یعنے نورجہان کے شوہر کے ہاتھہ سے مارا گیا اِسکا قصہ طول و
طویل ہے مگر خلاصہ یہہ ہے کہ شاہزادگی کے زمانہ مین جہانگیر نے نورجہان کو دیکھہ لیا
تھا اوسپر دل دادہ اور فریفتہ تھا اکبر نے جب یہہ حال سُنا تب اوسکے
باپ سے کہکر اوسکی شادی شیر افگن خان ایک امیر سے کر دی اور بنگالہ مین
اوسکو جاگیر دی وہ بی بی سمیت دار الخلافت سے دور رہا مگر جب جہانگیر
بادشاہ ہوا تب اوسنے قطب الدین کو سمجھا بجھا کر روانہ کیا تا کہ کسیطرح شیر افگن
خان کا کام تمام کر کے نورجہان کو میرے پاس پہونچا دے شیر افگن بڑا بہادر
تھا قطب الدین نے جب ذکر نورجہان کے طلاق دینے کا کیا اوسکو
غیرت دامنگیر ہوئی خنجر نکالکر قطب الدین کو ہلاک کر ڈالا بندگان شاہی نے
اوسکا بھی کام تمام کر چھوڑا آخر نورجہان بادشاہی محل مین داخل ہوئی

اسلام خان چشتی
ہیم خان

قطب الدین کے قتل کے بعد شیخ اسلام خان چشتی صوبہ دار ہو کر آئے اِس سردار نے
پورا تسلط بہار و بنگالہ واڑیسہ پر کیا ۱۶۱۸ عیسوی مین ابراہیم خان نورجہان کے
بہنوئی صوبہ دار ہو کر آئے اِسی زمانہ مین انگریزون نے پٹنہ مین تجارت شروع کی
جسکا مفصل حال آگے آتا ہے ۱۶۲۰ عیسوی مین شاہزادہ خورم یعنی شاہ جہان
اپنے باپ جہانگیر بادشاہ سے بسبب نورجہان کے اقتدار کے بگڑ گیا کئی لڑائیان
باپ کے لشکر سے لڑتا بھڑتا دکن گیا وہان بھی قدم نہ جما سکا بنگالہ آیا یہان
ابراہیم خان مزاحم ہوا مگر شاہجہان کے ہاتھ سے مارا گیا شاہجہان نے بنگالہ و
بہار کو دخل کر لیا عیال و اطفال کو قلعہ رہتاس مین بھیجدیا اور آپ یہان سے
سامان جنگ فراہم کر کے باپ سے لڑنیکو آگے بڑھا سخت لڑائی کے بعد
پس پا ہو کر پھر دکن چلا گیا اور باپ کو معذرت کی عرضی لکھی جہانگیر نے بیٹے کا

ہزادہ خورم نے
ار کو دخل کیا

قصور معاف کر دیا ایک برس سے کم یہہ صوبہ شاہزادہ خورم کے زیر حکومت رہا
جب جہانگیر کو اِسطرف سے اطمینان ہوا تو خانہ زاد خان کو صوبہ دار مقرر کر کے
یہان بھیجا یہہ سب زمانے ایسے تھے جنمین بسبب کثرت اخراجات جنگ
کوئی خراج سلاطین دہلی کے پاس نہین پہونچا تھا البتہ خانہ زاد خان نے تھوڑا
بہت روپیہ خزانہ شاہی مین بھیجا ۱۶۲۷ عیسوی مین جہانگیر بادشاہ اِس دنیا سے
کوچ کر گیا شہاب الدین محمد شاہجہان جسکا حال اوپر بیان ہوا تخت سلطنت پر

ان صوبہ دار
خان مشہدی
دہ شجاع

باپ کی جگہہ حکمران ہوا اسنے بیٹھتے ہی قاسم خان کو یہان کا صوبہ دار مقرر کر کے
بھیجا پھر ۱۶۳۳ عیسوی مین اِسلام خان مشہدی کو بہار و بنگالہ کی حکومت
مرحمت ہوئی مگر اسی سنہ سے بہار نظامت بنگالہ سے الگ کر لیا گیا

نواب جعفر خان و نواب سیف خان

سنہ ۱۶۳۹ عیسوی مین شاہزادہ شجاع یعنی اپنے مجھلے بیٹے کو شاہجہان نے بندوبست کے لیئے پورب روانہ کیا اگرچہ یہہ شاہزادہ فقط بنگالہ کا حاکم ہوا تھا مگر عرصہ تک بہار مین بھی رہا اور دونون ملکون کا نظم ونسق کرتا رہا اسی زمانہ مین یکے بعد دیگرے بہار کے دو ناظم نواب جعفر خان و نواب سیف خان مقرر ہوکر آئے یہہ دونون ناظم رحم دل اور عالی دماغ اور مقتدر اور عدالت دوست تھے شاہزادہ شجاع اسم با مسمے اور لائق شاہزادہ تھا اوسکے آنے سے ملک کی رونق دوسری ہوگئی عمارت ہائے قدیم کی نئے سرے سے مرمت کی پٹنہ کے قلعہ کو آراستہ کیا اپنا دار العمارت قصبہ راج محل کو بنایا اور اوسکو دیہات سے گویا شہر بنا دیا سنہ ۱۶۵۷ عیسوی مین شاہجہان بسبب پیری و بیماری کے بہت ضعیف و ناتوان ہوگیا اختیارات سلطنت سلطان دارا شکوہ بڑے بیٹے کے ہاتھ آئے اوسوقت شاہزادہ شجاع بنگالہ و بہار مین اور اورنگ زیب یعنی بادشاہ کا تیسرا بیٹا دکن مین تھا شجاع نے یہہ خیال کیا کہ اگر غفلت کیجاتی ہے بعد باپ کے بڑا بھائی تخت پر بیٹھ جائیگا یہہ سوچکر اوسنے لشکر جمع کیا اور خبر یہہ مشہور کی کہ شاہجہان نے وفات کی مجھے انتزاع سلطنت بھائیون سے کرنا ہے جو خطوط باپ کے زندہ ہونیکے آتے تھے اونکو دارا شکوہ کی مکاری پر محمول کرکے مشتہر کردیتا تھا بہت سی فوج لیکر بہار سے بنارس تک آیا اودھر دارا شکوہ نے اپنے بیٹے سلیمان شکوہ کو مہاراجہ جے سنگھ کچھواہ کے ساتھ ایک بڑا لشکر دیکر شجاع سے لڑنے بھیجا جے سنگھ کو شاہجہان نے محبت پدری سے چپکے سمجھا دیا کہ جسطرح ہو سکے جنگ نہونے دینا جب یہہ

لشکر مقابلہ مین شجاع کے آیا تو جے سنگہ فرمان شاہی بجالایا اوسنے خفیہ بادشاہ کا پیام
ایسا کچھہ شجاع کو کہلا بھیجا کہ شجاع مطمئن ہوگیا فوج کو حکم کمر کھولنے کا دیا فوج کمر کھول ہی
رہی تھی کہ سلیمان شکوہ نے بغیر اجازت جے سنگہ کے شجاع پر حملہ کیا اوسوقت ناچار
جے سنگہ کو بھی سلیمان شکوہ کی متابعت ضرور ہوگئی اس لڑائی مین شجاع کا بہت
بڑا نقصان ہوا شجاع اپنی سراسیمہ فوج کو لیکر پس پا ہوا پہلے پٹنہ مین آیا یہان
قدم نہ جمے تب مونگیر کے قلعہ مین پہونچا سلیمان شکوہ بھی شجاع کو گھیرے رہا
یہان تک کہ اورنگ زیب دکن سے باپ اور بڑے بھائی دارا شکوہ سے انتزاع
سلطنت کے قصد سے آگرہ اور دہلی کیطرف روانہ ہوا ناچار سلیمان شکوہ نے قلعہ کا
محاصرہ چھوڑ دیا اور باپ کی مدد کیواسطے روانہ ہوا اورنگ زیب نے دارا شکوہ پر
فتح پائی اور اپنے بوڑھے باپ کو محبوس کیا شجاع اورنگ زیب کی تدبیر اور مکر
شعاری سے ڈرتا تھا ایک خط مبارکباد فتح کا روانہ کیا اور اوسمین یہہ درخواست کی
کہ اب تو آپ مالک ہین بہار و بنگالہ مثل سابق میرے متعلق رہے تو چین سے زندگی بسر کرون
اورنگ زیب نے اس خط کا جواب یہہ لکہا کہ مجھے اسمین کیا اختیار ہے مین تو سب کام
باپ سے پوچھہ پوچھہ کر کرتا ہون اگر مجھے حکم ملیگا مین آپ کو اطلاع دونگا جب شجاع کو
یہہ جواب پہونچا تب پھر اپنے لڑائی کا سامان شروع کیا اور فوج کثیر لیکر عالمگیر
یعنی اورنگ زیب کے مقابلہ کو روانہ ہوا اودھر عالمگیر بھی فوج ظفر موج لیکر چلا
اور الہ آباد کے قرب و جوار مین مقابلہ ہوا قریب تھا کہ عالمگیر کی شکست ہو مگر میر جملہ
خانخانان عالمگیر کی فوج کے سپہ سالار نے بڑا کام یہہ کیا کہ جب منتشر ہوکر عالمگیر
ہاتھی سے اوتر کر گھوڑے پر سوار ہونے لگا تو خانخانان سامنے آیا اور پکار کر کہا کہ

شجاع اور اورنگ زیب کا مقابلہ

اِسوقت بادشاہ کا ہاتھی سے اوترنا تخت سلطنت سے اوترنا ہے" عالمگیر یہہ سُنکر
ہاتھی پر بڑک گیا اور حکم دیا کہ ہاتھی کے چارون پاؤن زنجیر سے جکڑ دیئے جائین قدرت
خدا یہہ دیکھئے کہ اودھر شجاع بھی ہاتھی سے اوترکر گھوڑے پر چڑہا اِس اوتار
چڑہاؤ سے اوسکی فوج نے شجاع کے مارے جانیکا گمان کرلیا اور پس پا ہوئی آخر شجاع کو

شجاع کی ہزیمت

ہزیمت اختیار کرنا ہوا اور بھاگون بھاگ پٹنہ مین پہونچا عالمگیر نے میرجملہ اور اپنے
بیٹے محمد سلطان کو اِسکے تعاقب مین روانہ کیا شجاع کچھہ دنون مونگیر کے قلعہ مین
محصور رہا پھر وہان بنگالہ کو راہی ہوا وہان دربدر تباہ وخستہ ہوکر راجہ اراکان
کی دغا سے مارا گیا ۱۶۶۰ء عیسوی مین میرجملہ خانخانان صوبہ بہار وبنگالہ کے
حاکم ہوئے ۱۶۶۶ء عیسوی مین امیرالامرا شائستہ خان کو عالمگیر نے صوبہ دار
مقرر کیا شائستہ خان نے ہندؤن سے جزیہ لینا شروع کیا ۱۶۷۸ء عیسوی

شائستہ خان

مین شائستہ خان کو بادشاہ نے بلالیا اور اپنے تیسرے بیٹے محمد اعظم کو اوسکی
جگہہ روانہ کیا مگر پھر ۱۶۷۹ء عیسوی مین شائستہ خان کو بھیج دیا اور محمد اعظم کو

محمد اعظم

بلالیا پٹنہ مین انگریزونکی تجارت پر جو اثر اِس صوبہ دار کی حکمرانی سے پہونچا
وہ یہہ ہے کہ انگریزونکے مال پر بحساب فیصد ساڑھے تین روپیہ محصول مقرر
کیا گیا لیکن چند عرصہ مین یہہ محصول معاف بھی کردیا اِس صوبہ دار کے زمان
حکومت مین ایک روپیہ کا آٹھہ من غلّہ بکتا تھا پٹنہ مین اِس صوبہ دار کے
خواجہ سرا خواجہ عنبر کی ایک مسجد اور خود شائستہ خان کا ایک کٹرہ مشہور
ومعروف ہے ۱۶۹۷ء عیسوی مین بادشاہ نے ریاست بہار وبنگالہ
محمد عظیم الشان کو دی یہہ شاہزادہ عالمگیر کا پوتا اور اوسکے بڑے بیٹے کا

شاہزادہ عظیم الشان

مجھلا بیٹا تھا اس زمانہ مین دیوانی صوبہ بنگالہ کی مرشد قلی خان بانی شہر مرشد آباد کے
ہاتھہ مین تھی مرشد قلی خان نہایت بردبار اور ہوشیار شخص تھا بادشاہ اس سے
بہت راضی تھا سلطان عظیم الشان بہادر اور عقلمند مگر عیش دوست اور خودپسند
تھا اسلیئے مرشد قلی خان سے اس شاہزادہ کی صحبت برآر نہوئی ناچار عالمگیر نے
۱۷۰۳ عیسوی مین عظیم الشان کو تہدید نامہ لکھا کہ اگر بعد ازین پھر نااتفاقی کی کوئی بات
مرشد قلی خان کے ساتھہ سُنی جائیگی تو شاہزادگی کا خیال نکیا جائیگا شاہزادہ کو یہہ
کلمہ دادا کا ناگوار ہوا اس لیئے مرشد قلی خان کے قرب سے نفرت کر کے بہار مین
چلا آیا پٹنہ کے قلعہ کو ازسرنو مرمت کیا اور قلعہ کے اندر اپنے رہنے کے لیئے
مکانات بنائے ۱۷۰۴ عیسوی مین پٹنہ کا نام عظیم آباد رکھا سید حسین علیخان بہادر
اسوقت بہار کے صوبہ دار اور شاہزادہ کے زیر حکم کام کرتے تھے یہہ زمانہ عظیم آباد
کے بڑے عروج اور نہایت ترقی کا تھا مظلومون اور بیکسون کا خیال جیسا اس
زمانہ مین اور خصوص بزیر حکومت سید حسین علیخان بہادر رہا شاید بعد راجہ شتاب رای
کے کبھی نہوا تھا عظیم الشان دادا کی تقلید پر بہت چلتا تھا اسلیئے اوسنے حکم کیا
کہ شہر مین ہر فرقہ اور ہر گروہ کے محلے جداگانہ رہین متصدیان دفتر شاہی کے لیئے
دیوان محلہ اور لودیون کے قیام کو لودیکٹرہ مغلون کے لیئے مغلپورہ شاہزادون
اور امرا کے رہنے کے لیئے کیوان شکوہ محلہ یا کوا کھوہ تجویز کیا بیشتر شرفا اسی زمانہ
مین دہلی سے آکر اس شہر مین ساکن ہوئے عظیم الشان کا قصد یہہ تھا کہ اس شہر کو
دوسری دہلی کر دکھائے مگر حوادثات زمانہ کب فرصت دیتے ہین ۱۷۰۷ عیسوی
مین عالمگیر کی سخت بیماری کا حال معلوم ہوا عظیم الشان کو بسبب ضرورت اپنے

پٹنہ کا نام عظیم آباد ہوا

سید حسین علیخان

دادا کی عیادت اور اس خیال سے کہ واقعۂ جانکاہ اگر ہو گیا تو باپ کی اعانت ضرور ہے مع سامان وخدم وحشم دار الخلافت کو روانہ ہونا ضرور ہوا سید حسین علیخان بہادر کو بالاستقلال نظامت بہار حوالہ کی اور خود روانہ ہوا اس شاہزادہ کو وہ وہ لڑائیان پیش آئین جنکا بیان طولانی ہے خلاصۂ کلام عالمگیر نے ۹۱ برس کی عمر مین وفات کی اوسکے تین بیٹے دعویدار ملک تھے سب سے بڑا سلطان معظم بہادر شاہ عظیم الشان کا باپ دوسرا محمد اعظم تیسرا سلطان کام بخش مگر جسکے ساتھہ ایسا بہادر بیٹا سلطان عظیم الشان ہو وہ کیونکر فتح نہ پائے سلطان معظم کی فتح ہوئی اور محمد اعظم و محمد کام بخش میدان جنگ مین کام آئے یہہ دونون لڑائیان بہ تفاوت دو ایک مہینے کے ہوئین ۱۷۱۲ء عیسوی تک سلطان عظیم الشان باپ کے ساتھہ رہا اور اپنے سب بھائیون سے اقتدار اسکا دربار مین بڑھتا گیا لیکن اسی سال محمد معظم بہادر شاہ نے لاہور مین وفات کی اوسکے چار بیٹے وارث سلطنت تھے اِن چارون کے آپسمین لڑائیان ہوئین آخر جہاندار شاہ پادشاہ ہوا اور عظیم الشان مارا گیا جب عظیم الشان بہار سے روانہ ہوا تھا تو اپنے بڑے بیٹے سلطان کریم الدین کو ساتھہ لیتا گیا تھا دوسرے بیٹے محمد فرخ سیر اور عورات حرم کو بزیر نگرانی نواب مرشد قلی خان چھوڑ گیا تھا سلطان کریم الدین کا کام جہاندار شاہ نے تمام کیا اور سلطان فرخ سیر کے واسطے مرشد قلی خان نائب صوبہ بنگالہ اور سید حسین علیخان ناظم بہار کو تاکید لکھی کہ خیریت اسی مین ہے کہ اوسکو مع قبائل روانہ درِ دولت کرو مرشد قلی خان کو فرخ سیر پر رحم آیا اور یون سمجھایا کہ شاہزادے زمانہ آپ سے مخالف ہے مین یہہ نہین چاہتا کہ مین آپکے

قتل ہونیکا بانی ہون آپ اپنی جان بچاکر بنگالہ سے کہین چلے جائے فرخ سیر گھبراکر پٹنہ
عظیم آباد مین پہونچا اور باغ جعفر خان مین مع عیال و اطفال اوترپڑا جب یہہ خبر
سید حسین علیخان کو ہوئی تو نہایت مضطرب ہوکر شاہزادے کیخدمت مین حاضر ہوئے
اور پروانہ شاہی فرخ سیر کو دکھایا فرخ سیر یہہ دیکھکر رونے لگا اور بے اختیار حالت
یاس مین کہا کہ مین تو آپکے بھروسے یہان آیا تھا اب چھوٹے چھوٹے بچونکو لیکر کہان
جاؤن سید حسین علیخان متحیر تھے کہ کیا جواب دون اتنے مین ملکہ زمانی فرخ سیر کی
پانچ برس کی بیٹی خیمہ سے نکل آئی اور سید صاحب کے دامن پر بیٹھکر کہنے لگی کہ آپ خاندان
رسالت سے ہین آپ کا رحم اور جوانمردی مشہور آفاق ہے میرے غریب دربدر پدر کو
بے نیل مراد نہ ٹالیئے اور ناحق دشمنون کے پنجہ غضب مین نہ ڈالیئے پس پردہ سے
عورتون نے بھی لجاجت اور سماجت شروع کی حسین علیخان نے عرض کیا کہ
خادم بجز اپنی جان کے اور کوئی چیز نہین رکھتا کہ بادشاہ ہندوستان سے مقابلہ
کے وقت کام آئے اگر مصلحت جان دینے مین ہے تو یہ جان کو آپ کے نذر کیا
فرخ سیر یہہ سُنکر اوٹھ کھڑا ہوا اور سیّد صاحب کی کمر مین اپنی تلوار باندھ دی
سید حسین علیخان مشوش و مضطرب وہان سے اوٹھے اور شہر مین پہونچکر مہاجنون
سے کچھہ روپے بطور قرض بوعدہ ادا بشرط حصول سلطنت کے لینا شروع کیا
فقرا و اہل خانقاہ یہہ سُنکر جوق جوق در دولت فرخ سیر پر جمع ہوئے اور
بشارت سلطنت دینے لگے فرخ سیر نے پیرزادون کو مترصد کیا کہ اگر سلطنت
مجھے نصیب ہوگی تو مین بہت کچھہ انعام و اکرام دونگا بعد سلطنت کے
ایفائے عہد کیا چنانچہ اِس صوبہ مین رواج مدد معاش کا زیادہ اسی بادشا

سیّد حسین علیخان نے فرخ سیر کو عظیم آباد مین بادشاہ بنایا

کی بدولت ہے غرض ایک اچھی تاریخ دیکھکر حسین علیخان نے فرخ سیر کو قلعہ عظیم آباد مین
لاکر تخت پادشاہت پر بٹھایا اُمرا و اعیان شہر اس بہادر سید کے ڈر سے اوس حیالی
بادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوئے مشہور ہے کہ فرخ سیر کی خوش قسمتی سے اوسی زمانہ
مین کوئی خزانہ بھی اتفاقاً زمین سے نکل آیا تھا سید عبد اللہ خان سید حسین علیخان کے
بڑے بھائی صوبہ دار الہ آباد تھے اِن سے فرخ سیر کو بڑی مدد ملی فرخ سیر نے عیال کو
عظیم آباد مین چھوڑا اور جتنی فوج میسر آسکی اوسکو لیکر روانہ ہوا اکبر آباد مین معز الدین
جہاندار شاہ اور اوسکے انبوہ لشکر پر اِن دو سیدون نے فتح پائی اور فرخ سیر بادشاہ
ہندوستان ہوا جب اہل عظیم آباد نے فرخ سیر کے فتح پانیکی خبر سنی تو صدہا اہل حاجت
دہلی چلے گئے بلکہ جن لوگون کو عظیم الشان نے دہلی سے بلاکر بسایا تھا بیشتر اونہین
سے بھی راہی دار السلطنت ہوئے سید حسین علیخان جب فرخ سیر کے ہمراہ چلے
تو اپنی جگہہ سید نصرت یار خان اپنے ایک عزیز کو حکومت دے گئے تھے پھر میر جملہ کو
بہار کی صوبہ داری دلوا کر یہان بھیجا اِس کیّاد صوبہ دار کی مکاریان مشہور ہین
اِسنے انتظام صوبۂ بہار مین کچھہ بھی توجہہ نہ کی بلکہ اوسطوائف الملوک کر دیا رعایا
اور فوج کے ڈر سے فرخ سیر کو اراکین سلطنت نے پادشاہی سے معزول کر دیا بعد
چندے بجائے اوسکے محمد شاہ کو بٹھایا تو فخر الدولہ روشن الدولہ کا بھائی سنہ ۱۱۴۰
ہجری مین صوبہ دار بہار ہوکر آیا پانچ برس تک یہان کا صوبہ دار رہا اِسنے چنگیز خان
کیطرح ظلم و ستم کرنا شروع کیا قدیم خاندانون کے معزز لوگونکو ستانا اوسکا مشغلہ تھا
شیخ عبد اللہ خان ایک امیر عزت دار و ممتاز کو ایسا ستایا کہ وہ بھاگ کر اپنی جاگیر
سوائچ مین جہان میلہ چھتر ہوتا ہے چلے گئے اور ایک چھوٹا سا قلعہ بنا کر بیٹھے وہان

سید نصرت یار خان

میر جملہ

فخر الدولہ

بھی چین نپایا بھاگ کر دہلی روانہ ہوئے صوبہ دار نے اونکے عیال واطفال کو
تباہ کر دیا شیخ عبداللہ خان نے دارالسلطنت کے بڑے رکن اعظم برہان الملک کو
اپنا کفیل کیا تب اِس سفاک کے ہاتھ سے جان بچی راقم تاریخ کے دادا سید رستم علیخان کو
بھی ستایا اونکی جائداد ضبط کرنے کا قصد کیا مگر اونہون نے اپنے ماموں امیر الامرا
صمصام الدولہ رکن اعظم شاہی کے سبب سے نجات پائی صمصام الدولہ نے پادشاہ
سے کہکر فخر الدولہ کو معزول کیا اور پھر یہہ صوبہ بنگالہ کے ناظم شجاع الدولہ کے ماتحت

شجاع الدولہ

ہوگیا شجاع الدولہ نہایت رحم دل اور نیک نیّت صوبہ دار مرشد قلی خان عرف
جعفر خان کا داماد تھا شجاع الدولہ نے اپنے دانا اور ہوشیار عزیز و رفیق مرزا

محمد علی وردیخان مہابت جنگ

محمد علی وردیخان کو نیابت صوبہ داری دیکر عظیم آباد روانہ کیا اور سرکار شاہی سے
اسباب امارت اور خطاب مہابت جنگ اِسکو دلوا دیا مہابت جنگ کوئی اولاد
از قسم ذکور نرکھتا تھا دو بیٹیان تھین جو اپنے بڑے بھائی کے دو لائق بیٹون کو بیاہی
تھین جنکے خطاب شہامت جنگ اور ہیبت جنگ تھے مہابت جنگ کے بھائی حاجی احمد
تھے اور سوا اِن دو بیٹون کے حاجی احمد کا مجھلا بیٹا بھی تھا جسکو خطاب صولت جنگ
ملا تھا جس دن مہابت جنگ کو یہہ منصب خدا داد نصیب ہوا اوسی دن ہیبت
جنگ کے گھر مین یعنے مہابت جنگ کی چھوٹی بیٹی کو لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام میرزا محمد
رکھا اسی میرزا محمد کا خطاب سراج الدولہ ہے اِسکو بہ سبب یمن قدم کے مہابت
جنگ بہت عزیز رکھتا تھا اور فرزندی مین لے لیا تھا مہابت جنگ جب عظیم آباد
مین آیا تب اِسنے اپنی دانائی سے اِس صوبہ کا یون انتظام کیا کہ جتنے سرکش اور
بد معاش زمیندار تھے اونکو پہلے آپسمین لڑا دیا اور جتنے امرا اور شرفا تھے اونکی تعظیم

وتکریم کرنا شروع کیا اہل حاجت کی خدمتین ایسی کین کہ وہ دلون سے مطیع ہوگئے
ایک بڑا زبان دراز امیر افغان عبدالکریم خان صوبہ بہار کے سرکشون مین شمار کیا جاتا
تھا یہان کے حکام بھی اوس سے ڈرتے تھے مہابت جنگ نے اوسکو گھر مین
بلا کر دھوکے سے مارڈالا اسوجہ سے تمام اہالیان بہار کے دلونمین ہیبت اور
سطوت نواب ممدوح کی بڑھ گئی بھوجپوریون کی خودسری اور وہان کے زمیندارون
کی خودپسندی مشہور و معروف ہے وہ کبھی کسی صوبہ دار سے قرار واقعی سر
نہوتے تھے مہابت جنگ نے اونکی قزاقی اور بدمعاشی کہین ملاجلا کر کہین
سیاست کرکے بالکل مٹادی محاصل سالانہ صوبۂ بہار پہلے سلطنت دہلی مین
جزو قلیل جاتا تھا ہان فرخ سیر کے زمانے مین بیس لاکھ تک صوبہ دارون
نے بھیجا ہے مہابت جنگ نے تیس لاکھ محاصل بہار کا صوبہ دار کو
حوالہ کیا یہہ روپے کچھہ اسطرح اضافہ نہین ہوئے تھے کہ کوئی جدید ٹکس
مقرر کیا جائے بلکہ یہہ افزونی اون زمیندارون سے خراج مین ہوئی جو کہ
نادہند تھے شجاع الدولہ صوبہ دار بنگالہ ۱۱۵۱ھ ۱۷۳۹ عیسوی مین اِس جہان فانی
سے عازم ملک جاودانی ہوا اِس صوبہ دار کے مشیران حکومت مین
حاجی احمد برادر مہابت جنگ بھی تھے سب نے بالاتفاق سرفراز خان
یعنی شجاع الدولہ کے بیٹے کو جو مرشد قلی خان کا نواسہ تھا قبل اِسکے کہ کوئی
حکم سلطنت دہلی کیطرف سے آئے تخت حکومت پر بٹھادیا یہہ سرفراز
خان جوان ناتجربہ کار امورات حکومت سے ناواقف تھا مناسبت
مزاج کی وجہ سے اِسکی صحبت مین نوجوان لوگ جمع ہوگئے

سرفراز خان

مہابت جنگ سے بھی بعض وجوہ سے ناراض تھا سرفرازخان خود تو سادہ مزاج تھا
مگر اوسکے رفقا دولت خداداد مہابت جنگ کے حسد سے درپئے مہابت جنگ اور
حاجی احمد کے رہے اور وہ نوجوان صوبہ دار بھی اِنکے بہکانے سے بہک گیا
حاجی احمد بھی عداوت شعاری مین استاد تھے بھائی کو دربار کے حالات برابر لکھہ لکھکر
اوبھاراکئے بلکہ ایک ایک کی چارچار بناکر فقرے لکھتے رہے آخر مہابت جنگ کا مزاج
برہم ہوا وہان جگر سیٹھ نظامت مرشدآباد کے ساہوکار کے اقربا جو رکن رکین
حکومت گنے جاتے تھے سرفرازخان سے بگڑے یہہ دیکھکر مہابت جنگ نے
موتمن الدولہ محمد اسحاق خان اپنے قدیمی افلاس کے وقت کے دوست دلی کو
جو سرکار محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کے دربار مین بڑا موقر امیر تھا ایک عرضداشت
اِس مضمون کی بھیجی کہ اگر حکومت بنگالہ و بہار مجھے ملے تو ایک کرور روپیہ نذر
علاوہ ضبطی اثاثہ سرفرازخان پیشکش بارگاہ شاہی کردونگا وہ زمانہ سلطنت
کے لاؤبالی پن کا تھا فوراً سند صوبہ داری بنام نواب مہابت جنگ کے موتمن الدولہ
نے بھجوادی جب مہابت جنگ کے حسب خواہ یہہ سند آگئی تو سرفرازخان کو بھی
ایک عریضہ لکھا اوسمین بہت سی شکایتین درج کین یعنی حضور ہمارے عزیز و
اقربا کا پاس و لحاظ نہین کرتے اور فلان فلان دراندازون کو مشیر کیا ہے
وہ میری برائیون مین صرف اوقات کرتے ہین خانہ زاد سے ہتک حرمت اپنی
گوارا نہین ہوسکتی یہہ عریضہ بھیجکر سامان جنگ مین مشغول ہوا اور خبر اوڑا دی
کہ بھوجپوریونکی سزادہی کیواسطے افزایش فوج کیجاتی ہے ایک تاریخ معین کرکے
پہلے بیٹھے پور کے تالاب پر فوج کے سردارونکو جمع کیا مصطفےخان افغان اپنے

قدیم بہادر نوکر کو جو مع قبائل تھوڑی سی فوج کا سردار تھا طلب کیا جب سب حاضر
ہو گئے تو سارا قصہ سرفراز خان کی حرکتون کا بیان کیا بعد اوسکے سند صوبہ داری
جو اوسکے نام سے آئی تھی پڑھ کر سُنائی اور کہا کہ اب بغیر جنگ مجکو سرفراز خان سے
چھٹکارا نہین کیونکہ وہ روادار میری ہتک حرمت کا ہے اور میری عورتون اور
عزیزون کو بطور قیدی کے اپنے پاس بند کر رکھا ہے جو ہمارا ساتھ دے وہ قسم
کھائے کہ مرتے دم تک ساتھ نچھوڑین گے اور جسکو ساتھ کرنا منظور نہو وہ
اسی وقت جواب صاف دیکر کنارہ کرے سرداران فوج نے قسم کھائی کہ ہملوگ
آپکے نمکخوار ہین آپکا ساتھ دین گے اور اس بات پر قسمین کھائین جب مہابت
جنگ کو اسطرف سے اطمینان ہو گیا تو صوبہ بہار مین اپنی جگہہ نواب ہیبت جنگ
اپنے نوجوان داماد کو نیابت دیکر مع فوج دریا موج بجانب مرشدآباد کوچ کیا
سرفراز خان نے ایک لڑائی کے بعد قریب مرشدآباد کے شکست فاش اوٹھائی اور
جان سے مارا گیا (جسکو اس لڑائی کا پورا حال دیکھنا ہو وہ بنگالہ کے وقائع
مین دیکھے) جب مہابت جنگ یون صوبہ دار بہار و بنگالہ کا بالاستقلال
ہو گیا تو ایک کرور روپیہ مع قلیل اثاثہ ضبطی خانۂ سرفراز خان روانہ دار السلطنت
کرکے بادشاہ اور اراکین کو اپنی طرف سے خوش کیا ہیبت جنگ کے حسن سلوک
سے راجہ سندر سنگھ زمیندار ٹکھہ اور اکثر زمیندار ترہت سمائے خصوصًا
[illegible] زمیندار جو اسطرف متین کے نام سے موسوم ہین متفق ہو گئے نامدار
خان و نامدار خان و رستم خان و سردار خان وغیرہ متین جو بڑے بڑے
زمیندار تھے سب نواب کے تابعدار ہوئے عظیم آباد کے خاص شرفا بھی فرقہ

سپاہ مین رائے چنتامن داس کو دیوانی کا عہدہ ملا اوس زمانہ مین بھوجپور ضلع
شاہ آباد کے دو بڑے متمرد زمیدار تھے جنکے نام ہوریل سنگھ اور اودونت سنگھ
تھے ہیبت جنگ نے خود جاکر اونکو شکست فاش دی انہین دنون روشن
خان تراہی افغان شاہ آباد مین ازطرف نظامت حاکم تھا لیکن نہایت مغرور
اور خودسر اور حق ناشناس تھا بھوجپوریون سے درپردہ سازش بھی اسکو
تھی ایک روز عین دربار مین بحضور نواب ہیبت جنگ کہنے لگا کہ حضور ابھی صاحبزادے
ہین بہتر یہہ ہے کہ بھوجپوریون سے صلح کرلین مبادا کوئی چشم زخم نہ پہونچے نواب کو
یہہ بات اوسکی ناگوار ہوئی میر قدرت اللہ داماد میر شکر اللہ جماعہ دار قادری اور
حسن بیگ خان حاکم مونگیر کو جو ہمراہی مین تھے سمجھا دیا کہ آیندہ جب روشن خان
حاضر دربار ہو تو سر اس نابکار کا اوتار لیا جائے دوسرے دن مامورین نے حکم کی
تعمیل کی وہ اسقدر جسیم تھا کہ قتل ہونے تک مطلق اپنی جگہہ سے حرکت نکرسکا
جب رگھوجی بھوسلا مرہٹہ حاکم ناگپور کلان نے اپنے پنڈت پر دہان بھاسکر کو
چالیس ہزار سوار کے ہمراہ کرکے بہار او بنگالہ لینے کو روانہ کیا اور نواب ہیبت
جنگ کو خبر پہونچی تو فورًا اس چالاک اور بہادر نواب نے مہابت جنگ کو
اسکی اطلاع دی مہابت جنگ نے پہلے اس خبر پر اعتنا نکی یہان تک کہ مرہٹے
مور بھنج اور پچٹیہ کی راہ سے عین میدنی پور بنگالہ مین پہونچ گئے جب اسکی
خبر نواب مہابت جنگ کو پہونچی اور نواب جیگڑہ مین تھے مطلق ہراس نہوا
اور جواب مین کہا کہ ان ناحق شناسون کو کس مقام پر قتل کرون مرہٹون
کی لڑائیان بنگالہ مین مہابت جنگ کے ساتھہ مشہور و معروف ہین اور مہابت جنگ

کی بے انتہا شجاعتین اور تدبیرین تمام تاریخون مین دیکھنے اور پڑھنے کے لائق ہین
اِس دس برس کے متواتر حملون مین ہر دفعہ باوجود ضعف سن و سال و عدم
اتفاق سرداران فوج ہر مرتبہ مرہٹونکو شکست دے دیکر بھگا دیا دس برس تک
مرہٹون کے ہاتھہ سے بنگالہ اور بہار مین رعایا اور حکام کی حالتین بیم و یاس و
امید مین بہت خراب گزرین کسی کو آرام اور آسایش اِس مدت تک بسبب
اضطراب کے نصیب نہوئی امتداد جنگ کا بڑا سبب یہہ تھا کہ حسب شرائط
شاہان دہلی مرہٹے بنگالہ کا چوتھہ طلب کرتے تھے اگرچہ نواب مہابت جنگ
نے چوتھہ دیکر اِس بلا کے ٹالنے کا قصد بھی کیا اور امید تھی کہ بعد اِن مرہٹون
کے دفع ہونیکے شاید کوئی معقول انسداد اِسکا کیا جائے مگر میر حبیب رفیق
قدیم مہابت جنگ نے ازراہ طمع مہابت جنگ کے ساتھہ نااتفاقی کرکے
مرہٹون سے اتفاق کیا اور دولت خداداد بنگالہ و بہار پر قابض ہو جانیکی مرہٹونکو
ترغیب دی چوتھہ لینے سے باز رکھا بقول شخصے گھر کا بھیدی لنکا ڈھاتے اِس
ترغیب سے مرہٹون نے ایسی تدبیر شروع کی کہ جسمین بہار و بنگالہ پر دخل تام
ہو جائے مگر مہابت جنگ کی بیدار مغزی سے نہ یہہ بات ہونے ندی زیادہ تر
یہہ لڑائیان بنگالہ مین ہوئین اور کمتر بہار مین ہوئین ۱۷۴۲ عیسوی مین مہابت
جنگ نے ازراہ دانائی ضلع بھاگلپور کو صوبہ بہار سے علحدہ کرکے وہانکی
فوجداری عطاء اللہ خان اپنے بھتیجی داماد کے سپرد کی اسی زمانہ مین بھاسکر
پنڈت ہوگلی پر قابض ہوا مہابت جنگ نے ہیبت جنگ صوبہ دار بہار کو
اپنی مدد کے لیئے صوبہ بہار سے بلوایا ہیبت جنگ اوسوقت کچھہ چھوٹے

ہیبت جنگ کا مہابت جنگ کی مدد کو جانا

فساد دفع کرنے مین مشغول تھے یہہ خبر سُنتے ہی عظیم آباد مین آئے ایک خرابی اِس سلطنت
مین یہہ تھی کہ جب کسی غنیم سے مقابلہ کا وقت آتا تھا تب سپاہ کی مدد تو نکی تنخواہ جو چڑھی
رہتی تھی دیجاتی تھی اور وہ بھی اِسطرح کہ فوج کی تنخواہ مثلاً بارہ مہینے کی چڑھی ہوتی
تھی تو چار پانچ مہینے پر فیصلہ کیا جاتا تھا کبھی فوج مان لیتی تھی اور کبھی نہین کبھی ایسا
بھی ہوتا تھا کہ بعد اختتام جنگ باقی تنخواہ ضبط ہو جاتی تھی ہیبت جنگ نے جب

سید ہدایت علیخان کو ہیبت جنگ نے نائب کیا۔

فوج کے لیجانے کا ارادہ کیا تو خزانہ مین اتنے روپے کہان تھے کہ فوج کی تنخواہ
بیباق کیجاتی مگر کسیطرح فوج کو راضی کر کے ساتھ لیکر روانہ ہوئے اپنی جگہہ
سید ہدایت علیخان کو بہ نیابت چھوڑ دیا جب برسات نکل گئی اور بنگالے

مہابت جنگ نے مرہٹونکو پھر شکست دی

کے نالے اور ندیان خشک ہونے پر آئین تب مہابت جنگ نے لشکر بیشمار لیکر
مرہٹون کا سامنا کیا اور اونکو سرحد دکن تک بھگا دیا حضور بادشاہ سے بطریق

صفدر جنگ صوبہ دار اودہ کا بہار مین آنا۔

استدعائے مہابت جنگ نواب صفدر جنگ صوبہ دار اودھ کمک کے
لیئے مامور ہوئے تھے چنانچہ نواب موصوف اوائل ذیقعدہ ۱۱۵۵ ہجری مین ایک
لشکر کثیر ہندوستانی اور اون مغلون کا جو بقیہ فوج نادر شاہی سے تھے
اور ہندوستان کا عیش و آرام دیکھکر رہ گئے تھے ساتھ لیکر اپنے
دار الملک فیض آباد سے روانہ بہار و بنگالہ ہوئے صفدر جنگ مع خدم
و حشم بنارس مین کشتیون کا پل باندھکر پار اوتر آئے نواب ہیبت جنگ کو
جب خبر آمد آمد صفدر جنگ کی عین سفر مین معلوم ہوئی فوراً سید ہدایت
علیخان کو لکھا کہ نواب صفدر جنگ جناب عالی کی مدد کو بحکم بادشاہ اوسطرف
سے اِدھر آیا چاہتے ہین سامان دعوت و رسد رسانی لشکر مین کوئی بات

فروگذاشت نہونے پاتے ایسا نہو کوئی امر خلاف اونکے ظہور مین آئے کہ ہم مورد
الزام ہون صفدر جنگ کی فوج اور بخصوص قزلباشان نادرشاہی کی سفاکیان
مشہور و معروف تھین اہل عظیم آباد سخت متردد تھے ہر شخص اپنی حراست
اور حفاظت کے سامان مہیا کرتا تھا اکثر زمیدار اور امرای شہر نائب موصوف
کے پاس جمع ہوئے اور اپنے اضطراب اور اضطرار کو بیان کیا اگرچہ صوبۂ بہار
مین کسیقدر سامان حفاظت از قسم فوج و توپ وغیرہ باقی ماندہ لشکر ہیبت جنگ
سے موجود تھا مگر نہ اسقدر کہ فوج صفدر جنگ کو روک سکے اسلیئے بخیال مآل اندیشی
مرید خان کو (یہہ شخص امرائے دہلی سے تھا اور حسب الحکم بادشاہ خزانۂ بہار و
بنگالہ نواب مہابت جنگ سے وصول کرنے آیا تھا مہابت جنگ نے تا تصفیہ
جنگ مرہٹہ عظیم آباد مین اوسکو ٹھہرا رکھا تھا) نواب صفدر جنگ کے پاس
یہہ پیام لیکر روانہ کیا کہ مین بہر صورت فرمان بردار مہابت جنگ و ہیبت جنگ
کا ہون اور آپ اور وہ آپسمین دوست ہین اہل شہر آپ کے لشکر کی
دست درازی کا حال سنکر سخت متردد ہین غرض مرید خان نے ادا سے پیام
کیا اونکے جواب مین نواب صفدر جنگ نے کلمات تسکین و اطمینان لکھ
بھیجے اس سبب سے اہل شہر کی کسیقدر تسلی ہوگئی غرض نائب ناظم نے
مع سامان و اسباب تزک و جاہ و ثروت کے نواب صفدر جنگ کا
تا قصبۂ منیر استقبال کیا اور ساتھہ ساتھہ عظیم آباد تک آئے
صفدر جنگ نے حکم کیا کہ مین خاص دولت سرائے ہیبت جنگ مین
اوترونگا صفدر جنگ مع خدم و حشم داخل دولت سرائے ہیبت جنگ

ہوئے قلعہ کو بنظر سرسری دیکھکر اپنے نانا یعنے پدر سعادت خان مرحوم کی قبر کی زیارت (جو محلہ دہولپورہ مین ہے اور وہان اب مینوسپل کمیٹی کیطرف سے کوڑا پھینکنے کی گاڑیان رہتی ہین) کرکے دار القیام مین آئے فوج باقی پورین اوتری اور خود بھی فوج مین قیام کیا مگر عیال کو مکان ہیبت جنگ مین جگہہ دی صفدر جنگ سے جن امراے صوبہ بہار نے ملاقات کی کچھہ وہ لوگ خوش نہوئے چند توپین اور چند ہاتھی سرکار ہیبت جنگ کے پسند کیئے یہہ حرکات نواب ممدوح کے ہیبت جنگ اور مہابت جنگ کو پسند نہ آئے ناچار صفدر جنگ کو ایک خط مین یہہ لکھہ بھیجا کہ الحمد للہ مرہٹون پر تسلط بطور مناسب عمل مین آچکا اب مجھے مدد کی ضرورت نہین اور بادشاہ کے حضور مین بھی یہی عرضداشت کی کہ نواب صفدر جنگ کو حکم ہو کہ صوبہ بہار سے اپنے صوبہ کو چلے جائین خانہ زاد کو حاجت ایسے لوگونکی معاونت کی نہین ہے حسب الحکم شاہنشاہی صفدر جنگ اپنے صوبہ اودھ کو چلے گئے انہین دنون بالاجی راؤ سپہ سالار دکن جسکو سلطنت دہلی کیطرف سے چوتھہ ملتا تھا حسب الحکم بادشاہی اپنے ملک سے مع چالیس ہزار سوار کے بمعاونت نواب مہابت جنگ روانہ ہوا گذرگاہ مین جسنے اوسکی اطاعت کی وہ اوسکے لشکر کی دست برد سے محفوظ رہا جسنے ذرا تمرد کیا وہ تاراج ہوا احمد خان قریشی جسکے دادا نے قصبہ داؤدنگر ضلع گیا مین آباد کیا تھا اوسکے دو پرگنے انچھہ اور کوہہ اور داؤدنگر کو خوب لوٹا اگر وہ پچاس ہزار روپیہ مہاجنون سے قرض لیکر حوالہ نکرتا تو اوسکے قلعہ غوث گڈھہ بھی تاراج ہوجاتا ایسی ایسی خبرون سے اہل عظیم آباد و صوبہ بہار نہایت گھبرائے علی الخصوص اس سبب سے کہ صوبہ بہار

فدر جنگ سے
بت جنگ اور
ہبت جنگ کی
بش

بالاجی راؤ کا
صوبہ بہار مین آنا

مین بسبب نہونے ہیبت جنگ کے کوئی حاکم مستقل موجود نہ تھا اکثر رعایا سے بہار نے
عیال واطفال کو گنگا پار قصبہ حاجی پور مین بھیجدیا تاکہ اگر بالاجی راؤ اسطرف آسے تو یہہ
لوگ اوسکی لوٹ مار سے محفوظ رہین مگر بالاجی راؤ ٹکاری اور گیا مانپور اور قصبہ بہار
کیطرف سے ہوتا ہوا بنگالہ کو چلا گیا اور مہابت جنگ کی مدد ایسی کی کہ مرہٹون کی
اوسوقت پوری بیخ کنی ہوگئی ہیبت جنگ بعد اطمینان کے مہابت جنگ سے رخصت
ہو کر اپنے دار الحکومت کیطرف روانہ ہوا تھوڑے دنون بعد پھر خبر پہونچی کہ مرہٹے
صوبہ بہار کیطرف آیا چاہتے ہین یہہ سنکر نواب جلد عظیم آباد مین داخل ہوئے قلعہ
عظیم آباد کی دیوارین اور فصیلین کہنہ و منہدم تھین بلکہ اکثر جگہہ اونہین دیوارون پر
اہل شہر نے گھر بنا لیئے تھے چونکہ مکانات کے انہدام مین مصلحت تھی نواب مرقوم نے
حکم دیا کہ جو مکان دیوارہاے قلعہ یا کھائی کے قرب مین ہون توڑ دیئے جائین
نادان خلقت اس حکم کے برخلاف ہوئی فریاد و شور مچانا شروع کیا لیکن مسموع
نہوا اس حصار نے بیشتر لڑائیون کے زمانے مین فائدہ دکھایا جو ہی رعایا ناخوش
تھی اوسوقت نواب مرقوم کو دعا دیتی تھی اوسی زمانہ مین ضلع ترہت کا بندوبست
معقول کیا گیا جو لوگ کہ اداے مالگزاری مین غفلت کرتے تھے اونکو ٹھیک بنا یا گیا
مرہٹونکی لڑائی کے زمانے مین مہابت جنگ نے اپنے سپہ سالار مصطفے خان
افغان سے جو بسبب نواب مرقوم کی عنایتون کے صاحب فوج و با اقتدار تھا یہہ
وعدہ کیا تھا کہ اگر تمہاری اعانت سے مرہٹون پر فتح یابی ہوگی تو مین نیابت صوبہ بہار
تمکو دونگا جب مرہٹے بھاگ گئے تو مصطفے خان نے تقاضاے ایفاے وعدہ
نواب سے کیا نواب کو ہیبت جنگ کی جگہہ مصطفے خان کا مقرر کرنا شاق تھا

مرہٹونکا پورا استیصال ہوگیا
مصطفے خانکی بغاوت مہابت جنگ سے

بلطائف الحیل چاہا کہ اس بلا کو دفع کردین مگر مصطفیٰ خان صحبت دیدۂ مہابت جنگ اور
صاحب شجاعت و تدبیر و متعصب تھا وہ اس حیلہ و حوالہ پر ملتفت ہُوا آخر صحبت اسکے
اور نواب کے برہم ہوئی سترہ لاکھ روپیہ اپنی تنخواہ فوج کے لیکر مرشد آباد سے بظاہر
عزم دہلی کر کے روانہ ہوا مگر باطن میں یہہ خیال کیا کہ صوبہ بہار کو ہیبت جنگ سے
چھین لینا چاہئے یہہ منصوبہ کر کے جب راج محل پہونچا تو کارخانجات نظامت متعلق
راج محل سے لڑائی کے سامان بزور تمام ہمراہ لیئے جب یہہ خبر نواب مہابت جنگ
نے سنی تب یہہ بات یقیناً سمجھی گئی کہ عظیم آباد کو دخل کرنا اسکو مقصود ہے ایک
قاصد تیز رفتار کی معرفت نواب نے ہیبت جنگ کو کہلا بھیجا کہ مصطفیٰ خان
براہ بغاوت مع پندرہ سولہ ہزار جرار افغانون کے اسطرف جاتا ہے اسوقت
مقابلہ کرنا ضرور نہین جسطرح ہوسکے تم مع عیال و اطفال حاجی پور کیطرف سے
مرشد آباد چلے آؤ انشاء اللہ ہم اور تم ساتھ ملکر گوشمالی اوسکی کرینگے ہیبت جنگ
نے ہنوز ترہیت کے معاملات سے فرصت نپائی تھی کہ یہہ خط نواب مہابت
جنگ کا پہونچا فوراً عظیم آباد مین آئے باغ جعفر خان مین صحبت مشورہ منعقد ہوئی
امرائے دربار نے بالاتفاق کہا کہ مصطفیٰ خان سے جنگ کرنا قرین مصلحت نہین
کیونکہ ایک تو فوج افغان ہمارے لشکر سے اسوقت کہین زیادہ اوسکے ہمراہ ہے
دوسرے سامان ظاہری اوسکی فوج کا نہایت درست کسی سوار کے پاس تین
چارسو روپے کی قیمت سے کم کا گھوڑا نہین پھر راج محل سے سامان جنگ جو
کچھ اوسنے لوٹ لیا ہے وہ بھی کم نہین ہے یہان ایسا سامان اور اتنی فوجین کہان
کہ اوس سے مقابلہ کیا جائے نواب ہیبت جنگ اِس رائے کے برخلاف تھے

کہ صوبہ بہار کو یون چھوڑ دینا بالکل بزدلی ہے آخر مشورہ مین یہی ٹھہرا کہ جہانتک جلد ممکن ہو
زمیداران وراجگان صوبہ بہار کو اطلاع دینی چاہئے کہ مع سامان جنگ فوراً حاضر
ہون اور حکم ہوا کہ لوگ فوج مین آکر نوکری کرین چند دنونمین پندرہ سولہہ ہزار آدمی
جمع ہوگئے باغ جعفرخان سے کٹرہ نجم الدین تک دمدمہ باندھکر توپین چڑھائی
گئین غرض جب یہہ فوج وسامان فراہم ہوچکا تب اتمام حجت کے لیئے حاجی عالم
کشمیری اور مولوی تاج الدین مدرس مدرسہ سیف خان مرحوم اور آقا بخطیما
مصطفےٰ خان کے پاس بھیجے گئے تاکہ مافی الذہن بھی معلوم کرین ان لوگون نے
پہونچکر مصطفےٰ خان کو نواب ہیبت جنگ کا پیام دیا کہ اگر آپ سے اور
مہابت جنگ سے کچھہ شکررنجی ہوگئی ہے اور خواہی نخواہی اونکی عملداری
سے چلاجانا مقصود ہے تو ہمارے آپ کے راہ ورسم ملاقات بھی ہے
بطور مہمان چند روز ہماری دعوت قبول کیجئے انشاء اللہ سامان سفر و
باربرداری اپنے اہتمام سے کردونگا اور اگر منظور ہو تو مین واسطہ ہوکر
صفائی بھی جناب عالی یعنے مہابت جنگ سے کروادونگا اور اگر کوئی سند صوبہ داری
بہار کی حضور بادشاہی سے حاصل کی ہے تو دکھا ئیے کہ مین صوبہ بہار آپ کے
حوالہ کرون قریب مونگیر کے جب یہہ پیام ہیبت جنگ کا مصطفےٰ خان کو پہونچا
تب یہہ جواب دیا کہ نہ کہین جانا ہے نہ مہابت جنگ سے ملنا ہے ہان صوبہ بہار کو
دخل کرنا ہے سند صوبہ داری کو جو پوچھا ہے تو جو سند کہ سرفراز خان کی لڑائی
کے وقت مہابت جنگ کے پاس تھی وہی ہمارے ہاتھہ مین بھی ہے اور
مولوی تاج الدین سے مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ کیون مولوی جیو اگر مقابلہ مین

رافضی اور کافر ہون تو پہلے کس کا خاتمہ کرنا چاہئے (کیونکہ ہیبت جنگ شیعہ تھا)
مولوی تاج الدین نے کہا کہ پہلے کافرون کیطرف متوجہ ہونا چاہئے مصطفےٰ خان
نے کہا کہ نہین مولوی جیو رافضی ہمارے مذہب مین کُتّے سے بدتر ہین غرض جب
اسطرح کا حال ہیبت جنگ نے سُنا تو جنگ وجدال یقینی سمجھکر نہایت مستعد
ہوا مصطفےٰ خان نے مونگیر پہونچکر حسن بیگ خان قلعہ دار ہیبت جنگ کو نکالدیا
اِس لڑائی مین مصطفےٰ خان کا بھائی عبدالرسول خان بھی مارا گیا مصطفےٰ خان کو
اوس قلعہ سے بھی جو کچھ ملا لیکر عظیم آباد کیطرف چلا عظیم آباد مین مورچہ بندی اور
دمدمہ اور اوسکی نگہداشت پہلے ہی سے تھی کہ یکایک روز پنجشنبہ ۱۷ - صفر کو مصطفےٰ

مصطفےٰ خان اور ہیبت جنگ کی لڑائی

خان مع فوج قریب دمدمہ کے پہونچ گیا اور آمون کے باغ کے قریب ٹھہر کر اپنی فوج کے
دو حصّے کیئے نصف کو سربلند خان روہیلہ کے زیر حکم اور نصف اپنے ماتحت رکھی
غرض سربلند روہیلہ نے آگے بڑھکر لڑائی شروع کی اندک جنگ کے بعد برج
نخاس تک پہونچ گیا چند سرداران نامی لشکر ہیبت جنگ کے مارے گئے اور
روہیلون نے فوج ہیبت جنگ کو لوٹنا شروع کیا مصطفےٰ خان راجہ کیرت چند
کی طرف بڑھا اوسکے بڑھتے ہی میدان خالی ہوگیا سندر سنگہ کا داماد مارا گیا
اور کیرت چند زخم کھا کر بھاگا مگر ہیبت جنگ نے اِس لڑائی مین خود بڑی جوانمردی
کی اپنے دلاور رفیقون کو لیکر تیر اندازی کرتا ہوا آگے بڑھا مصطفےٰ خان نے اپنے
رفیق حکیم شاہ کو اشارہ کیا کہ ہیبت جنگ سامنے ہے گرفتار کرلو مگر قدرت خدا
دیکھئے کہ اِس عرصہ مین مصطفےٰ خان کے فیل بان کو گولی لگی اور وہ ہاتھی سے گرا
مصطفےٰ خان نے چاہا کہ ہاتھی سے کود کر گھوڑے پر سوار ہو جتنے فوج نے اوسکے

کو دلی پر یہہ خیال کیا کہ شاید گولی کھا کر یہہ بھی گرا یہہ دیکھکر فوج خود بخود دلیس پا ہوئی
مصطفیٰ خان بھی بھاگنے والون کے ساتھون ساتھہ اوس مقام سے دور ہٹ کر
ٹھہرا ہیبت جنگ نے یہہ فتح خداداد دیکھکر نقارہ فتح کا بجوایا اور امراسے نذرین
لین دو چار دنون تک مصطفیٰ خان ٹھہرا رہا مگر اوسکا پہلا طنطنہ جاتا رہا بعد چند روز
کے علی الصباح صف آرائی کرکے آمادہ بہ پیکار ہوا مگر اِس دفعہ اوسکی داہنی آنکھہ مین گولی
لگی یہہ دیکھکر اوسکی فوج بھاگی اور اوسکو مردہ سمجھکر جانب جنوبی عظیم آباد سے جلّہ کنارے
کنارے ایچلے جب میٹھے پور کے تالاب پر پہونچا تو اوسکی زندگی کا یقین ہوا نوبت پور
مین مقام کیا پھر محب علی پور پہونچا ہیبت جنگ نے تھوڑا تعاقب کرکے نقارہ شادمانی
بجوادیا مصطفیٰ خان جب مرشد آباد سے روانہ ہوا تھا تب رگھوجی بھوسلا مرہٹون کے
سردار سے بھی اوسنے نامہ و پیام کیا تھا اور اوسکو اپنی کمک کو بلایا تھا رگھونے سبقت
کی تھی کہ مہابت جنگ کو اِسکی اطلاع ہوگئی اِسلیئے نواب موصوف بہ مدد ہیبت جنگ
عظیم آباد کیطرف روانہ ہوئے اور بہت جلد قطع مسافت کرکے عظیم آباد مین داخل ہوئے
اوسوقت ہیبت جنگ مصطفیٰ خان کے تعاقب مین محب علی پور مین تھے نواب کے
آنیکی خبر سُنکر سالاری لشکر سید عبد العلی خان اور سید مہدی نثار خان کے سپرد کی اور
خود کہارون کی ڈاک مین راتون رات چلکر مہابت جنگ سے آکر ملا اور مہابت جنگ کو
مع فوج تعاقب مین مصطفیٰ خان کے لے آیا مگر مصطفیٰ خان بھاگون بھاگ قلعہ چنارگڈہ تک
چلا گیا مہابت جنگ نے قصبہ زمنیہ (پٹھانونکی بستی) کو تاراج کرکے واپس پھرنیکا
قصد کیا اِسلیئے کہ مصطفیٰ خان کا حال یون معلوم ہوا کہ تا برسات اوسکا قصد لڑائی کا
نہین ہے بعد برسات کے سامان فوج درست کرکے پھر رُخ صوبہ بہار کیطرف کریگا

مہابت جنگ ہیبت جنگ کی مدد کو پٹنہ پہونچے

مہابت جنگ گھوکی خبر پاکر پھر بنگالہ لوٹ گئے

عظیم آباد تک مہابت جنگ پہونچا تھا کہ یکایک خبر پائی کہ رگھوجی پھر بنگالہ پر چڑھ آیا ہے ناچار باستعجال تمام اوسطرف روانہ ہوا ہیبت جنگ نے ادھر بعض سامان جنگ کی درستی کی پھر فکر کی اوسی سال قبل برسات کے جب مصطفےٰ خان نے مرہٹونکی چڑہائی کا حال حسب وعدہ سُنا بہت خوش ہوا اور صوبۂ بہار کیطرف چلا تھا کہ ہیبت جنگ کو معلوم ہوا اور یہہ بھی خبر ملی کہ ادونت سنگہ زمیدار جگدیس پور نے خان مرقوم سے سازش کی ہے معہذا نواب فوج دریاموج لیکر شاہ آباد کیطرف پھر بڑہا قریب جگدیس پور گڑہنی تک پہونچا تھا کہ مصطفےٰ خان سے مٹ بھیڑ ہوئی اِس لڑائی مین مصطفےٰ خان مارا گیا اور فوج اوسکی پسپا ہوئی مرتضےٰ خان اوسکا بیٹا بھی قدم نہ جما سکا بھاگ گیا سید نقی علیخان فخر الدولہ کی بہادریان اور اونکی شجاعتین اِس لڑائی مین یادگار ہین ہیبت جنگ نے مصطفےٰ خان کا سر کٹوایا اور لاش اوسکی عظیم آباد روانہ کی اور حکم کیا کہ اوسکی لاش کے دو حصّے کرکے نصف پچھم دروازہ اور نصف پورب دروازہ پر لٹکا دیجائے بعد چند عرصہ کے وہ بوسیدہ لاش وہین دفن کردی گئی مرتضےٰ خان کا بیٹا قلعۂ مکری کھوہ مین چھپا ہوا تھا

مصطفےٰ خان ہیبت جنگ سے لڑکر مارا گیا۔

اوسنے رگھوجی مرہٹے کو (جو اوسوقت صوبۂ کٹک مین مہابت جنگ پر دانت تیز کیئے بیٹھا تھا) اپنی مدد کو بلایا رگھو بیربھوم اور کھڑک پور کی راہ سے صوبۂ بہار کیطرف چلا راہ مین قصبۂ شیخپورہ کو لوٹتا ہوا ۱۱۵۸ھ ہجری مین سوہن پار ہوا وہان سے افغانون کے ساتھہ شریک ہوکر اروَل پہونچا نواب مہابت جنگ مع بارہ ہزار فوج کے تعاقب مین مرہٹون کے عظیم آباد پہونچے اور ہیبت جنگ کو ساتھہ لیکر اروَل کیطرف بڑہے نوبت پور سے کچھہ آگے

بڑھکر مہابت جنگ اور مرتضےٰ خان اور رگھوجی سے لڑائی ہوئی خوب خوب لڑائیون کے بعد مرہٹون نے شکست فاش اوٹھائی اِس لڑائی مین نواب کی فوج مین محمد جعفر خان (مہابت جنگ کی علاتی بہن کا شوہر) اور شمشیر خان سردار خان افغان اور ہیبت جنگ و صولت جنگ و مہدی نثار خان و عبد العلی خان و عطاء اللہ خان و نقی علیخان شریک تھے مگر شمشیر خان وغیرہ افغان کا نفاق بھی نواب کے ساتھہ ظاہر ہو گیا کیونکہ لڑائی کیوقت یہہ لوگ سہل انکاریان کرتے تھے مرہٹون کے ساتھہ میر حبیب آفت کا پرکالہ تھا اب اوسنے مرہٹون کو صلاح دی کہ بنگالہ خالی پڑا ہوا ہے دوڑا دوڑ وہان چلنا چاہئے مرہٹے مرشدآباد کو روانہ ہوئے اور مہابت جنگ بھی تعاقب مین روانہ ہوئے مرہٹے نواب کی جرءت دیکھکر منتشر ہو گئے اس زمانہ مین سراج الدولہ کی شادی محمد ایرج خان کی لڑکی سے مرشدآباد مین ہوئی اس جشن کی دہوم دہام اور تیاریان جسکو دیکھنی ہون سیر المتاخرین مین دیکھے ہزار ہا جوڑے ہزار ہا توڑے تمام ضلع مرشدآباد مین بانٹے گئے شمشیر خان کی عداوتین بڑہتی گئین یہان تک کہ اوس شادی مین بھی بنظر احتیاط فوج کے لوگ تیار رہتے تھے کہ کہین شمشیر خان بغاوت نکرے بیٹے کی شادی مین باپ یعنے ہیبت جنگ بھی شریک تھے بعد شادی مہابت جنگ نے شمشیر خان کو مع فوج موقوف کیا چہہ سات لاکھہ روپے جو اوسکی فوج کی تنخواہ کے نکلتے تھے دے دیئے گئے شمشیر خان وہان سے روانہ ہو کر قصبۂ دربھنگا مین جہان اوسکی جاگیر تھی چلا آیا ہیبت جنگ نے یہہ خیال کیا کہ شمشیر خان نامی افسر ہے اسکو مع فوج نوکر رکھہ لون تاکہ ہمارا رعب داب بھائیون سے زیادہ بڑہجاے مگر بغیر

مرتضےٰ خان اور مرہٹہ کی شکست۔

سراج الدولہ کی شادی

شمشیر خان کی بغاوت مہابت جنگ سے

اجازت مہابت جنگ اوسکا نوکر رکھنا غیر ممکن تھا اِس لیئے معرفت میر ابو المعالی کے مہابت
جنگ سے اجازت طلب کی جب وہان سے حکم ہوگیا تب شمشیر خان کو نوکری کا پیام دیا
وہ عیار تو اوسی موقع کا منتظر تھا دربھنگا سے روانہ ہوکر اوسی پار دریا کے ٹھہرا کیونکہ
اوسکو یہہ بھی خوف تھا کہ نواب ہمکو مثل روشن خان تراہی کے مارنڈالے اوسکے
رفع شک کے لیئے نواب نے آغا عظیما و تقی علیخان و محمد عسکر خان کو اوسکے پاس
روانہ کیا ایک روز ہیبت جنگ بھی تن تنہا چند خدمتگارون کو لیکر پرندہ (چھوٹی
کشتی جسپر اُمرا اوسوقت سوار ہوتے تھے) پر سوار ہوکر شمشیر خان کے پاس
چلا گیا شمشیر خان نے استقبال کرکے نذر گزرانی افغان پشتو زبان مین شمشیر خان
سے اوسیوقت اجازت طلب تھے کہ ہیبت جنگ کو مار ڈالین اور نواب زبان پشتو
سے ناآشنا تھا اونکا مطلب نہ سمجھتا تھا نہین معلوم اوسوقت شمشیر خان جبکہ شکار
ہاتھہ مین تھا اور اوسکو دغا سے صوبۂ بہار لے لینا بھی مقصود تھا کیون طرح دے گیا
جب نواب ملاقات کرکے واپس آیا داروغۂ دریا یعنے امیر البحر کو اجازت دی کہ افغانونکو
پار اوترنے دو داروغہ نے سرانجام کشتیون کا کردیا اور اوسکی تین ہزار فوج بلاد غدغہ
اِس پار اوترکر باغ جعفر خان مین مقیم ہوئی پہلے دِن سردار خان مع رفقا حاضر دربار
ہوا اور رخصت کے پان لیکر اپنی فوج مین چلا آیا دوسرے دِن شمشیر خان کی مدآمد
ہوئی نواب حسب دستور عمارت چہل ستون مین آکر بیٹھا چونکہ اِن افغانون نے ایک
حیلہ یہہ کیا تھا کہ ہملوگ رفقاے نواب سے مطمئن نہین ہین اِسلیئے نواب نے سرداران
فوجِ خاص اور نیز اور رفقا کو ممانعت شدید کی تھی کہ کوئی آج کے روز حاضر دربار نہو
صرف چند اشخاص باضابطہ حاضر در دولت تھے اونمین سے محمد عسکر خان و میر مرتضے

و میر بدر الدین و مرلیدھر ہرکارہ و رمضانی تحویلدار سلاح خانہ اور سیتا رام مشرف
توپ خانہ دستی اور کئی چوبدار اور چپراسی موجود تھے میر عبداللہ صفوی اور شاہ بندگی
مجاور قدم رسول بھی سلام کے لیئے حاضر دربار تھے ان لوگون مین اکثرون کے پاس
تلوار تک نہ تھی محمد عسکر خان مع مہتاب رائے کھتری کے پشت مسند نواب
کیطرف کھڑے تھے راجہ رام نارائن دیوان اور چند منشی و متصدی دفتر خانہ مین
تھے پہلے ایک ہزار بہیلیون نے آکر نواب کی ملازمت کی اور حسب دستور
نواب نے بیڑے اور پان دیکر رخصت کیا پھر مراد شیر خان مع پانچ سو افغان
کے حاضر ہوا اوسوقت عمارت چہل ستون مین ایک اژدحام ہو گیا ہر شخص
نذرین گذرانتا تھا اور مراد شیر خان ایک ایک افغان کا نام بتا تا جاتا تھا نواب
بار بار پوچھتے جاتے تھے کہ شمشیر خان کب آئے گا حاضرین اوسکے چلنے کی خبر
دے رہے تھے کہ اب حاضر ہوتا ہے ہرکارے برابر اوسکا حال آ آ کر کہہ رہے
تھے یہان تک کہ شمشیر خان کو توالی چبوترہ تک پہونچا اوسوقت باغ جعفر خان
سے لیکر عمارت چہل ستون تک افغان ہی افغان بھرے ہوئے تھے استنے مین
عبدالرشید خان کی ملازمت کی باری آئی چونکہ مشورہ تھا کہ نواب کو وہی قتل
کریگا اسلیئے رخصت کے پان جو اوسکو دیئے گئے تو ہاتھہ اوسکا ایسا کانپا کہ پان ہاتھہ سے
گر پڑے ہیبت جنگ نے کہا کہ تمہاری قسمت کے پان گر پڑے دوسرے پان لو
یہہ کہکر پان کیطرف ہاتھہ بڑہایا اتنے مین اوسی عبدالرشید نے چھرا کمر سے نکالکر
ہیبت جنگ کو مارا مگر چونکہ ہاتھہ اوسکا کانپ رہا تھا اسلیئے نواب کو زخم کاری
نہ لگا یہہ دیکھکر محمد عسکر خان چلائے کہ ہان ہان یہہ کیسی نمک حرامی ہے ہیبت جنگ

نے اپنی تلوار کیطرف ہاتھہ بڑہایا تھا کہ مراد شیر خان نے ایسا تیغہ مارا کہ شانہ سے لیکر
پہلو تک زخم کاری لگا اور وہ نواب مظلوم شہید ہوکر مسند پر گر پڑا اوسنے سر اونکا
کاٹ کر سینہ پر رکھہ دیا میر مرتضٰے سمجھے کہ ابھی نواب زندہ ہین سپر کیطرح بچانے
کے لیئے نواب پر اپنے کو گرا دیا اور ٹکرے ٹکرے ہوگئے محمد عسکر خان نے بھی بقدر طاقت
ہیبت جنگ کی تلوار لیکر لڑنا شروع کیا لیکن مقتول ہوے شاہ نواز خان بھی مارے
گئے رمضانی تحویلدار اور سیتارام بھی ہزارون افغانون سے لڑکر قتل ہوے مرلیدھر
سرکارہ بھی زخم کھا کر بھاگ چلا مگر سنتے ہین کہ نواب کے جواہرات کا صندوقچہ اسکے
ہاتھہ آگیا راجہ رام نرائن اور چند متصدی بعض مجروح اور بعض صحیح وہان سے
بھاگ نکلے میر عبد اللہ نے اپنی شال اور کتار دیکر افغانون سے نجات پائی شاہ
بندگی بھی جان بحق تسلیم ہوئے جب یہہ غلغلۂ قیامت بلند ہوا تو ہر شخص کو جوجہان
بیٹھا تھا ایک حیرت تھی کہ یہہ کیا بلا سر پر آگئی آمنہ بیگم زوجہ ہیبت جنگ مرحوم
محل مین حیران و پریشان مع اپنے چھوٹے بیٹے مرزا مہدی کے دروازے بند کیئے
بیٹھی تھین عبد العلی خان کو شیخ عبد الرسول بلگرامی کے گھر سے پکڑ وا کر شمشیر خان نے
مقید کیا بلکہ چاہتا تھا کہ قتل کرے مگر شاہ صادق نے انکی سفارش کرکے چھوڑوا دیا
حاجی احمد پدر ہیبت جنگ بھی گرفتار ہوگئے افغانون نے بطمع دولت کے جو حاجی
نے جمع کر رکھی تھی انواع عذاب مین اونکو مبتلا کیا سختیون مین مبتلا رہ کر
سولہہ سترہ دن کے بعد مر گئے موضع سبل پور قریب باغ جعفر خان کے انکی قبر
ہے ساٹھہ ستر لاکھہ روپیے انکے مال سے علاوہ جواہرات کے افغانون کے ہاتھہ
آئے ہیبت جنگ مرحوم کے خزانہ سے تین لاکھہ روپیے ملے افغانون نے شہر کو

خوب لوٹا سید مہدی نثار خان اوسوقت زمیدار سرس کٹنبہ سے لڑنے گئے تھے
جب یہہ واقعہ حیرت افزا پیش آیا تب چار طرف سے اونکو زمیداروں نے گھیر لیا مگر
سید مرقوم کسی طرح وہان سے نکلکر قلعہ رہتاس مین پہونچے علی قلی خان قلعہ دار نے
اونکی بڑی رفاقت اور خاطر داری کی نواب ہیبت جنگ مرحوم کی لاش کو سید
محمد اصفہانی نے خود غسل وکفن دیا اور سر اونکا جو پورب دروازہ مین لٹکایا گیا
تھا اور کچھہ ٹکڑا اوسکا پایمالی سے بچ رہا تھا لاش سے ملاکر بیگم پور خاص زمین
زرخرید نواب مین دفن کیا وہ مقبرہ اب نواب شہید کا مقبرہ کہاتا ہے شمشیر خان
وسردار خان نے آمنہ بیگم زوجہ ہیبت جنگ مرحوم کو مع بیٹے اور بیٹی کے
بے پردہ رتھہ پر سوار کرکے سارے شہر مین تشہیر کیا بعد اوسکے اونکو باغ
جعفر خان مین مقید کیا یہہ حال دیکھکر اہل شہر زار زار اون افغانان نابکار
کی حرکتون پر روتے تھے شمشیر خان جب ہر طرح سے مطمئن ہوا تب چار طرف
خطوط بھیجکر افغانون کو اپنی مدد کے واسطے بلانا شروع کیا مرہٹون کو بھی
اطلاع دی کہ اب سامنا نواب مہابت جنگ سے ہے ہمنے تمہارے
بھروسے پر یہہ کام کیا ہے تم میری مدد کو آؤ اِس قدر افغان جمع ہوئے
کہ اوسوقت سارے صوبۂ بہار مین افغان ہی افغان دکھائی دیتے
تھے یہان تک کہ پچاس ہزار افغان بانام ونشان جمع ہوگئے - نواب مہابت جنگ
مرہٹونکی لڑائی کے تہیہ مین مصروف تھے کہ یکایک مقام امانی گنج مین یہہ خبر وحشت اثر
سنی اگرچہ اِس صدمہ جانکاہ سے جو اثر کہ نواب مرقوم کے دل کو ہوا ہوگا وہ ظاہر ہے
مگر نہایت استقلال اور بہادری سے سارے سرداران فوج کو بلاکر یہہ کہا کہ تجھے

ہیبت جنگ کا دفن وکفن

خبر پہونچی ہے کہ فرزند رشید میرا مارا گیا اور اولاد میری مقید ہوئی اور صوبہ بہار ہاتھہ سے
نکل گیا اب ہمکو سوا مارنے اور مرجانے کے کوئی چارہ نہین ایسے پرخطر وقت جسکو ہمارا
ساتھہ دینا ہو ساتھہ دے اور جسکو الگ ہوجانا منظور ہو الگ ہوجاے تمام فوج نے
یک زبان ہوکر نواب کی رفاقت اور مدد پر عہد کیا اور کلام الٰہی کو اپنے قول پر
درمیان دیا غرض یہہ بہادر امیر سترہ ہزار فوج لیکر بے انتہا افغانون سے عظیم آباد
کیطرف لڑنے چلا مرہٹے بھی ایذارسانی کے لیئے لشکر کے ساتھون ساتھہ ہولیئے
سیف خان حاکم پورنیہ نے شیخ دین محمد جماعہ دار کو پندرہ سو آدمی دیکر نواب کی
مدد کے لیئے بھیجا اسمعیل قلی خان حاکم مونگیر تھے افغانون سے عہدہ برآ نہو سکے آخر
مونگیر سے مہابت جنگ کے لشکر مین چلے گئے جب نواب کا لشکر باڑھہ کے قریب پہونچا
اور شمشیر خان کو یہہ حال معلوم ہوا تو مرہٹون کے لشکر سے میر حبیب کو بلا بھیجا اور یہان
بلاکر اوسکو قید کیا سبب قید کرنے کا یہہ ہوا کہ میر حبیب نے وعدہ کیا تھا کہ جتنے
روپے اِس لڑائی مین خرچ ہونگے سب ہم دینگے اور یہہ بھی عہد تھا کہ بعد فتح کے
صوبہ بہار کا مالک شمشیر خان اور صوبہ بنگالہ کے مالک مرہٹے اور میر حبیب ہونگے
اب میر حبیب سے پچاس لاکھہ روپے مانگے گئے میرزا محمد صالح رفیق میر حبیب نے
چند مرہٹون سے یہہ کہدیا کہ تم جاکر شمشیر خان کے لشکر مین غل مچادو کہ مہابت جنگ
آپہونچا غرض مرہٹون نے شمشیر خان کے لشکر مین پہونچکر ایسا ہی کیا شمشیر خان سنتے ہی
گھبرا گیا وہان سے میر حبیب نے دو لاکھہ روپے کی ضمانت ایک مہاجن سے کرکے
نجات پائی - نواب شجاع الملک حسام الدولہ محمد علی وردی خان بہادر مہابت جنگ
میدان جنگ کا ایسا بہادر اور دلیر تھا کہ اوس زمانہ مین سوا آصف جاہ صوبہ دار

دکن کے کوئی اوسکے برابر بھا ہی نہین جب قصبۂ باڑھہ سے آگے بڑہا تو گنگا کنارے کنارے
مع فوج روانہ ہوا وہان سے بڑھکر دریا دو طرف بہتا ہے بیچ مین ریت سی ہو گئی تھی اوس
دیارہ پر شمشیر خان نے توپین لگادی تھین اوسکا مقابلہ نواب نے بہتر نہ سمجھا دو میل پیچھم
بڑھکر بے خبر ایک دفعہ اوس دیارہ پر پہونچکر شمشیر خان کی توپون پر قبضہ کرلیا یہہ دیکھکر
افغانی جمعیت سراسیمہ ہوکر وہان سے متفرق ہو گئی اس منزل مین نواب کو افغانون
کے مکر اور دغا اور شبخون کا بڑا خیال تھا رات بھر صف آرائی قائم رہی خود بنفس نفیس
ساری فوج کے آگے بڑی توپ کے پاس نماز و دعا مین بسر کی جب صبح صادق طالع ہوئی
تو نماز ادا کرکے دیر تک خدا سے دعائے نصرت مانگ کر خاک پاک جناب سید الشہدا کو
اپنے ماتھے پر ملا بعد اوسکے ہاتھی پر بکمال شان و شوکت سوار ہوا حق یہہ ہے کہ اس
لڑائی مین نواب مرحوم نے وہ دلیری کی ہے کہ اگر رستم و افراسیاب زندہ ہوتے
تو اس بہادر کو مان جاتے باڑھہ سے چار کوس پچھم رانی سرا کے مقام پر لڑائی شروع
ہوئی اس لڑائی مین نواب کے ہمراہ بہادر علیخان اور حیدر علی خان اور رحم خان
اور میر محمد کاظم خان اور فقیر اللہ بیگ خان اور شیخ جہان یار اور نواب صولت جنگ
اور محمد ایرج خان اور راجہ سندر سنگہ اور راجہ پہلوان سنگہ اور اصالت خان
اور دلیر خان تھے اوسطرف شمشیر خان اور دلیر خان بھی ہمراہی پچاس ساٹھہ ہزار
افغانون کے مقابلہ پر تھا بغل مین لشکر نواب کے مرہٹے اور میر حبیب موجود تھے لڑائی شروع
ہوئی اور توپین چلنے لگین قدرت خدا سے پہلا گولا دلیر خان کو لگا اور سر اوسکا اوڑ گیا
یہہ دیکھکر لشکر مہابت جنگ نے پیہم حملے کرنے شروع کیے مرہٹے وہ آفت تھے کہ ہر دفعہ
پہلو مین آکر نواب پر حملے کرتے تھے یہہ دیکھکر سراج الدولہ نے نواب سے عرض کیا

کہ مرہٹے قریب آگئے انکی بھی خبر لینا ضرور ہے نواب نے خفا ہو کر کہا کہ حریف ہمارا شمشیر خان ہے پہلے اوس سے سمجھ لین مرہٹون سے کیا پروا ہے اتنے مین میر محمد کاظم خان و دوست محمد خان آگے بڑھے اور مراد شیر خان کے ہاتھی تک پہونچکر چاہا کہ اوس زخمی شیر کو پکڑ لین ہاتھی سے ہاتھی ملا کر ہودج پر ہاتھ بڑھایا اگرچہ مراد شیر خان زخمی تھا مگر اوسنے ایسا چھرا مارا کہ بعض اونگلیان میر محمد کاظم خان کی کٹ گئین دوست محمد خان نے میر محمد کاظم خان کی مدد کی تب مراد شیر خان کا سر کاٹا گیا شمشیر خان بھی مارا گیا اب افغان کب ٹھہرتے تھے سامنے سے بھاگے مرہٹے بھی یہہ فتح خداداد دیکھکر پیچھے ہٹکر کافور ہوئے مہابت جنگ مظفر و منصور آگے بڑھا اور اپنی بیٹی آمنہ بیگم وغیرہ سے جو افغانون کی قید شدید مین تھی جا ملا اور شادیانہ فتح بجوا دیا۔ رعایائے شہر عظیم آباد اوس امیر کے لشکر مین ہزارون دعائین دیتے پہونچے الغرض جس جس نے اس لڑائی مین ساتھ دیا تھا اوسکو علی قدر مراتب نواب مرقوم نے انعام اور خلعت دیئے کچھ لوگون کو شمشیر خان کے مال و اسباب ضبط کرنیکے لیئے دربھنگا روانہ کر کے تاکید کی کہ جہان تک ممکن ہو سکے جلد اپنے کام کو انجام دین زمیدار بتیا نے شمشیر خان کے عیال و اطفال کو اپنی پناہ مین رکھا تھا ہرچند تین لاکھ روپے نواب مہابت جنگ کے نذر کرتا تھا کہ عیال و اطفال شمشیر خان کے طلب نہ کیئے جائین مگر یہہ عرض اوسکی قبول نہوئی اور خود بھی زمیدار کے دھمکانے کو نواب گنگا پار اوترے زمیدار بتیا نے مارے ڈر کے فوراً عیال و اطفال کو شمشیر خان کے روانہ کر دیا حکم ہوا کہ ان نمک حرامون کے عیال و اطفال کو نہایت پردہ کے ساتھ باآبروئے تمام قلعہ عظیم آباد مین داخل کرین اور ہماری مجلس این ادن لوگون کو جگہہ دیجائے کسیطرح اونکو تکلیف نہو ہمراج الدولہ کو

مہابت جنگ کی رعایت شمشیر خان کے عیال کے ساتھ

باوجود اسقدر محبت کے تاکیدی حکم دیا کہ خبردار بغیر پردہ کیئے محلسرا مین داخل نہو کھانے
اپنے خاص دسترخوان کے اونکے لیئے بھیجے جاتے تھے بعد چند روز کے شمشیر خان
کی بیٹی کو شاہ محمد آفاق افغان سے بہ تجویز چند افغانون کے بحرمت تمام بیاہ دیا اور
چند دہات اوسکی خورش و پوشش کے لیئے بھی عنایت کیئے انہین دنون ہیبت جنگ
کے عیال واطفال کو بھی جو ہنوز زیر نگرانی تھے بعزت تمام میر مرقوم کے پاس
بھیجدیا یہہ باتین نواب ممدوح کی علی الخصوص ایسے وقت مین کسقدر اوسکی
عالی ہمتی پر گواہ صادق اور دلیل واضح ہین ہرچند امید تھی کہ صوبۂ بہار کی حکومت
نواب صولت جنگ کو ملے گی اور سراج الدولہ نے یہہ ڈھیر پھیلایا تھا کہ اگر
صولت جنگ کو حکومت ہوگی تو مین زہر کھا جاؤنگا اسلیئے مہابت جنگ نے
یہہ تجویز کی کہ سراج الدولہ کے نام سے صوبۂ بہار کی حکومت رہے مگر راجہ جانکی
رام کام کرے صولت جنگ ناراض ہوکر دہلی جانیکا ارادہ کرتا تھا مگر نواب نے
اس بھتیجے کو سمجھا کر اور دھمکا کر باز رکھا اور مع سراج الدولہ و صولت جنگ کے
مرہٹون کے اندیشہ سے پھر بنگالہ کیطرف کوچ کیا سراج الدولہ نے اپنے باپ کے
قدیم رفیق سید مہدی نثار خان کو اپنا رفیق کرلیا بعد چند روز کے خان مرقوم نے سراج الدولہ
کو اصالتاً صوبۂ بہار کی حکومت کیواسطے ترغیب دینی شروع کی سراج الدولہ
عقل کا سادہ تھا خان صاحب سے عہد کر بیٹھا کہ اگر آپ مدد کیجئے تو مین اوس بنگالی
جانکی رام کو صوبہ بہار سے نکال کر خود حکومت کرون جب یہہ منصوبے ہوگئے تو
مہدی نثار خان وہان سے عظیم آباد کو چلے اور چند روز مین یہان پہونچکر ہرچند سراج الدولہ
کے کہنے کا کچھہ ٹھکانا نہین تھا مگر با اینہمہ اوسکا انتظار کرنے لگے سراج الدولہ نے

جانکی رام

میدنی پور مین مہابت جنگ سے مرشد آباد جانیکی اجازت لی نانا نے نواسے کو رخصت
کیا وہ مرشد آباد پہونچکر بے کہے سُنے ایک تیز رفتار بہل پر سوار ہو سیدھا عظیم آباد
کیطرف روانہ ہوا مہابت جنگ یہہ خبر سُنکر سخت گھبرایا سراج الدولہ کو پیام بھیجا
کہ اپنے ارادہ سے باز آئے مگر اوسنے جواب دیا کہ جنابعالی نے میرے چچاؤن کو تو
ایسا اقتدار دیا ہے اور میرے ساتھہ سوا زبانی محبت کے اور کچھہ التفات نہین
ہے میرے لیئے اسطرف رخ نکیجیے گا ورنہ یا تو میرا سر آپ کے ہاتھی کے نیچے ہوگا
یا جنابعالی کا سر ہمارے دامن مین ہوگا جب یہہ جواب مہابت جنگ کو پہونچا
تو سُنکر اکر یہہ رباعی اپنے پیارے نواسے کو لکھہ بھیجی ؎ غازی کہ پئے شہادت
اندر تگ و پوست ؛ غافل کہ شہید عشق فاضل تر از وست ؛ فردائے قیامت
این بہ آن کے ماند ؛ آن کشتۂ دشمن ست واین کشتۂ دوست ؛ جب
سراج الدولہ قصبۂ غیاث پور مین پہونچا تو اوسنے اپنے آنیکی اطلاع سید مہدی نثار
خان کو دی خان مرقوم کو بعض دوستون نے بہت سمجھایا کہ اسوقت متابعت
سراج الدولہ کی خلاف عقل ہے مگر اونہون نے اپنے وعدہ کا خیال کرکے نمانا
اور جواب دیا کہ اگر مین وعدہ نکرتا تو سراج الدولہ کا شریک نہوتا اور اجل
اگر آگئی ہے تو شب گور کو کوئی گھر مین بسر نہین کرسکتا یہہ کہکر سراج الدولہ
کیخدمت مین پہونچے اور بند و بست مین مشغول ہوئے زمیداران اطراف و
جوانب کو سراج الدولہ کی مدد کیواسطے تاکیدی خطوط روانہ کیئے بلکہ بعض نے وعدہ
مستحکم حاضری کا کیا مگر سراج الدولہ کو اتنی جلدی تھی کہ جسطرح بن پڑے آج ہی
عظیم آباد کو دخل کرلیجئے وہ سمجھتا تھا کہ مین مہابت جنگ کا پیارا نواسا ہون مجھسے

سراج الدولہ کا صوبہ بہار چلا آنا مہدی نثار خان کا مارا جانا

کون مقابلہ کر سکتا ہے اور یہہ نہ جانتا تھا کہ جانکی رام مہابت جنگ کا تابعدار رہے
وہ بغیر اجازت مہابت جنگ کے ہرگز قلعہ عظیم آباد خالی نکریگا جب سراج الدولہ نے
بہت اصرار کیا تب ناچار سید مہدی نثار خان نے اپنے مرنے کا یقین واثق کرکے
سراج الدولہ کو اپنے خنگ رنگ گھوڑے پر سوار کیا اور ساٹھہ ستر آدمی جو اوسوقت
موجود تھے اونکو ساتھہ لیکر نواب شہید کے مقبرہ کیطرف سے دکن طرف شہر کے روانہ
ہوئے جانکی رام اِس خبر کو سنکر قلعہ کے دروازے بند کیئے توپین لگائے حیران و متحیر
بیٹھا تھا کہ کیا کرون کیا نہ کرون اور بیگم پور کی کھڑکی کیطرف مہنت جسونت ناگر کا
پہرا تھا اوسیطرف سے سید مہدی نثار خان نے یورش کیا ناگر کے لوگ جب بھاگ
گئے تو موریون کے اندر سے سراج الدولہ کے رفقا اندر آئے اور دروازہ کھول دیا
اسی اثنا مین مہدی نثار خان کے بازو پر تیر لگا مگر سید مرقوم بڑی دلیری سے سراج الدولہ کو
آگے آگے مع اپنے رفقا کے لیئے چلے آتے تھے اوسوقت صرف جامہ اکہرا پہنے ہوئے
اور ایک تلوار لگائے تھے جب جاجیگنج کے دروازے پر پہونچے تو مہنت جسونت
ناگر مع رفقا کے سامنے آیا اور سید مرقوم سے کہنے لگا کہ خان صاحب آپنے غضب
کیا کہ میرے پہرے کیطرف سے چلے آتے مین بہت ذلیل ہوا براے خدا اب بھی
پھر جائیے سید مہدی نثار خان نے جواب دیا کہ مہنت جی اِسوقت ہم اور تم حریف
ہین یہہ وقت خیر خواہی کی باتون کا نہین ہے کچھہ تم ہنر اپنے دکھاؤ اور کچھہ مین
دکھاؤن غرض آپسمین خوب ردّوبدل ہوئی سید مہدی نثار خان کے ساتھہ والے اگر
مدد کرتے تو مہنت مذکور کے مرنے پر شاید صوبہ عظیم آباد سراج الدولہ کے دخل مین آجاتا
لوگ بھی جانکی رام کے خوف زدہ ہوکر بھاگ جاتے مگر ساتھی تو سب جاجی تا تارنک

پہونچتے ہی بھاگ چلے تھے پھر کون تھا کہ جان نثاری کرتا اتنے مین مرزا مدار آیا
مہنت کا دوست پیدا ہوگیا اور سید مرقوم کو نصیحتین کرنے لگا مگر سید صاحب کی
دھن ہی اور تھی اوسپر خفا ہونے لگے مرزا نے بھی بڑی گھات کی پیچھے سے
آکر پاؤن پر ایسی تلوار لگائی کہ سید مرقوم گر پڑے اور دونون نے ملکر اونکا کام
تمام کر ڈالا سراج الدولہ یہہ دیکھکر بھاگ چلے اور محمد ایرج خان کے بھائی کے
مکان پر پہونچکر دم لیا مہنت مذکور اگرچہ زخمی تھا مگر بہ خوف باز پرس مہابت جنگ
کے پیچھے پیچھے سراج الدولہ کے وہان بھی پہونچا اور سراج الدولہ کے خیریت
سے پہونچنے کی رسید مہری محمد ایرج خان کے بھائی سے لیکر جانکی رام تک آیا
جانکی رام نے سید مرحوم کا سر ناحق کٹوا کر پورب دروازے مین لٹکا یا پھر لوگونکی
سفارش سے حکم دفن کا دیا محلہ نون گولہ مین پاس اپنے باپ شاہ علیم اللہ کے
مدفون ہوئے مہابت جنگ کو تاب کب تھی کہ سراج الدولہ نظرون سے اوجھل ہو
اور یہہ چپ بیٹھے رہین جلد جلد قطع مسافت کر کے باڑھ تک پہونچے اور وہان
سراج الدولہ کی خیریت سنکر شکر بجالائے سراج الدولہ نے بھی مہابت جنگ
کے رفقا کے سمجھانے سے نانا تک جانا منظور کیا جب یہہ سوار ہو کر مہابت
جنگ تک چلا تو باوجود اسقدر متانت کے مہابت جنگ ایسا بیقرار تھا کہ
ہر بار ہر کار وںسے اوسکے آنیکی خبرین پوچھتا تھا اور سراپردہ خیمے کے اوٹھوا دئے
تھے کہ دور ہی سے نواسے کی سواری دیکھون غرض اپنے نواسے کو گلے لگا کر بہت
خوش ہوا اور چند روز عظیم آباد مین ٹھہر کر جانکی رام کو اصالتاً صوبہ بہار عنایت
کر کے اوسکا قصور سراج الدولہ سے معاف کروا دیا پھر مرہٹون کے خیال سے

مہابت جنگ خود آکر سراج الدولہ کو عظیم آباد سے لے گئے

مرشد آباد کی راہ لی جانکی رام امورات نظامت کو ۱۱۶۵ ہجری تک بخوبی بجا لا یا

شروع ۱۱۶۶ ہجری مین مرگیا راجہ رام نرائن کہ ذکر اسکا قبل بھی ہوچکا ہے بجاے

جانکی رام کے نظامت عظیم آباد پر بحال ہوا رام نرائن رنگ لال کا بیٹا اور نے ملازم

سرکار مہابت جنگ مین تھا ہیبت جنگ مرحوم کی سرکار مین پہلے خاص نویسی پر

بحال ہوا پھر پیشکاری دیوانی کی پائی جانکی رام کے زمانہ مین دیوان رہا چونکہ لیاقت

ذاتی انجام کار کی بہت اچھی طرح رکھتا تھا اسلیئے مہابت جنگ نے منصب

صوبہ داری مرحمت فرمایا راجہ دولبہ رام خلف جانکی رام کو خلعت ماتمی دیکر

وکیل منجانب رام نرائن مقرر فرماکر اپنے دربار مین رکھا - نوین جمادی الاوّل

۱۱۶۹ ہجری شام کیوقت مہابت جنگ نے بعارضہ استسقا رحلت فرمائی

مہابت جنگ کی وفات اور اوسکے خصال

یہہ عجب سردار سرفراز بنگالہ و بہار مین ہوا اسکے عادات و خصائل حمیدہ سے

دفتر بھرے ہین شدائد مین شجاعت و صبر و استقلال کا پتلا بن جاتا تھا اوقات

اس امیر کبیر کی نہایت انتظام کے ساتھہ بسر ہوتی تھی آداب مذہب کو بخوبی

بجالاتا تھا اگرچہ مسند ریاست پر بیٹھتے ہی ایسے ایسے واقعات پیش آئے کہ

شمہ اوسکا پہلے بیان ہوچکا مرہٹونکے تواتر حملے افغانونکی لڑائیان داماد اور بھتیجونکا

سامنے مرجانا مگر یہہ سب حوادث اوسکے استقلال کو نہ کھو سکے وہ اپنے دیدۂ

آخر بین سے دیکھہ چکا تھا کہ انگریزون کا تسلط ہونیوالا ہے بلکہ بعض بعض محرم راز

سے ذکر بھی کیا کرتا تھا اوسکے زمانہ ریاست مین صوبۂ بہار بڑے بڑے فاضلون

مہابت جنگ کے زمانے مین بہت سے اہل علم صوبہ بہار مین تھے

اور اہل اللہ کا مسکن تھا مولوی نصیر متوطن شیخپورہ بہت بڑے عالم تھے ولایت

ایران سے پڑھکر آئے تھے میر غلام محمد بہاری زائر حسین خان میر محمد علیم تحقیق تخلص

شاعر کامل میر رستم علی جنکی قبر مقبرۂ میر افضل سوداگر کشمیری مین ہے شاہ محمد مین
شاہ ادہم شاہ علیم اللہ طباطبائی پدر سید ہدایت علیخان جنکا مدفن مقبرہ لون گولہ ہے
شاہ غلام علی ساکن موضع اوساس دیوہرہ متعلق پرگنہ ارول شاہ بدیع الدین
ساکن بہار اولاد شاہ شرف الدین منیری شاہ کہلیا شہسرامی وشاہ محمد مسیح
ساکن الیا مضاف مونگیر وشاہ مولے ساکن پرگنہ سورج گڈھہ مدرسہ سیف خان
مرحوم مین اوسوقت چارسو طلاب مستعد جمع تھے قاضی مظفر سا فاضل جناب شیخ
محمد حسن (شہید ثانی کی اولاد سے عالم با عمل تھے جنکی قبر مقبرۂ سعادت خان مرحوم
مین ہے مگر افسوس ہے کہ اب اوس مقبرہ کا صرف نام ہی نام ہے قبرین مسمار
پڑی ہین پتھر تک کھد گئے) جب واقعہ ناگزیر مہابت جنگ کا پیش آیا تو سراج الدولہ

سراج الدولہ اور انگریزون کا اختلاف

نظامت بنگالہ و بہار پر نامزد ہوا ایک تو کم سن دوسرے نانا کے لاڈ مین پلا علم
سے بے بہرہ ناتجربہ کار نوجوان صحبت مین دخیل ہوئے جس سے ذرا بھی
کدورت رکھتا تھا اوسکو بے عزت اور بعض کو قتل کر بیٹھتا تھا اوسوقت قلعۂ
فورٹ ولیم متعلق کلکتہ ہین انگریزون کی بڑی چھاؤنی تھی اور انکا حاکم اعلے
مسٹر ڈریک تھا اونے امر پر مسٹر مذکور سے بگڑ گیا اور اپنی فوج بھیجکر انگریزون سے
قلعہ چھین لیا اور اپنے ممالک محروسہ سے نکال دیا میر محمد جعفر خان بخشی فوج اور
مہابت جنگ کے بہنوئی تھے اون سے اور جگر سیٹھہ ساہوکار نظامت سے زیادہ
عداوت رکھتا تھا جب شوکت جنگ خلف صولت جنگ کو مار کر صوبہ پورنیہ کو
لے چکا تو اور بھی نخوت وپندار مین دونا ہو گیا ۱۱۷۰ھ ہجری مین پھر انگریزون نے
قلعہ فورٹ ولیم کو لڑکر سراج الدولہ سے لے لیا صوبہ دار اپنے دار الامارت

مرشدآباد سے فوج لیکر چڑہا ادہر سے انگریزون نے بھی قدم بڑہائے اوسوقت مسٹر کلایونام انگریزون کی فوج کا سپہ سالار تھا اوسنے اپنی دانائی سے میر محمد جعفرخان کو بوعدۂ عطاے نظامت بنگالہ وبہار اپنی طرف ملا لیا جگر سیٹھ تو سراج الدولہ سے عاجز ہی تھا اوسنے بھی وعدہ کیا کہ اگر انگریزون کا تسلط ہوگا تو جو کچھہ اس لڑائی مین انگریزون کا نقصان پڑیگا ہم خود اوسکو دینگے جب یہہ قول وقرار آپسمین ہوچکا تو کاغذات مہری و دستخطی تعمیل پائے القصہ پلاسی کے مقام مین لڑائی ہوئی ہرچند سراج الدولہ نے میر محمد جعفرخان کی پاؤن پر پگڑی رکھدی کہ سہل انکاری لڑائی مین نکرے مگر اوسکو تو ناظم ہونے کی ایسی دُہن بندھی تھی کہ وہ کاہے کو سنتا تھا ناچار سراج الدولہ کو بھاگنا بنا مرشدآباد پہونچا مگر مرشدآباد کے لوگ ایسے اوسکے دشمن ہورہے تھے کہ اگر وہ کچھہ بھی وہان ٹہرتا تو گرفتار ہوجاتا وہان سے بھی بھاگا راج محل مین میر محمد قاسم خان (میر محمد جعفرخان کے داماد) نے اوس اجل نصیب کو گرفتار کیا اور زیورات کا صندوقچہ لیکر اوسکو میر محمد جعفرخان کے پاس بھیجا میرن (خلف میر محمد جعفرخان) کے حکم سے وہ نازون کا پلا مارا گیا القصہ جب سراج الدولہ نے شکست کامل اوٹھائی تو حسب مصالحہ مسٹر کلایو نے میر محمد جعفرخان کو تخت نظامت پر بٹھایا اور جو جو شرطین موافق اپنی بہتری کے کی تھین سب عمل مین آئین

مسٹر کلایو

پلاسی مین سراج الدولہ کی شکست انگریزی [illegible]

سراج الدولہ کا قتل میرن کے حکم سے

انگریزی عملداری

ملکہ الزبتہ نے اپنا سفیر بھیجا۔

عہد دولت جہانگیر بادشاہ مین ولایت انگلستان مین جب ملکہ الزبتہ فرمان روا
تھی تب ایک جماعت تاجرونکی ملکہ سے سند تجارت ہندوستان حاصل کرکے
اسطرف روانہ ہوئی جب یہہ تاجر آگرہ مین آئے اونکو معلوم ہوا کہ صوبۂ بہار مین
ہر قسم کا اسباب تجارتی ارزان حاصل ہوسکتا ہے اونہون سنہ ۱۶۲۰ عیسوی مین
اپنے دو گماشتون کو اسطرف روانہ کیا گماشتون نے یہان پہونچکر بذریعہ کشتی
کے اسباب تجارتی آگرہ روانہ کرنا شروع کیا وہان سے بذریعہ خشکی کے بندر سورت کو
بھیجا جاتا تھا اسی زمانہ مین پہلا گرجا پٹنہ مین بنایا گیا جسکا نام پادری کی حویلی

ڈاکٹر باٹن

ہے سنہ ۱۶۳۸ء مین جب مسٹر باٹن کے علاج سے شاہجہان بادشاہ کی بیٹی کو صحت
ہوئی تو بموجب استدعاے مسٹر باٹن کے انگریزون کو تجارت کی اجازت بہار
و بنگالہ مین بلا مزاحمت باج و خراج کے مل گئی اور جب شاہزادہ شجاع صوبہ دار

انگریزونکی تجارت ہندوستان مین

بہار و بنگالہ کی لڑکی کا علاج مسٹر مذکور نے کیا تو اختیارات تجارتی کسیقدر انگریزون
کے اور زیادہ ہو گئے سنہ ۱۶۶۳ء مین انگریزون نے تجارت اپنی بڑہائی اور صوبۂ
بہار مین بھی تجارتی کوٹھیان اور مکانات تعمیر کیے مگر سنہ ۱۶۷۹ء مین صوبہ دار
شایستہ خان نے انگریزی تجارت پر (جو کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے
موسوم تھی) سو پیچھے ساڑھے تین روپیہ محصول مقرر کیا مگر بعد چندے

میر محمد جعفر خان صوبہ دار ہوے

متعدد منازعات کی وجہ سے یہہ محصول معاف کر دیا گیا غرض جب انگریزونکی
وساطت سے میر محمد جعفر خان نے تخت صوبہ داری بہار و بنگالہ و اوڑیسہ پر

جلوس کیا تب سے سلطنتی امورات مین بالکل انگریز شریک ہو گئے راجہ
رام نراین صوبہ دار بہار کو ہر چند پہلوان سنگھ اور سندر سنگھ نے سمجھایا کہ
اپنے آقا کے قاتلون پر فوج کشی کرے مگر راجہ کو جرأت نہوئی اور میر محمد جعفر خان
سے مل گیا اوس زمانہ مین رام نراین نے پوربی طرف شہر عظیم آباد کے باغ
بنوایا تھا وہان اکثر وہ بیٹھا کرتا تھا میر محمد کاظم خان میر محمد جعفر خان کے بھائی
اون دونون اسی شہر مین تھے اونہون نے ایک دن راجہ مذکور کے گرفتار
کرنیکی فکر کی مگر سود مند نہوئی اسی وجہ سے راجہ کچھ برہم ہوا لیکن محمد جعفر خان
نے ایسے الفت آمیز کلمات لکھ بھیجے کہ راجہ کی تسکین ہوگئی محمد جعفر خان کو بہ سبب
اختلال حالات بعض ضلع کے انتظام کے لیے اس طرف آنا پڑا اسلیے راجہ بہت گھبرایا
کہ صوبہ دار کے آنے سے کہین ہمارے لیے کوئی ضرر نہ پیدا ہو انگریزی گماشتون کے
ذریعہ سے اور خاص اپنے وکیلون کی وساطت سے انگریزون سے مدد چاہی میر محمد جعفر
خان کو عرضی مین یہہ مضمون لکھا کہ اگر کرنیل کلایو ہماری تشفی کردین تو ہم حضور مین حاضر
ہوسکتے ہین راجہ کی عرض قبول ہوئی تب راجہ یہان سے روانہ ہوا دو تین منزلین چلکے
کرکے بوسیلہ کرنیل موصوف ملازمت بجالایا اور صوبہ دار کے ساتھ قلعہ عظیم آباد
مین داخل ہوا میر محمد جعفر خان ایک مرد عیاش نشہ باز تھا اور اوسکا بڑا بیٹا میرن
بالکل دخیل حکومت ہو رہا تھا یہہ میرن بڑا ظالم اور فحاش سفاک بیہودہ گو تھا جب
وہ عظیم آباد مین آیا تو بہت سی نامناسب حرکتین کین صوبہ دار نے راجہ رام نراین
سے نظامت لیکر قصد کیا کہ پھر اپنے بھائی میر محمد کاظم خان کو دے مگر کرنیل کلایو نے
اس بات کو جائز نرکھا غرض نظامت راجہ کو بدستور بحال رہی میر محمد جعفر خان

میرن کی سفاکیان

رام نراین نائب ناظم صوبہ بہار

کچھ دنون عیش وعشرت کرکے قصبہ بہار ہوکر سیدھا مرشدآباد کو روانہ ہوا اِس زمانے
مین شتاب رائے بھی ایک چلتا پرزا حاکم رس شخص تھا یہہ شتاب رائے پہلے
ادنیٰ ملازم آغا سلیمان غلام حبشی خاندوران امیرالامرا بہادر صمصام الدولہ کا تھا
پھر خانسامان انکے بیٹے کا ہوا ازبسکہ عالی حوصلہ تھا بذریعہ اپنے آقا کے دیوانی
صوبہ بہار اور قلعہ داری رہتاس اور خدمت بعض جاگیرات صمصام الدولہ کی
جو اِس صوبہ مین تھی حاصل کرکے عظیم آباد مین آیا اور اِسی زمانے مین راجہ رام نرائن
سے ملاقات کرکے بوسیلہ راجہ کے خدمت مین میر محمد جعفر خان کی پہونچا پھر سودا پیدا
کہ راجہ رام نرائن بہ سبب دوستی خواجہ مہدی خان کے جو صمصام الدولہ کی بعض
جاگیرون کے تحصیلدار تھے مجھے دخل وتصرف ہونے نہ دیگا اور میر محمد جعفر خان
مرد لاؤبالی ہے اِس سے برآمد مدعا ممکن نہین کرنیل کلایو کی طرف جھکا اور بہت
سے ہدیہ وتحفہ گذران کر بذریعہ کرنیل موصوف اپنے کامون کو مستحکم کرکے عظیم آباد
مین آیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین رام نرائن کو بھی اپنا بنالیا بشن سنگھ زمیندار سرس
وکٹنبہ نے بھی بہ سبب انقلاب قتل سراج الدولہ کے سر اٹھایا تھا رام نرائن نے
جب اوسکے زیر کرنے پر کمر باندھی تو اوسنے صلح کرلی اِس زمانے مین اوضاع سلطنت
دہلی مین بڑا انقلاب ہوگیا تھا یعنے محمد شاہ بادشاہ کے انتقال کے بعد احمد شاہ اونکا
بیٹا تخت سلطنت پر بیٹھا تھا اور اوسی زمانے مین احمد شاہ ابدالی کے تواتر حملے ہوئے
بہت سے ملک قبضہ سے نکل گئے مرہٹون کا بلوا شروع ہوگیا پھر احمد شاہ بادشاہ
مرگیا تب عالمگیر ثانی اوسکا چچیرا بھائی تخت نشین ہوا اور بنگالہ وبہار مین یہہ سب کرشمے
پھیلے ہوئے تھے جنکو مینے اوپر بیان کیا کیونکہ مہابت جنگ کے بعد پھر کسیکو سلطنت

شتاب رائے

شاہزادہ عالی گوہر کا بہار پر چڑھنا

دہلی کا کچھہ لحاظ وخیال باقی نرہا تھا تب بحکم ضرورت شاہزادہ عالی گوہر خلف عالمگیر
ثانی نے تسخیر بہار و بنگالہ پر کمر مستحکم باندھی اس شاہزادہ کے رفقا مین سید ہدایت
علیخان اور مرزا رضا علیخان بھی تھے جو منیر الدولہ کے لقب سے پکارے گئے محمد قلی
خان صوبہ دار الہ آباد و مشیر و مدار المہام اس لشکر کا تھا غرض جب یہہ لشکر خاص شاہ آباد
مین آیا تب رام نرائن سخت گھبرایا اور متواتر خطوط میر محمد جعفر خان اور سرداران انگلشیہ کو
بغرض کمک بھیجے لیکن کوئی فوج اوس طرف سے روانہ نہوئی ناچار مسٹر امیٹ تجارتی
کوٹھی عظیم آباد کے افسر سے مصلحت پوچھی مسٹر امیٹ نے کہا کہ اگر فوج انگریزی پہونچیگی
تو مین اوسکے ساتھہ ہوکر شاہزادہ سے لڑونگا اور اگر فوج نہ آئی تو ناچار بنگالہ چلا جاؤنگا
اب رام نرائن کو بہ سبب دبدبۂ فوج شاہ دہلی و رفاقت امرا کے یہی بات سوجھی کہ شاہ عالم
کی ملازمت کرکے یہہ صوبہ اوسکے حوالہ کردے مگر میر محمد جعفر خان کو بھی عرضیان لکھتا رہا
القصہ عالی گوہر نے (جو بعد باپ کے پادشاہ ہوکر شاہ عالم پکارا گیا) قریب قصبہ داؤدنگر
کے پہونچکر مدار الدولہ و مرزا محمد علی موسوی اور مرزا اسحاق کشمیری کو مع دو تین سو
آدمیون کے بنظر دریافت حال رام نرائن کے آگے روانہ کیا ان لوگون نے رام نرائن کو
حاضر ہونے پر خدمت مین شاہزادہ کی راضی کیا قصبہ پھلواری مین راجہ مذکور بوسیلۂ
محمد قلیخان ملازمت بجا لایا لیکن جو کچھہ دبدبہ و شوکت سلطنت کا نام مشہور تھا بخلاف
اسکے شاہ عالم اور اوسکے امرا کو افلاس مین مبتلا پاکر اپنے آنے سے سخت خجل ہوا
راجہ مرلی دھر ہرکارہ کہ ان دنون بہ سبب توجہ رام نرائن کے عمدۂ ارکان نظامت
سے گنا جاتا تھا پہلے ہی سے شاہزادہ کی ملازمت سے انکار کرچکا تھا قلعۂ عظیم آباد مین
بیٹھا ہوا قلعہ داری کے سامان مین مشغول رہا القصہ رام نرائن رسد رسانی وغیرہ کا

رام نرائن کی ملازمت شاہزادہ سے

مرلی دھر

بہانہ کرکے رخصت ہوا اور قلعہ مین پہونچکر درپردہ بند و بست لڑائی کا کرنے لگا بروز
نوروز کچھہ اشرفیان نذر کی اور کچھہ بیٹھا تیان بھیجکر شاہزادہ سے اپنی حاضری کی
معذرت کہلا بھیجی اتنے مین افواج انگریزی کی نہضت کا حال مع میر محمد جعفر خان کے
معلوم ہوا اور شاہزادہ نے شہر مین داخل ہونے کا قصد کیا رام نرائن نے جواب
دیا کہ اگر فوج شہر مین داخل ہوگی تو ضرور اہل شہر کو ایذا پہونچیگی بہتر یہہ ہے کہ باہر
باہر جلّے کی طرف سے گزر فرمایئے اور یہہ بھی کہا کہ مین آپ کا نوکر یہ تابعدار
چونکہ آپ مہمان تھے اسلیئے مہمان نوازی کردی گئی تب تو محمد قلیخان نے اپنی فوج
آراستہ کرکے قلعہ لینے کا حکم دیا یہہ لڑائی پورب کے حصار کی طرف واقع ہوئی
مورچال باندھکر خوب خوب لڑے مگر محمد قلیخان کی سو تدبیری سے کچھہ اثر نہوا
تا اینکہ میر محمد جعفر خان اور افواج انگریزی کا قریب پہونچنا معلوم ہوا ناچار شاہزادہ
مع رفقا و محمد قلیخان کے بامید معاونت شجاع الدولہ پسر صفدر جنگ صوبہ دار
اودہ محاصرہ چھوڑکر بنارس کی طرف روانہ ہوا راہ مین موشیر لاس افسر فرانسیس
جسکو انگریزون سے نقاض تھا مع اپنی فوج کے شاہزادہ کی ملازمت مین حاضر ہوا
اور کتنا سمجھاتا رہا کہ اسقدر محنت کرکے بیکار محاصرے سے ہاتھہ اوٹھانا مناسب
نہین مگر محمد قلیخان نے ایک نہ سننے دی وہ فرانسیس بھی شاہزادہ کے ساتھہ
ہولیا اودھر شجاع الدولہ نے صوبہ الہ آباد کو میدان خالی پاکر دخل کرلیا تھا بنارس ہی
مین فوج بٹھادی تھی کہ محمد قلیخان کو اس پار نہ آنے دے مگر صرف شاہزادہ و
فرانسیس کو مع فوج حکم دیا تھا کہ جدھر چاہین چلے جائین شاہزادہ اپنے نکل جانیکو
بہت غنیمت سمجھا اور بندیل کھنڈ کی طرف چلا گیا امراے لشکر نے بھی ساتھہ چھوڑکر

شاہزادہ کی شکست انگریزون سے

علیحدگی اختیار کرلی القصہ میرن پسر میر محمد جعفر خان مع کرنیل کلایو و افواج انگریزی
قریب شہر عظیم آباد کے پہونچے رام نرائن و مُرلی دھر نے استقبال کیا از بسکہ راجہ مذکور
چالاک تھا جو کچھہ کدورتین ملاقات شاہ عالم کی دلون پر ناظم اور کرنیل کلایو کے
آئین تھین باتون مین دھو ڈالین اور سب سردارون کو لیکر قلعہ مین داخل ہوا
پہلوان سنگہ زمیندار شہسرام وغیرہ شاہ عالم کے آنے مین رسد رسانی اور بہت سے
سرانجام عمل مین لایا تھا اسلیئے کرنیل کلایو مع رام نرائن اوسکی سزادہی کو روانہ
ہوا میرن کو عظیم آباد مین عیش کرنے کے لیئے چھوڑ گئے پہلوان سنگہ کچھہ دنون لڑا
آخر اوسنے اس شرط پر صلح کرلی کہ سید ہدایت علیخان میری پناہ مین ہین انکو کچھہ
ضرر نہ پہونچنے پائے اور یہہ اپنی التمغا چپلا و بلونجہ پر بدستور قابض رہین اسی
مقام مین شاہزادہ کا ایک خط بنام کرنیل کلایو پہونچا اس خط مین شاہزادہ نے
بہت باتین صلح آمیز لکھی تھین جس نے انگریزون کے دلون پر بخوبی اثر کیا وہان
سے فوج انگ[illegible] مع رام نرائن معاودت کر کے عظیم آباد آئی میرن و کرنیل کلایو
پھر مرشد[illegible] روانہ ہوے سابق مین بذیل حالات نواب مہابت جنگ کے ذکر
دلیر خان و کامگار خان ہتین کا آیا ہے بعد تسلط میر محمد جعفر خان کے میرن انؔ دونون
سے بہت ناخوش تھا اور میرن کی سفاکیون سے یہہ لوگ بھی خائف رہتے تھے
اندنون جو میرن کو یہہ فتح نصیب ہوئی تو غرور اور ظلم مین دہ چند بڑھہ گیا دلیر خان
و کامگار خان ناچار ہوکر یہان سے بوندیل کھنڈ شاہ عالم کے پاس پہونچے
شاہ عالم نہایت پریشان بے یار و مددگار صرف نام کا شاہزادہ بنا ہوا ادھر
اودھر بھٹکتا پھرتا تھا ان دو سردارون کی رفاقت سے اوسمین جان تازہ آئی

شاہزادہ کا صوبہ بہار پر دوبارہ لشکر کشی کرنا — عالی گوہر بعد باپ کے شاہ عالم کے لقب سے پکارا گیا

کچھہ جدید اور کچھہ قدیم فوج کو لیکر پھر عظیم آباد پر چھکا جب دریاے کرم ناسہ سے پار اوترا تو عالمگیر ثانی یعنی اپنے باپ کے مارے جانیکی خبر اور کام بخش کے بیٹے کے بیٹھنے کے حالات سنکر مغموم و مترددہوا ۱۱۷۳ہجری مین تخت پر بیٹھا منیر الدولہ کو احمد شاہ ابدالی کے پاس سفیر کرکے بھیجا اور شجاع الدولہ کے لیئے قلمدان وزارت بھیجا اپنا لقب شاہ عالم بہادر شاہ رکھا کامگار خان مئین تو خدمت مین حاضر ہو چکا تھا بنگالے کی لڑائی کے خرچ کا ذمہ دار ہوا آگے بڑھکر رام نرائن سے مٹ بھیر ہوئی کپتان کاکرن انگریزی فوج کو لیئے اور پہلوان سنگہ بھوجپوریون کے ساتھہ رام نرائن کی مدد کو موجود تھے مگر کامگار خان و دلیر خان کی دلیریون سے راجہ گھبراکر بھاگ گئے دلیر خان مع اصالت خان اس لڑائی مین خوب خوب کام کرکے کام آئے ان دونون دلیرون کی قبرین درمیان بیکٹھہ پور و فتوحہ کے ہین یہہ جنگ پورب طرف عظیم آباد سے پانچ کوس پر واقع ہوئی رام نرائن بھاگکر قلعہ عظیم آباد مین چلا آیا اور شاہ عالم بنگالے کیطرف روانہ ہوا مگر ایک ہی دو مقام کے بعد میرن جرار لشکر انگریزون کا لیئے مع سرداران انگریزی آپہونچا پہلی لڑائی مین تو تیر کھاکر بھاگ نکلا مگر جب انگریزون کو بہت ہی ثابت قدم پایا تو پلٹ کر پھر لڑنے لگا اس لڑائی مین شاہ عالم کی شکست ہوئی اور وہ مع کامگار خان قصبۂ بہار مین سامان جنگ و رسد خرچ راہ مرشد آباد کے واسطے چند روز مقام کرکے مرشد آباد کو روانہ ہوا میرن یہہ خبر سنکر پہلے ہی کسی نزدیک کی راہ سے باپ کے پاس مرشد آباد مین پہونچ گیا ناچار شاہ عالم کو پھر عظیم آباد کیطرف پلٹنا ہوا راہ مین موشیر لاس تھوڑی فوج درست کیئے پھر مدد کے لیئے

اہ عالم نے پھر ریزی فوج سے ست کھائی -

آپہونچا ان دونون مسٹر فلرٹن اور مسٹر امیٹ کوٹھی تجارتی عظیم آباد مین تھوڑی انگریزی فوج لیئے موجود تھے رام نرائن کی رفاقت مین قلعہ داریون کے بندوبست مین مشغول ہوئے ادھر بادشاہ کئی دن قصبہ بہار مین مقام کرکے قلعۂ عظیم آباد پر چڑھ آیا اور لڑائیان شروع ہوگئین کئی دفعہ اہل شہر کو حالات متواتر سے یقین ہوچکا تھا کہ اب دیوار حصار ٹوٹتی ہے بلکہ موشیرلاس فرانسیسی اور زین العابدین خان کی جرأتون نے تو اہل حصار کے جی چھوڑا چھوڑا دئے مگر میجر نکس انگریزی فوج لیکر حاجی پور سے دریا پار ہوکر اندر شہر مین آیا اور فوج غالب کو مغلوب کرکے گیا مان پور کی طرف بھگا دیا ادھر خادم حسن خان حاکم پورنیہ صوبہ دار کم اقتدار سے بگڑ کر حاجی پور آیا اور اس آنے سے اوسکا مطلب یہہ تھا کہ ایک طرف سے تو بادشاہ حصار شہر پر حملہ کرے اور دوسرے طرف سے گنگا پار بیٹھکر اوس فوج کو جو رام نرائن کی مدد کو آئے مین روکون مگر میجر نکس اور راؤ شتاب رائے تھوڑی سی فوج لیکر اوس پار گئے اور خادم حسن خان کو تھوڑی ہی سی لڑائی مین شکست دے دی۔ جب اس صوبہ مین یہہ کھلبلی مچ رہی تھی تو میرن بھی ایک فوج بیشمار کو ساتھ لیکر مع کرنیل کلایو کے عظیم آباد پہونچا اور خادم حسن خان کے پوری شکست دینے کو دریا پار ہوا بتیا کے کئی کوس آگے بڑھا تھا کہ رات کو اوس ظالم پر قہر خدا کی بجلی گری اور وہ خیمہ مین سوتا رہ گیا مورخین کا بیان ہے کہ اس مرتبہ جب میرن عظیم آباد آنے لگا تو اوسنے حکم کیا کہ آمنہ بیگم و گھسیٹی بیگم دختران مہابت جنگ کو دریا مین غرق کردینا جب اون بیچاریون کو کشتی مین سوار کرکے بیچ دریا مین لائے اور تختہ کشتی کا توڑنے لگے تو میرن کی دغا کا حال سنکر اون بیچاریون نے

کرنیل کلایو اور میرن کا صوبہ بہار مین آنا

میرن پر بتیا کے قریب بجلی گرنا۔

دختران مہابت جنگ مرحوم میرن کے حکم سے دریا مین ڈوبو دیگئین۔

غسل کیئے کفن پہنے خاک تربت سید الشہدا علیہ السّلام کو بدن پر ملا اور کہا کہ خداوندا
ہم تیرے گنہگار ہین گواہ رہنا کہ میرن نے ہمارے نمک کا مطلق پاس نہ کیا ہمارے
فرزند اور عزیزون کو ناحق مارا اب ہمین مارتا ہے خداوندا اسکے عوض او سپر بجلی
گرا دے یہہ کہکر غرق ہوئین یہہ واقعہ مرشد آباد اور ڈھاکہ کے درمیان گزرا
اوسی شب میرن کا کام بجلی سے تمام ہوا القصّہ کرنیل کلایو نے بنظر مصلحت
میرن کا پیٹ چاک کرکے احشا و امعا کو نکلوا کر بدستور ہاتھی پر بٹھانا مناسب
سمجھا بعد اوسکے لاش کو اوسکی راج محل بھیجدیا جہان وہ اس خرابی کے بعد
دفن ہوا چونکہ بادشاہ اور کامگار خان کے تگ و تاز سے ضلع گیا وغیرہ مین خرابی
پڑ رہی تھی اور لڑائی ہونے کا بھی گمان تھا اسلیئے میرن کا لشکر بسرداری راج
بلبہہ اوسکے دیوان اور انگریزی فوج کے برسات تک پٹنہ مین ٹھہرا رہا - اندنون
میر محمد جعفر خان بسبب مرجانے میرن کے اور بھی بدحواسی و بیفکری چھا رہی
تھی مثل مشہور ہے ایک تو کریلا کڑوا تھا دوسرے چڑھا نیب ؔ روز بروز رعایا
و سپاہ کا پریشانی سے حال تباہ ہونے لگا اوسکا داماد میر محمد قاسم خان مرجع سپاہ
و متکفّل مہمات نظامت ہو ہی رہا تھا جب بعض امورات کے تصفیہ کے لیئے
انگریزون نے اوسے کلکتہ بلایا تو اوسنے مسٹر ہنری و مسٹر ونسٹارٹ سے میر محمد
جعفر خان کی غفلت اور اپنی بیداردلی بہت کچھہ جتائی مسٹر موصوف نے میر
محمد قاسم خان کو محمد جعفر خان سے امورات نظامت مین افضل سمجھکر ارباب
کونسل سے اسکیبابت مشورہ کیا غرض مشورہ سے بھی ٹھہر گیا کہ مسٹر موصوف خود
مرشد آباد جا کر مسند نظامت پر بٹھادین تب مسٹر موصوف نے میر محمد قاسم خان کو

جعفر خان کی بنگے داماد میر قاسم خان کا صوبہ دار ہونا -

دارالامارت پٹنہ پہنچا کر ناظم بنا دیا اور اپنی تجارت کے اختیارات اور بھی بڑھا لیئے
محمد جعفر خان کو اپنے داماد کی حکومت اسقدر ناگوار گزری کہ وہ مع مال و
اسباب کشتی پر سوار ہوکر کلکتہ مین جا بیٹھا - میر محمد قاسم خان یون مسند
نظامت بنگال پر جلوہ افروز ہوئے اور اپنی سلیقہ شعاری و جزورسی سے
متصدیان دفتر و دیوانان نظامت سے بہت روپے حساب کر کے نکالے اور
روز بروز اپنی ترقی کی افزایش مین مصروف ہوئے - اسکے پہلے لکھ چکا ہون
کہ افواج انگریزی بہ سرداری میجر کرنک و مسٹر ہے صاحب کلان کوٹھی عظیم آباد
و فوج میرن بہ سرداری راج بلبھہ بادشاہ کے تگ و تاز کے خیال سے
عظیم آباد مین تھی جب برسات ختم ہوئی تو اس بڑے لشکر نے گیا مان پور
جاکر بادشاہ کو شکست فاش دی اوسکے بڑے سردار موشیر لاس کو عین
میدان جنگ مین گرفتار کر کے عزت و احترام کے ساتھ قید کیا شاہ عالم
کے لیئے احمد شاہ ابدالی نے امرائے ہندوستان سے بڑی سفارش
کی تھی کہ جسطرح سے اسکو بادشاہ بناؤ اسلیئے اکثر صوبہ داران ہندوستان نے
اِس بے بضاعت بادشاہ کو اپنا بادشاہ مان لیا تھا اِس شکست پر بھی انگریزون
نے شاہ عالم کا خیال کیا اور راو شتاب راے کو اوسکے پاس صلح کرنے
کے لیئے روانہ کیا ہرچند شتاب راے بہت کچھہ سمجھاتا رہا کہ حضرت آپ
انگریزون سے کہ فی الحقیقت صوبۂ بنگالہ و بہار کے حاکم ہو چکے ہین
صلح کر کے اپنا تابعدار بنا لیجیئے مگر کامگار خان لڑنے ہی کی راے دیتا رہا
شتاب راے بے نیل مقصد پھر آیا چند روز بعد شجاع الدولہ نے خطوط

بہ طلب بادشاہ روانہ کیئے اور بنابر مصلحت اوس طرف جانا بھی مناسب دیکھا کامگار خان کی ہزیمتون سے بھی تنگ آچکا تھا اسلیئے خود بادشاہ نے شتاب راے کو بلا بھیجا اور انگریزون سے صلح کرنے پر راضی ہوگیا جب یہہ راے مستحکم ہوگئی تو کامگار خان اپنا لشکر لیکر چلا گیا دوسرے دن قریب قصبۂ گیا کے میجر کرنک ملازمت مین حاضر ہوا اور بادشاہ کو ساتھہ ساتھہ لیئے عظیم آباد پہونچا لشکر بادشاہی میٹھے پور کے تالاب پر فوج انگریزی چھاونی باقی پور مین راج بلبھہ باغ جعفر خان مین رام نرائن قلعہ عظیم آباد مین فرود ہوئے یہہ سب حالات سنکر صوبہ دار میر محمد قاسم خان بھی مع فوج عظیم آباد مین پہونچا انگریزونکی کوٹھی مین دیوان عام کا سامان ہوا تخت طاؤس کی جگہہ کھانا کھانے کے میز پر مسند بچھائی گئی بادشاہ سلامت تخت نشین ہوے انگریز صف باندھکر کھڑے ہوئے میر محمد قاسم خان حاضر ہوا آداب بجا لاکر ایک ہزار ایک اشرفی نذر دی خلعت بِلا معاملات صوبۂ بہار و بنگالہ و اوڑیسہ پیش ہوئے صوبہ دار صاحب نے چوبیس ۲۴ لاکھہ روپے تینون صوبون کی مالگزاری سالانہ دینی قبول کی جب یہہ سب باتین خاطر خواہ بادشاہ کے انجام پاچکین تو شجاع الدولہ وغیرہ امرا کے خطوط اِس مضمون کے آئے کہ ہم لوگون نے حضور کے نام نامی سے سکّے جاری کیئے ہین خود بدولت اِس طرف رُخ کیجیئے کہ دار السلطنت مین جو بکھیڑے پھیل رہے ہین اوسکا نظم و نسق کیا جاے شاہ عالم اوائل ذیقعد ۱۱۷۴ سنہ ہجری مین یہان سے صوبۂ اودہ روانہ ہوا۔ اندنون جو فوج انگریزی عظیم آباد مین تھی اوسکا افسر جنرل کوٹ مقرر ہوکر پہونچا رام نرائن دل مین میر محمد قاسم خان

شاہ عالم کی صلح انگریزون سے

شاہ عالم نے ۲۴ لاکھہ سالانہ بہار بنگال کا خراج مین کیا۔

سے نہایت کھچا ہوا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح انگریزون سے بگڑ جائین ایک دن جرنل کوٹ نے چپکے کہدیا کہ میر محمد قاسم خان کا قصد ہے کہ آج خفیہ تمہارے لشکر پر دہاوا کرین جرنل بہت متفکر و حیران ہوا اور اپنی فوج کو تیار ہونے کا حکم دیا وہان میر محمد قاسم خان کو کچھہ بھی خبر اِس بات کی نہین تھی کہ جرنل صاحب فوج لیئے پہونچے میر محمد قاسم خان نیند سے چونکا کر لوگون نے اِس ماجرے کی اطلاع دی آخر جرنل صاحب بھی خجالت اوٹھاکر پھرے صوبہ دار نے اِسکی شکایت کونسل مین لکھی جرنل صاحب موقوف ہو کر ولایت چلے گئے اور یہہ بات طے ہوئی کہ صوبہ دار کو اپنے معاملات ملکی کے دیکھنے کا اختیار رہے ہملوگون کو اوسمین دست اندازی نہین پہونچتی جب اِسطرف سے اطمینان ہو چکا تو رام نرائن کا معاملہ چھیڑا گیا کاغذات سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ راجہ صاحب نے بڑی بڑی خیانتین کی تھین لوگونکا روپیہ بہت کچھہ چکھہ گئے تھے نظامت کے بندوبست مین بہت کچھہ اپنا بندوبست کیئے بیٹھے تھے ناچار مسٹر امیٹ اور میجر کرنک سے سفارشین کروائین اپنے بعض متصدیون کو بھی بھگا دیا مگر آخر کو کچھہ نہ چلی منسا رام مہاجن اور گنگا بشن خزانچی بھی گرفتار ہوئے مگر راجہ نے یہہ چالاکی پہلے کی تھی کہ اپنے روپے دوستون کے گھرون مین پہونچا دیئے تھے پندرہ لاکھہ روپے نقد و جنس سمیت اِسکے گھر سے نکلے راجہ مُرلی دھر اور محمد آفاق کوتوال بھی رام نرائن کی دوستی مین گرفتار ہوئے اِنکے گھر بھی خوب خوب لٹے مُرلی دھر کو قید کر کے ڈھاکہ روانہ کیا اور رام نرائن کو اپنے ساتھہ رکھا راؤ شتاب رائے پر بجرم دوستی رام نرائن کے پیادے تعینات ہوئے مگر بوسیلہ صاحبان انگریز بچ رہے اور انفصال اِنکے معاملات کا موقوف

رام نرائن کی خیانت کا اثبات

کونسل کا اتفاق ہوا اسلیئے یہہ کلکتہ روانہ ہوئے وہان سے حکم ہوا کہ راؤ شتاب رائے
میر محمد قاسم خان کی حکومت سے نکل جائے بنا بر علے ذلک رائے مرقوم عملداری
شجاع الدولہ مین چلا گیا میر محمد قاسم خان نے اِس وسیلہ سے زر وافر جمع کیا
آلات حرب مثل توپ و توپخانہ و بندوق انگریزی و سامان فوج حسب خواہ درست
کیا میر مہدی خان کو ترہت کی فوجداری سپرد کی وہان رام نرائن کا بھانجا حکومت
کرتا تھا وہ میر مہدی خان سے لڑکر مارا گیا سکھہ لال اِس صوبہ دار کے پاس ایسا
خبر رسان تھا کہ اوسکی بدولت ساری خبرین خفیہ صوبہ دار کو پہونچا کرتی تھین جو
زمیندار دلون مین متمرد تھے اونکے استیصال مین مشغول ہوا بھوجپوری متمردین کو
بھی خوب خوب سزائین دین اور چہار طرف اچھا بندوبست کر کے قلعہ مونگیر مین
اپنا رہنا اختیار کیا - گرگین خان ارمنی نژاد پہلے پارچہ فروش تھا اب میر محمد قاسم خان کی
ملازمت مین حاضر ہوکر سپہ سالار بلکہ سارے امورات سپاہ کا مالک بنا یہہ ارمنی
بڑا چالاک و شجاع و مدبر تھا گو کہ اکثر کام حماقت کے بھی اِس سے سرزد ہوئے
تھے اِسنے مونگیر مین بندوق و توپ و آلات حرب کے بنانے کا رواج دیا ۱۱۷۶
ہجری مین بادشاہ سے خطاب نواب عالی جاہ کا میر محمد قاسم خان کو آیا ایسٹ
انڈیا کمپنی نے تو سمجھہ ہی لیا تھا کہ اب ہمارا آقا و خاطر خواہ اِس صوبہ پر ہوگیا اور
صوبہ دار بھی ہمارا ماتحت ہے محصول تجارت بھی کمپنی کو معاف ہوگیا تھا اوسپر
زیادتی یہہ ہوئی کہ کمپنی کے مال تجارتی کے ساتھہ اکثر انگریز اپنا مال بھی بے محصول
کے لیجانے لگے گماشتگان صوبہ دار نہایت مجبوری سے آنکھون سے دیکھکر اِس
عمادر آمد پر معذور ہو جاتے تھے صوبہ دار بھی یہہ خبرین سنکر در پردہ اِس جرءت کے

میر محمد قاسم خان عالیجاہ بنائے گئے

ایسٹ انڈیا کمپنی اور صوبہ دار کے نزاع کی ابتدا۔

مٹانیکی تدبیر مین مشغول تھا کہ یکایک مسٹر ہنری ومسٹر بنیٹارٹ بہ ارادہ دورہ کوٹھی تجارتی عظیم آباد و چھپرہ کے مونگیر پہونچے عالیجاہ نے استقبال کرکے اپنا مہمان کیا اور ایک دن اپنی آراستہ فوج کی قواعد دکھائی مسٹر صاحب نے کہا کہ ماشاء اللہ فوج آپکی ہندوستانیون سے لڑنے کے قابل ہے مگر انگریزی لشکر سے ہرگز مقابلہ کا قصد نکیجئے گا ابھی اس لشکر کو اتنی قابلیت نہین ہے عالیجاہ نے مسٹر صاحب سے ظاہر کیا کہ اب تو مال کمپنی کے ساتھہ اور لوگ بھی اپنا مال لیجاتے ہین اور ہم اون پر روک ٹوک نہین کرسکتے تھوڑا نفع کمپنی کا ہوتا ہے اور ہمارا بالکل نقصان ہوجاتا ہے آپ اتنا حکم دین کہ صرف کمپنی پر محصول معاف رہے اور انگریزون سے لیا جاے صاحب نے وعدہ کیا کہ ہم جب کلکتہ واپس جاؤنگا تو کونسل سے اس بات کو رفع کردونگا آپ ابھی جلدی نکیجئے گا مسٹر صاحب چند عرصہ مین کوٹھیان تجارت کی دیکھتے ہوے کلکتہ چلے گئے اور عالیجاہ اونکے وعدہ پر چپکا رہا مگر اوسنے اپنے گماشتون کو یہہ یہہ خبر دے دی کہ انشاء اللہ عنقریب محصول انگریزون سے لیا جائیگا حکم آنیکی دیر ہے تملوگ بلطائف الحیل سوا کمپنی کے مال کے غیرون کا مال جانے ندینا ظاہر ہے کہ عوام مین اتنی نگہداشت کا ہونا نہایت دشوار ہے یہہ سنتے ہی عالیجاہ کے گماشتون نے انگریزون کا تجارتی مال روکنا شروع کیا۔

انگریزون نے عالیجاہ کے گماشتون کو گرفتار کیا

اسی زمانہ مین عالیجاہ مع گرگین خان نیپال پر چڑھا مگر وہان سے بے نیل مقصد پھرا لیکن اوسنے قصبہ بتیا کو وہان کے زمیندار سے چھین لیا اسی عرصہ مین خبر پہونچی کہ انگریزی گماشتون نے اکثر گماشتون کو نظامت کے گرفتار کرلیا ہے

مسٹر السن افسر کلان کوٹھی عظیم آباد نے بھی یہی عمل کیا یہہ سنکر عالیجاہ نے حکم دیا
کہ جسقدر جلد ممکن ہو اور جہان تک ہو سکے انگریزی گماشتے بھی گرفتار کیئے جائین
جب حاجی پور پہونچا راجہ نوبت رائے کو نیابت نظامت عظیم آباد سے موقوف
کرکے میر مہدی خان فوجدار شاہ آباد کو اوسکی جگہہ بحال کیا اور خود انگریزونکی
کوٹھی کے سامنے کشتیون کا پُل باندھکر پار ہوا باغ جعفر خان مین دو روز قیام
کرکے راجہ نوبت رائے کو ساتھہ لیکر مونگیر پہونچکر انگریزون کی لڑائی کے سامان
مین مشغول ہوا امیرزا شمس الدین کو وکیل کرکے بادشاہ اور شجاع الدولہ کے پاس
بھیجا کہ اگر انگریزون سے لڑائی آپڑے تو آپ لوگون کو ساتھہ دینا ضرور ہوگا —

عالیجاہ انگریزونکے گماشتے بھی گرفتار کیئے گئے —

اِس عرصہ مین بہت سے انگریزی گماشتے مقید ہوکر صوبہ دار کے پاس آئے
جنکو بعوض اپنے گماشتون کے اوسنے قید رکھا پھر تو ارباب کونسل نے یہہ حکم
قطعی دیا کہ کسی انگریز سے محصول نہ لیا جاے جب یہہ امر عالیجاہ کے بالکل برخلاف
مزاج دیا گیا تو اوسنے بھی حکم دیا کہ اب کسی تاجر سے ہندوستانی ہو یا اور جگہہ کا
محصول نہ مانگا جائیگا جسکا دل چاہے مطلق العنان تجارت کرے جب یہہ منازعت
شروع ہوگئی تو انگریزون نے مسٹر امیٹ و مسٹر ہے کو مع ایک کمپنی تلنگا بطور
سفارت عالیجاہ تک بھیجا کہ سمجھا بجھا کر کام نکال لین عالیجاہ اکثر امراے مرشدآباد
سے اندیشہ مند تھا اِسلیئے اوسنے جگت سیٹھہ مہتاب راے و مہاراجہ سروپ چند کو
مرشدآباد سے پکڑوا بلایا اور راجہ بلبہہ کو بھی مقید کرکے اپنے ساتھہ رکھا القصہ

مسٹر امیٹ

مسٹر امیٹ اور مسٹر ہے مونگیر پہونچے اور عالیجاہ سے حکم کونسل بیان کیا بلکہ
اپنی طرف سے بھی عالیجاہ کو درباب ارتفاع نزاع کے سمجھایا مگر گرگین خان

کی اطاعت سے عالیجاہ ایسا مجبور تھا کہ صلح کی کوئی بات نہ پیدا ہو سکی مسٹر امیٹ
کلکتہ رخصت ہوا اور مسٹر ہے کو عالیجاہ نے اس بنیاد پر جانے نہ دیا کہ جبتک
ہمارے کل گماشتے قید سے نچھوٹینگے مسٹر موصوف کی بھی رہائی نہو گی جب مسٹر
امیٹ نے دیکھا کہ اب کسی طرح صلح ہونیکی امید نہین تو اوسنے خفیہ مسٹر الس
افسر کلان کوٹھی عظیم آباد کو لکھہ بھیجا کہ ہم سے اور عالیجاہ سے اب ضرور لڑائی ہوگی
تم سے جو کچھہ ہو سکے اپنی مضبوطی سے باز نرہنا مسٹر الس جانتا تھا کہ چند روز
مین کونسل سے حکم لڑائی کا ضرور آئے گا اوسنے اتنا انتظار کیا کہ مسٹر امیٹ چلے ود
مرشد آباد سے نکل جائے جب حساب سے معلوم ہوا کہ مسٹر موصوف کلکتہ پہونچا
ہوگا تو قلعہ عظیم آباد کو میر مہدی خان سے چھین لینے پر آمادہ ہوا میجر کیسٹرس سالار فوج
انگلشیہ کو چھاؤنی باقی پور سے بلاکر یہہ صلاح ٹھرائی کہ آج رات کو کوٹھی مین مع فوج
بسر کرو صبح سویرے قلعہ کا دروازہ توڑکر اندر شہر کے چلو جب یہہ صلاح پختہ ہوگئی
تو ڈاکٹر فلرٹن کو اوسکی کوٹھی بخشی گھاٹ سے بلا بھیجا ۱۲ - ذیحجہ وقت صبح ۱۱۷۶ ہجری افیون
کے گدام کے قریب جو دیوار قلعہ کی تھی اوسپر سیڑھیان لگاکر چڑھے نیچے اوترکر فوج
انگریزی قلعۂ پختہ کی طرف روانہ ہوئی میر مہدی خان اس بات سے بیخبر پڑا سو رہا تھا
اوسکا لشکر بھی ناتیار تھا فوج انگریزی کچھہ تو عین بڑی سڑک سے چلی اور کچھہ نو ذرکٹڑے
اور دیوان محلے سے ہوتی ہوئی گوڑ ہٹے کے موڑ پر پہونچی اتنے مین میر مہدی خان بھی
ہوشیار ہوکر مع محمد امین خان وغیرہ رفقا کے آپہونچا ایک مقام پر خوب توپین
چلین بندوقون کی لڑائیان ہوئین مگر میر مہدی خان کے پاؤن اوکھڑ گئے محمد امین خان
تو عمارت چہل ستون مین آکر قلعہ بند ہوا اور میر مہدی خان بارادہ مونگیر پورب کی

مسٹر الس نے قلعہ عظیم آباد کو دخل کیا -

طرف روانہ ہوا اب تمام شہر مین انگریزون نے دخل کر لیا مگر قلعہ بادشاہی اور
چہل ستون مین صوبہ دار کے بعض رفقا جمے رہے اس لڑائی مین دوپہر تک شہر
خوب لوٹا گیا انگریزون نے قلعہ کے سب حصارون پر اپنی توپین لگا دین اور بڑا
بھاری بندوبست لڑنے کا کیا میر مہدی خان جب ہزیمت اوٹھا کر فتوحہ پہونچا
تو اوسکی مدد کیواسطے ایک فوج عالیجاہ کی اس مقام پر مل گئی پھر پلٹ کر حصار پر
چڑھ آیا اور شاہ معروف کی درگاہ کی طرف سے حملہ کرکے انگریزون کو بھگا دیا شہر کو
چھین لیا انگریز پھر جا کر اپنی کوٹھی مین محصور ہوئے مگر صوبہ دار کی فوج نے برہنہ
کی کھڑکی سے ایسی توپین مارین کہ یہہ لوگ اپنی کوٹھی چھوڑ کر باقی پور پہونچے وہانسے
بھی ناچار چھپرے کی طرف سے سرجو دریا تک گئے رام ندہی فوجدار ضلع سارن نے
بھی انکی جان نچھوڑی سمرو فرانسیس مع فوج تعلیم یافتہ عالیجاہ کی طرف سے بکسر
مین مقیم تھا یہہ خبر سنکر دوڑا غرض یہہ سب انگریز بیچارے گرفتار ہوے جب یہہ
حال مفصل عالیجاہ کو معلوم ہوا تو نخوت اوسکی اور بڑھ گئی فوراً ممالک محروسہ مین
احکام جاری کئے کہ جہان انگریز ملین بے تامل مار ڈالو مسٹر امیٹ بھی مع رفقائے
راہ مرشدآباد مین گرفتار ہو کر مارا گیا اور سر اوسکا عالیجاہ تک پہونچا۔ جب عالیجاہ
کی بدولت یہہ فساد ہوئے تو پھر ارباب کونسل نے اوس بڈھے معزول صوبہ دار
میر محمد جعفر خان کو نکالا اور اس حالت اضطرار مین قول و اقرار لیکر مسند صوبہ داری پر
بٹھایا اور ایک انبوہ لشکر لیکر عالیجاہ کی سزادہی کو روانہ ہوے مسٹر الس
وغیرہ انگریز جو قید ہو کر بہ تکلیف تمام میر مہدی خان نائب عظیم آباد تک آئے تھے
اوسنے اونکو مونگیر مین عالیجاہ کے پاس بھیجدیا۔ آخر فوج انگریزی پیش قدمی کر کے

میر مہدی خان نے دوبارہ مسٹر الس کو شکست دیکر قلعہ عظیم آباد لے لیا۔

عالیجاہ کے گماشتون نے بہت سے انگریزون کو گرفتار کیا۔

انگریزی فوج کا تسلط کٹوہ و مرشدآباد پر

بر دوان سے ہوتی ہوئی کٹوہ و مرشدآباد کو جب لے چکی اور عالیجاہ کا بڑا بہادر رفیق محمد تقی خان تبریزی بھی کام آچکا تو عالیجاہ کو سننے سے اس خبر کے کمال تشویش پیدا ہوئی اپنے عیال واطفال اور جواہرخانہ کو قلعہ رہتاس مین بھیجکر اودہوا کی طرف جہان اوربکی فوج اوسکی انگریزون کے مقابلہ پر تھی ۲۴ محرم ۱۱۷۷ ہجری کو روانہ ہوا اوسوقت بڑی سفاکی اور ظلم کا کام اوس سے عمل مین یہہ آیا کہ بیچارے چند قیدیون کو بہت بری طرح جسے قتل کیا تفصیل اون مقتولین کی یہہ ہے رام نرائن نائب صوبۂ بہار راجہ راج بلبھہ مع کئی لڑکون کے رائے رایان امید رام مع پسر و راجہ فتح سنگہ و راجہ بنیاد سنگہ

رام نرائن وغیرہ قیدیون کو عالیجاہ نے مرواڈالا۔

زمیداران ٹکاری و شیخ عبداللہ وغیرہ رام نرائن کی گردن مین ریت بھر اگھڑا باندھہ کر گنگا مین ڈبو دیا اگر جماعہ انگلشیہ کو کچہہ مصلحت سمجھکر اوسوقت نہ مارا عالیجاہ چنپانگرہی مین تھا کہ اودہوا کی لڑائی مین انگریز فتح مند ہوگئے یہہ مقام ایسا تھا کہ بغیر مشیت الٰہی کے غیر فوج کا دفعتہً آنا وہان دشوار تھا یہہ بڑی شکست لشکر عالیجاہ کو ۲۶ صفر ۱۱۷۷ ہجری مین ہوئی عالیجاہ اس خبر کے سنتے ہی ہوش باختہ ہوکر مونگیر کیطرف پلٹ آیا وان بھی قلعہ بند رہنے کی صلاح نہوئی اسباب حرب قلعۂ مونگیر سے لیکر عرب علی خان کو متعین کرتا ہوا عظیم آباد کی طرف چلا اوسکی ساری فوج مع گرگین خان کے ساتھہ چلی مگر راہ مین گرگین خان اپنی ہی فوج کے سرداروں کے

اودہوا کی لڑائی مین انگریزون کو فتح کامل ہوئی

ہاتھون (جنکے مشاہرہ دینے مین وہ حیلہ حوالہ کرتا تھا) مارا گیا غرض عالیجاہ جب اس خرابی سے قصبۂ باڑھہ تک پہونچا تو جگرسیٹھہ مہتاب رائے و راجہ سروپ چند کو بھی قتل کرڈالا اور جب وہ باغ جعفرخان تک پہونچکر خیمہ زن ہوا تو مونگیر کی فوج کی شکست کا حال سنکر سخت جھلایا سمرو فرانسیس کو انگریزان مقید کے

عالیجاہ جی چھوڑکر صوبہ اودہ کیطرف بھاگے۔

مار ڈالنے کا حکم دیا اس ظالم نے حاجی احمد کی حویلی مین پہونچکر اون بیچارون کو بندوقون
سے مار ڈالا یہہ سب انگریز تعداد مین ایک سو اٹھانوے ۱۹۸ تھے صرف ڈاکٹر فلرٹن کو
چھوڑ دیا اس ڈاکٹر کے بچنے کی بڑی وجہ یہہ تھی کہ اسنے اکثر امرا بلکہ خاص عالیجاہ کی
بیماریون کا علاج کیا تھا ڈاکٹر صاحب سے یہہ بھی غرض تھی کہ شاید انکی بدولت
انگریزون سے صلح ہوجاے مگر ڈاکٹر نے صاف کہدیا کہ مسٹر امیٹ کے مارے جانے
کے بعد صلح ہونی ممکن نہین تب ڈاکٹر کی حاضر ضامنی مرزا ہمت علی سے لکھوا کر شہر
مین رہنے کا حکم دیا بعد اسکے قصبہ بکرم مین جا کر عالیجاہ نے قیام کیا مگر محمد امین خان کو
شہر کی حفاظت کے لیئے مقرر کرکے روزانہ یہان کی خبر رکھتا تھا علی ابراہیم خان
سرکار عالیجاہ مین بڑا معتبر اور عقلمند آدمی تھا سو تدبیری سے عالیجاہ کو وہم تھا کہ خان صاحب
دلمین انگریزون سے ملے ہوے ہین انکی باتون کا اثر اوسکے دلپر بہت کم ہوتا تھا
انھین دنون ڈاکٹر فلرٹن ولندیس کی کوٹھی مین جا کر رہا ایک دن فرصت پاکر
مرزا ہمت علی کو لیکر کشتی مین بیٹھہ حاجی پور جہان بعض انگریزی فوج کے لوگ
تھے چلا گیا غرض فوج انگریزی جب قریب عظیم آباد کے پہونچی تو میر خلیل کی حویلی
المعروف بہ معروف گنج پر توپین لگا کر گولے مارنے شروع کیئے حصار کی دیوارین
ایسی کمزور تھین کہ گولونکی ضرب سے فوراً ٹوٹ گئین انگریز اندر شہر کے داخل ہوے
اور انکا عمل ہوگیا میر ابو علیخان عالیجاہ کا چچازاد بھائی مع فوج کثیر عظیم آباد مین داخل
ہونیوالا تھا کہ اوسکو پھنون کے تکیہ پر قلعہ کا حال معلوم ہوا اور سامنے سے انگریزی
فوج کے لوگ دکھائی دئے ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ بعض سردار اوسکے لشکر
کے چلنے مین ڈوب مرے اب تو عالیجاہ بکرم سے بھی بھاگ چلے اور محب علی پور

عظیم آباد مین ۱۹۸ انگریز قتل ہوئے

انگریزون نے شہر عظیم آباد پر دخل حاصل کیا

پہونچکر دم لیا وہان سے قصبۂ تلے تھومین آئے اور مشورہ مین یہہ بات ٹھہرائی کہ
شجاع الدولہ ناظم اودہ وغیرہ کی حمایت مین جانا مناسب ہے شاید شجاع الدولہ
مدد کرے اور دوبارہ انگریزی فوج پر ظفر نصیب ہو یہہ سوچکہ قریب بنارس کے
پہونچا وہان سے اپنے خانساماں میر سلیمان کو شجاع الدولہ کے پاس روانہ کیا
یہی میر سلیمان جب جواہر خانہ اور عیال وغیرہ کو عالیجاہ کے قلعہ رہتاس سے
لانے گیا تھا تو بہت سے جواہر اور اشرفیان اسنے چھپا رکھی تھین غرض
جب شجاع الدولہ نے وعدہ مستحکم مدد دہی وغیرہ کا کیا تو عالیجاہ مع فوج و
زر نقد و جواہر خانۂ بنگالہ و بہار کے وزیر کے لشکر مین پہونچ گیا کہتے ہین کہ عالیجاہ نے
ایسے ایسے عمدہ و بیش قیمت جواہر وزیر کو دیئے کہ وزیر صاحب کی آنکھین کھل
گئین منجملہ پیشکش کے ایک رتھہ ہاتھیون مین جتی ہوئی مع پوشش کار چوب وغیرہ
نہایت نفیس تھی - ۱۱ - رمضان ۱۱۷۷ہجری کو شجاع الدولہ مع عالیجاہ و لشکر
بیشمار بنارس کی طرف چلا خود بادشاہ نے بھی جو اوسوقت صرف الہ آباد کا
بالاستقلال حکمران تھا وزیر کا ساتھہ دیا یہہ بڑا لشکر انگریزون کے اوکھاڑ پھینکنے کے
لیئے روانہ ہوا - فوج انگریزی حد کرمناسہ تک عالیجاہ کا تعاقب کیئے چلی آئی تھی جب
وہ شجاع الدولہ کی حد مین بھاگ گیا تو قصبۂ بکسر مین اس فوج نے چھاؤنی کی مگر جب
وزیر کے آنیکی خبر انگریزون نے سُنی تو موقع وہان رہنے کا نہ ملا ناچار وہان سے
آکر عظیم آباد مین قلعہ بند ہوئے پچپہاڑی پر مورچہ قائم کرکے توپین لگا دین شجاع الدولہ
مع فوج دریا موج لوہانی پور و تالاب میٹھے پور کی راہ سے بہت قریب انگریزون کے
پہونچ گیا لڑائی شروع ہوگئی اسطرف میر محمد جعفر خان بحمایت لشکر انگریزی اودھر

شجاع الدولہ و عالیجاہ
انگریزون سے لڑنے
صوبۂ بہار مین آتے ہین

عالیجاہ بمدد شجاع الدولہ مستعد جنگ و جدل ہوئے تیسری یورش مین انگریزی فوج کو
ہزیمت ہوا چاہتی تھی مگر نہین معلوم کہ عالیجاہ اوسوقت اپنی فوج کو لیئے کیون چپکا
کھڑا رہا اور شجاع الدولہ کی مدد سے آنکھہ چرا گیا کہ پھر انگریزون نے اپنے قدم جما لیئے
جب شام تک یہہ لڑائی ختم نہوئی تو رات کو لشکر وزیر نے خیمون مین آرام کیا سنتے
ہین کہ اِس جنگ مین وزیر کو کچھہ زخم لگا تھا مگر اوسنے دُنبل کا بہانہ کیا اور پھر لڑنے پر
رضامند نہوا اولٹا بکسر کی طرف پھر گیا بادشاہ نے بہت چاہا کہ انگریزون سے خط و
کتابت کرون مگر شجاع الدولہ کے دباؤ سے یہہ بات اوسوقت ہونے نپائی شجاع الدولہ
جب ہزیمت اوٹھا کر چلا تو اوسنے سمرو عالیجاہ کے نوکر کو ملاکر سارے جواہرات
عالیجاہ کے چھین لیئے اور بیچارے کو قید کیا اب انگریزون کا بڑا اسپہ سالار میجر منرو
حاکم فوج ہوکر آیا اوسنے شجاع الدولہ کی فوج کو حدود بہار سے نکال دیا بلکہ بنارس تک
تعاقب کیئے چلا گیا اب وزیر صاحب کو بھی لوگون نے انگریزون سے صلح کرنے پر
راضی کر دیا بادشاہ بھی سرداران انگلشیہ کی ملاقات پر ڈھلے اوسوقت کرنل کلیو
ولایت سے پھر دوبارہ گورنر ہوکر آیا تھا گورنر مذکور نے عظیم آباد پہونچکر مرزا کاظم داماد
نواب علی جواد خان بہادر کو جنسے دکن کی دوستی تھی لاکھہ روپے دیکر ساتھہ لیا
اوسوقت راؤ شتاب رائے جسکو سابق مین عالیجاہ نے اپنے حدود سے نکال دیا تھا
پٹنہ مین آگیا تھا واسطے جواب و سوال صلح کے مقرر ہوکر بادشاہ اور وزیر تک بھیجا گیا
الہ آباد مین گورنر صاحب نے بادشاہ سے ملازمت کی وہان سے اوڑیسہ و بہار کی
دیوانی انگریزون کو مرحمت ہوئی اور یہہ اتنا بڑا کام اِس آسانی سے لارڈ کلایو نے
طے کیا۔ وزیر نے بھی بہت سی شرطین کرکے تصفیہ کرلیا اوسوقت تک صوبۂ بہار مین

شجاع الدولہ انگریزون سے ڈر کر بکسر کیطرف گیئے۔

شجاع الدولہ کی صلح انگریزون سے

لارڈ کلایو

بہار و بنگال کی دیوانی انگریزون نے بادشاہ سے حاصل کی۔

انگریزون کی کچھہ ایسی قدر نہ تھی مگر جب دیوانی انکو ملی تب رعایا نے انکو اپنا حاکم مانا۔

صوبہ دار محمد جعفر خان مرگئے نجم الدولہ صوبہ دار ہوا۔

۱۴ شعبان ۱۱۷۸ ہجری کو میر محمد جعفر خان مرشدآباد مین مرگیا کونسل انگریزی کی تجویز سے میر پھلوری اوسکا بڑا بیٹا صوبہ دار ہوا نجم الدولہ پکارا گیا اِسکے زمانہ مین کل اختیار نظامت کے انگریزون نے اپنے ہاتھہ مین لے لیے عظیم آباد مین اوسوقت محمد کاظم خان محمد جعفر خان کا بھائی ناظم اور دہیرج نرائن رام نرائن کا بھائی نائب راجہ شتاب راے دیوان بادشاہی تھے اِس زمانہ تک انگریزون کو تجویز مقدمات رعایا مین ایسی دست اندازی نہین تھی اور حقیقت مین جو تدبیر کہ اِن عالی دماغ انگریزون نے آہستہ آہستہ کی اوسی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ رفتہ رفتہ سارے اختیارات اِنکے بڑھتے گئے انگریزون کا تسلط جب تینون صوبون پر بخوبی ہوگیا تو انہون نے امرا و التمغاداران و صاحبان جاگیر سے کچھہ مواخذہ اوسوقت نہ کیا جو شخص جسطرح قابض تھا اوسی طرح قابض رہا

نجم الدولہ کے بعد سیف الدولہ صوبہ دار ہوا۔

انگریز کیونکر انتظام کرتے تھے۔

جب نجم الدولہ مرگیا تو اوسکے بھائی سیف الدولہ کے نام پر صوبہ داری کا لقب لگایا گیا اوسوقت عظیم آباد مین تین حاکم بیٹھنے لگے انگریزون کا ایک بڑا سردار اپنی کرسی پر اور سامنے دو مسندین اوسپر دہیرج نرائن دوسری طرف مہاراجہ شتاب راے کاغذات پر اِن تینون حاکمون کے دستخط ثبت کیے جاتے تھے دہیرج نرائن جانتا تھا کہ مجھے حساب مین کوئی نہ ٹوکے گا مگر شتاب راے اپنی ہوشیاری سے اوسکو اکثر خفیہ نصیحت کیا کرتا تھا اتنے مین لارڈ کلایو شجاع الدولہ اور بادشاہ کی ملاقات کے لیے کلکتہ سے روانہ ہوکر عظیم آباد پہونچا مگر اوسکو دہیرج نرائن کی خیانتون کا کل حال معلوم تھا اپنے دربار مین آنے سے دہیرج نرائن کو منع کیا شتاب راے کو مرد معقول سمجھکر اکثر معاملات مین شریک مشورہ کیا

دہیرج نرائن

غرض لارڈ کلایو نے چھپرہ پہونچکر بادشاہ و شجاع الدولہ و منیر الدولہ و راجہ بلونت سے ملاقات کی معاملات ملکی کا اچھی طرح انتظام کر کے مرشدآباد روانہ ہوا وہان سے

مظفر جنگ

محمد رضا خان مظفر جنگ کو جو اوسوقت اہالیان نظامت مین گنا جاتا تھا عظیم آباد کے بندوبست کے لیئے بھیجا اوسنے پہونچکر دہیرج نرائن کے عملون کو خوب درست کیا اور اوسکی جایداد بعوض باقی نظامت کے ضبط کر لی گئی جب یہہ انتظام کر کے

شتاب راے

مظفر جنگ روانہ ہوا تو صرف راجہ شتاب راے منتظم و مہتمم اس صوبہ کا رہا مسٹر مڈلٹن کے ساتھہ معاملات دیوانی و فوجداری فیصل کرتا تھا مسٹر مڈلٹن کے جانے کے بعد مسٹر رنبول کی شرکت مین یہہ کام ہونے لگے قاعدہ یہہ ہوا کہ راجہ شتاب راے جو کچھہ مناسب جانین انتظام کرین مگر ہفتہ مین دو دفعہ انگریزون کو کل کاغذات دکھاکر اور معاملہ سمجھاکر دستخط کروالین سال بھر مین یہہ دفتر الیسٹ انڈیا کمپنی مین پیش ہوتا تھا عدالت دیوانی کا فیصلہ متعلق داروغہ عدالت کے رہا ۱۱۸۱ہجری مین مسٹر رنبول ولایت گیا اوسکی جگہہ مسٹر الگزنڈر آیا اسی سال سیف الدولہ ناظم مرگیا مبارک الدولہ بھائی اوسکا ناظم ہوا انگریزون نے اس زمانہ مین امرا و رؤسا بلکہ عموم رعایا کو تالیف قلوب کر کے ایسا ملا رکھا تھا کہ جتنے حالات پوشیدہ تھے وہ سب ان پر ظاہر ہو جایا کرتے تھے ہندوستانی حکام کے مقرر رہنے کی عمدہ وجہ یہہ تھی کہ جب تک سارے رموز اس ملک کے معلوم نہو لین حسب خواہ قانون سیاست جاری نہو سکینگے اس موقع پر بعض دنیا طلب جھوٹ جھوٹ ضابطے دل سے گڑھکر اپنے رسوخ کے لیئے انگریزونسے بیان کر دیتے تھے یعنی اگلے بادشاہون نے اس صوبہ مین یہہ یہہ دستور جاری

رکھے تھے انگریز بھی اوسکو بلاتحقیق اپنے دفتر مین لکھہ لیتے تھے جب نیا انگریز آتا
تو اونہین قوا عد کے مطابق عملدرآمد کرتا اس وجہ سے رعایا تباہ اور محاصل
زراعت مین نقصان واقع ہوتا تھا ۱۱۸۵ ہجری مین مسٹر کرتیر گورنر ہو کر آیا
جماعت کونسل کی راے سے ہوشیار جنگ اس نظم و نسق کے لیئے روانہ ہوا
تاکہ سبب اس ویرانی کا دریافت کرے صوبہ بہار مین ایک کونسل قائم کی گئی خود
ہوشیار جنگ و مسٹر بالک وافسر کلان کوٹھی عظیم آباد و راجہ شتاب راے و
جسارت خان مرحوم ارباب کونسل مقرر ہوئے جسکی وجہ سے اخذ و جبر بیجا سے
رعایا محفوظ ہو گئی راجہ شتاب راے دیوان خالصہ بہار و نیابت نظامت
دونون خدمتون پر مامور تھا بےسبب خیانت کی بلا مین مبتلا ہو کر کلکتہ بلایا
گیا ایک برس کے بعد اس بیجا تہمت سے نجات پاکر عظیم آباد آیا دیوانی خالصہ اوس سے
منتزع کر لی گئی اور انگریزون نے خاص اپنے ہاتھہ مین رکھی پھر جب کمال
تحقیق سے ثابت ہوا کہ وہ بالکل اس عیب سے بری ہے تو جتنے اختیارات
اوس سے لے لیئے گئے تھے سب بحال ہوئے لیکن ۱۱۸۶ ہجری مین بمرض اسہال
مر گیا اگرچہ طریق اوسکا بالکل اہل اسلام کا سا تھا تعزیہ داری و نذر و نیاز سب
کچھہ بڑے اعتقاد سے بجا لاتا تھا مگر ہندؤن کے عقیدے کے موافق اوسکو
آگ مین پھونکا اس آخر زمانہ مین یہہ سردار بھی بہت خوبیون سے بھرا ہوا تھا
غربا پر مہربانی کرنا اسکے عادات حمیدہ مین راسخ تھا اکثر میوے مثل کونلہ
و انگور و نیشکر وغیرہ دور دور سے منگا کر صوبہ بہار مین اسی نے بوئے تھے
قحط کے وقت بھی جان لڑا دیتا تھا غرض اکثر اوصاف اس راجہ مین اچھے تھے

صوبہ بہار مین انگریزون نے ایک کونسل قائم کی۔

شتاب راے کا کلکتہ جانا۔

شتاب راے کی وفات

کلیان سنگھ

مسٹر ہسٹنگ گورنر جنرل نے راجہ کلیان سنگھ مہاراج کے نوجوان بیٹے کو باپ کے منصب پر بحال کیا اور خیالی رام کو اوسکا نائب مقرر کردیا منجملہ ارباب کونسل عظیم آباد کے مسٹر ہینگ بھی تھا جسکا دیوان رام کو چن بنگالی نہایت رشوت خوار تھا بندوبست کرنے مین جس سے کچھہ پاتا تھا اوسکے لیئے صاحب سے سفارش کردیتا تھا اور صاحب کو اوسکی بات کا ایسا یقین تھا کہ کونسل سے اوسی کے کہنے کے موافق باتین طے کردیتے تھے

خیالی رام

خیالی رام بڑا عیار تھا اوسنے مسٹر ہینگ کا اختیار دیکھکر بعض پرگنے کا تعہد بیش قرار جمع پر لے لیا جب اِس سے روپیہ نہ ادا ہوسکے تو راجہ کلیان سنگھ سے یہہ بات کہی کہ مہاراج مین تو حضور کا نوکر ہون ارباب کونسل میری آبرو کی فکر مین پڑے ہین اب مین کلکتہ جاتا ہون آپ کے لیئے اور اپنے لیئے کچھہ اچھا کام بنا آتا ہون آپ اتنا کرین کہ گورنر جنرل کو خط لکھہ بھیجین کہ خیالی رام جو بات کہے وہ گویا میری زبان ہے راجہ کلیان سنگھ اگرچہ صاحب استعداد اور تعلیم یافتہ تھا مگر ساتھہ اِسکے اتنا غافل تھا کہ جو کشتیان محمولہ مال تجارتی کمپنی پچھم اور پورب کے سوانہ پر حسب دستور روکی جاتی تھین تاکہ اجازت نامہ دستخطی ناظم جب مل جائے تو پھر اپنی راہ لین دنٗس دنٗس روز تک پڑی رہتی تھین اور خود عیش و عشرت کے سبب اِسطرف متوجہ بھی نہوتا تھا خیالی رام کی یہہ بات مان گیا اوسنے کلکتہ پہونچکر کلیان سنگھ کی طرف سے بیش قرار جمع پر صوبۂ بہار کا تعہد لیا گورنر جنرل نے اپنا فائدہ دیکھکر فورًا مان لیا جب یہہ کام حسب خواہ ہوگیا تو انگریزونکی کونسل صوبۂ بہار سے اوٹھالیگئی مہاراجہ کلیان سنگھہ اور خیالی رام کے ذاتی خیالات پر حکومت کا دارو مدار ہوگیا مناسبت مزاج کے سبب سے رعایائے صوبۂ بہار کو کسی قدر اطمینان نصیب ہو کیونکہ ارباب کونسل

کلیان سنگھ اور خیالی رام پر صوبہ بہار کی حکومت کا دارومدار

کے زمانے مین ایک بلا یہہ بہت بڑی تھی کہ غریب رعایا کو ممبران کونسل کے رعونت شعار
عملون کی تابعداری بہت کچھہ کرنی پڑتی تھی اور پھر حسب خواہ کام بھی نہ نکلتا تھا
مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد یہہ بات معلوم ہوگئی کہ مہاراجہ صاحب تعہد کے
روپے ادا نہین کرسکتے اسلیئے اس بندوبست کا توڑ دینا اہالیان کمپنی کو ضرور
معلوم ہوا اوس زمانہ مین کوئی درست سامان ملکداری کا ایسا نہ تھا کہ عہد سے
استقلال کے ساتھہ وہی امر جاری رہتا جسکا حکم نواب گورنر جنرل نے صادر فرمایا تھا
آج وہ حکم تھا تو کل دوسرا حکم تھا اسی عرصہ مین محکمہ سوپرم کورٹ کلکتہ مین جاری ہوا
اور یہہ عدالت جارج اوّل شاہ انگلنڈ کی طرف سے قائم ہوئی اس محکمہ کی وجہ سے
ایک خرابی یہہ واقع ہوئی کہ حکام نے اس محکمہ کے اپنے قواعد جاری کیئے اور یہہ احکام
اکثر منافی احکام کمپنی تھے اوسوقت تک زربقایائے سرکاری کے عوض زمیندار
قید ہوا کرتے تھے حکام سوپرم کورٹ نے اشتہار دیا کہ جو شخص بعلت باقی قید ہو
وہ درخواست اپنی اس عدالت مین روانہ کرے چنانچہ قیدی درخواست اور
ضمانت سوپرم کورٹ مین داخل کرکے رہا ہونے لگے اس سبب سے اور بقایا کی
وصولی مین تردد واقع ہوا ایک لطف اور یہہ تھا کہ بعلت باقی جو ملکیت نیلام
ہوتی تھی اوسکا خریدار باقی خواہونکی نالش پر سوپرم کورٹ مین کھینچا جاتا تھا اور بہر
انواع قسم کی تعدیان عمل مین آتی تھین اس زمانہ مین ایک مقدمہ عظیم آباد مین پیش ہوا
ایک مسلمان میر عالم بیگ خان مرگیا ایک زوجہ اور ایک بھتیجا وارث ہوا تقسیم
ترکہ مین باخود ہانا اتفاقی ہوئی عظیم آباد مین مقدمہ رجوع ہوا یہان کے حکام نے اس
معاملہ کی تجویز قاضی اور مفتی کے سپرد کی قاضی نے یہہ تجویز کی کہ جو کاغذ فریقین نے

تعہد کو صوبہ بہار کے انگریزون نے توڑ دیا

[illegible]

سوپرم کورٹ کا اشتہار

عظیم آباد مین ایک عجیب مقدمہ اور محکمہ سوپرم کورٹ کی بیجا زیادتی

اپنی ثبوت کا داخل کیا ہے وہ جعلی ہے اِسلیئے اوس ترکہ کی تقسیم بحسب فرائض اسلام
یون کی ربع زوجہ کو دیا اور تین ربع متوفے اکے بھائی کو (جو کہ باپ شخص متنخاصم کا تھا)
زوجہ اس فیصلہ پر رضامند نہوئی اوسنے استغاثہ حکام سوپریم کورٹ کے سامنے
پیش کیا اگرچہ اس معاملہ کو کوئی تعلق سوپریم کورٹ سے نہ تھا مگر اون حکام نے اِسمین
بھی تصرف کیا اِن حکام نے اپنی دست اندازی کا ذریعہ یہہ ٹھہرایا کہ محکمہ سوپریم
کورٹ اگرچہ نوکران کمپنی کیواسطے بنایا گیا ہے لیکن شخص متوفے خراج گزار کمپنی کا
ہے اس وجہ سے گویا نوکر کمپنی کا ہوا اور اِس محکمہ کو سارے نوکران کمپنی پر حکومت
پہونچتی ہے علاوہ اِسکے انہون نے حکم کیا کہ حسب قانون شاہ انگلنڈ حکام عظیم آباد
کو اختیار نہین ہے کہ تجویز مقدمات مین کسی شخص کو اپنا نائب واسطے تجویز اوس
کے مقرر کرین اس محکمہ کی تجویز سے ڈگری زوجہ کو ہوئی اِسلیئے تین لاکھ روپیے
اوسکو دلوا دئے گئے علاوہ اِسکے حکم کیا کہ قاضی اور مفتی اور متنخاصم کو گرفتار
کرنا چاہئے جب نوکران سوپریم کورٹ نے آکر ان بیچارون کو گرفتار کیا تب
حکام نے یہان کے چار لاکھ روپے کی ضمانت اِن لوگونکی کی مگر حکام سوپریم کورٹ
نے یہہ دیکھکر تھوڑے سپاہی روانہ کیئے کہ اون مجرمون کو مع حکام عظیم آباد کے
گرفتار کرکے لے آؤ اس خرابی کے ساتھ یہہ لوگ روانہ ہوئے قاضی صاحب اِس
صدمہ کے متحمل نہوئی گرفتار ہوتے ہی جان بحق تسلیم ہوئے باقی سب کے سب
چار برس تک قید رہے آخر قانون جدید کے اجرا پانے سے قید سے رہا ہوئے
یہہ سب خرابیان محض بیجا ہمی سے سوپریم کورٹ کی اوسوقت واقع ہوئین
لیکن جب لارڈ کارنوالس گورنر جنرل ہوئے تب رفتہ رفتہ یہہ خرابیان

وقوع ہوتی چلین اور ہندوستانی عملونکا بھی اختیار درباب تشخیص باج وخراج کم ہوتا گیا یہان تک کہ ۲۲ - مارچ ۱۷۹۲ء عیسوی مین اشتہار نامہ بندوبست استمراری صوبۂ بہار کا بجمع سالانہ ایک کرور کئی لاکھ روپے کے ہوگیا اور سررشتۂ مال کے متعلق انگریزی حکام مقرر ہوتے گئے۔ مسلمانون کے اختیارات تمام ہونیکے بعد اونکی چند باتون کا بیان کرنا یہان ضرور معلوم ہوتا ہے مسلمان جب ان ملکون مین آئے تو وہ سرخ و سفید و تندرست اور چالاک تھے وہ وعدے کے سچے اور سخی اور انصاف پسند تھے وہ اپنے دین کے پابند تھے مگر تعصب مذہبی ساتھہ اسکے اونمین بہت تھا یہہ تعصب کچھہ ہندؤن کے تعصب کیطرح نہ تھا کہ طرح طرحکے اونمین چھوت ہون یا غیر مذہب والون کو خدا کا بندہ نہ سمجھین مگر آشتی و نرمی کی جگہہ سختی زیادہ تھی اور شک بھی نہین کہ اگر وہ اوس زمانہ مین سختیون سے پیش نہ آتے تو ہندو اونکی سطوت کو ہرگز نمانتے وہ شریعت کے احکام کو اپنی خواہش نفسانی پر بالا سمجھتے تھے اونکو صدہا منزلون کا سخت سفر کرنا شدائد و رنج اوٹھانا دین پھیلانے کے لیئے کچھہ دشوار نہ تھا وہ گھوڑون پر سوار ہوتے تھے اونکے لباس بہت سادے تھے قبا جبا پہنتے تھے عمامہ باندھتے تھے میدان جنگ مین زرہ بکتر خود جھل تہہ تیر ترکش تلوار خنجر نیزہ کمند ڈھال گرز ان سب مین مغرق رہتے تھے اونکے گھوڑے فولادی پاکھرون مین آراستہ رہتے تھے کبھی کبھی فلاخن اور گوپہن کو لڑائی کیوقت کام مین لاتے تھے وہ لڑائی مین سوسوطرحکی حرفتین بھی کرتے تھے دھاوا کرتے وقت اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے ہندؤن کے ہاتھی دل فوج مین گھس جاتے تھے (ہندو ہاتھیون کو ایسا تعلیم کرتے تھے اور اونکی فوج بناتے تھے کہ وہ شیر کیطرح دشمن پر

بندوبست استمراری صوبۂ بہار -

مسلمانون کے اختیارات بالکل جاتے رہے -

مسلمانون کی سلطنت اور ملکداری کا مختصر بیان

ٹوٹتے تھے اور ہندواوسوقت جے مہابیر کی کہتے جاتے تھے) دم مین اونکو شکست
دے دیتے تھے مسلمانونکی عورتین بھی مثل مردون کے دیندار جفاکش خوانده ساده
وضع ہوتی تھین مسلمانون کی عدالت مین قاضی پر بڑا مدار تھا وہ بموجب شرع کے
حکم بیان کرتا تھا اوسکو مسلمانون کے امیر اور بادشاہ دل وجان سے قبول کرتے
اونہون نے سارے علوم مین دستگاہ پیدا کی تھی اونمین علما اور شعرا کی بڑی عزت
تھی تج کے مدرسے بھی بنائے جاتے تھے اونمین ہر طرح کے علوم پڑہائے جاتے
تھے مگر عربی کی صرف ونحو اور منطق اور یونانیون کا فلسفہ اور خود اونہین کا ایجادی
علم کلام اور فقہ واصول پڑہائے جاتے تھے مگر جب وہ اِن ملکون مین رہنے لگے
اور اونہون نے ہندؤن سے میل ملاپ پیدا کیا اگرچہ اِس سبب سے ہندو متعصب
اِن سے بہت سا ہل مِل گئے اور امورات سلطنت مین بھی بہت کچھہ فائدہ ہوا مگر
اثر صحبت سے کاہل اور عیش پسند اور لاوبالی اور نفاق کے پتلے ہوتے چلے دین مین
بہت کچھہ ہندؤن کی باتین مِل جُل گئین ظاہری احتشام اور تزک اور خودپسندی
ہندؤن سے خوب سیکھی درباروں کی آرائشین کپڑون کی بناوٹین زرتاری لباس
زنانہ پن دِل مین پیدا ہوتا چلا گانا اور ناچ رنگ مین مشاق ہوگئے یہان تک
کہ ہندؤن کے تہوارون مین ہولی مین ہولی دیوالی مین دیوالی منانے لگے فرخ سیر
کے زمانے سے اِسکا رواج زیادہ ہوا اور محمد شاہ رنگیلے نے تو خاتمہ ہی کردیا مگر
بعض اُمرا بڑے بڑے لائق اور عالم اور مدبر بھی ایسے ہوگزرے جنکا دبدبہ اور
جنکا رعب اور جنکی عدالت مشہور ومعروف ہے اِن اُمرا وحکام بنگالہ مین شایستہ خان
اور مرشد قلی خان اور مہابت جنگ بڑے بڑے عالی دماغ سردار گزرے ہین

مسلمان کتابین تصنیف اور تالیف کرتے تھے اِسکے عوض بادشاہ اور امیر اونکو
جاگیرین اور تنخواہین دیتے تھے مگر آخر عہد سلطنت مین ادبار نے اونکی وہ سب
ترقیان مٹادین اونکے دلون سے دینداری کے خیالات جاتے رہے علے الخصوص
عورتون نے توشادی اور موت بیماری اور پیدائیش اِن سب مین ہندؤن کے
رسوم برتنے شروع کیئے صوبۂ بہار کی عملداری کا بندوبست سلاطین تیموریہ کے
وقت مین ایک انتظام کے ساتھہ تھا صوبہ دار کے ساتھہ ایک دیوان بھی رہتا
تھا مالی کاغذات اسی کے ہاتھہ مین رہتے تھے نظامت مین اِسکو بڑا اختیار ہوتا
تھا چھوٹے چھوٹے قصبون مین فوجدار اور پرگنون مین قانون گو مقرر کیئے جاتے
تھے قاضیون اور مفتیون کے ہاتھہ مین سارا کام تجویز کا تھا کبھی یہہ لوگ رشوت
بھی لیتے تھے اور کبھی عدالت کا حق اچھی طرح ادا کرتے تھے مگر فرخ سیر کے زمانے
سے حد درجہ کا فریب اور خلف وعدگی اور حسد اور نا اتفاقی ہوتی چلی انگریزی
سلطنت کی ابتدا مین تو نفاق اور جہل اِس گرما گرمی پر تھا کہ جسکا کوئی ٹھکانا نہین
یہان تک کہ جب انگریزونکی طرف سے کچھہ لوگ ذی اختیار ہوئے تو اونہون نے
اور بھی عام رعایا کے ساتھہ وہ وہ باتین برتین اور باج خراج کی فہرست اِس
بُری طرح سے ترتیب دی بلکہ ہندؤن نے تو وہ وہ کرشمے کیئے کہ آخر سارا اختیار
اِنکے ہاتھہ سے لے لیا گیا تیمور کے خاندان مین جو طور حکومت اور دادرسی کا تھا
اور جس سلیقہ کے ساتھہ مہابت جنگ نے صوبہ داری کی اِس آخر عہد مین اوسکا
کہین نام ونشان بھی نرہا جو قواعد کہ اکبر نے انتظام سلطنت کے لیئے جاری کیئے
تھے آئین اکبری سے اوسکی کیفیت معلوم ہوتی ہے الغرض ہر کہ آمد عمارت نو ساخت

لارڈ کارنوالس

رفت منزل بدیگرے پرداخت ⁂ غرض عہد حکومت لارڈ کارنوالس مین بندوبست
استمراری ہوگیا اس بندوبست سے رعایا کو از حد اطمینان ہوا لیکن بہت
بڑی خرابی ایک یہہ ہوئی کہ اکثر زمیدارون پر مالگزاری زیادہ مقدار واجبی
سے لگائی گئی اور کسی زمیدار پر کم لگائی گئی سبب اسکا سوا ناواقفیت حکام کے
ظاہر کوئی اور نہین تھا لارڈ کارنوالس نے بہتیرے ضابطے اور قانون بنائے

قانون اور ضابطون کا مقرر ہونا۔ قانون کی پہلی کتاب

چنانچہ ۱۷۹۳ء عیسوی مین قانون کی پہلی کتاب بزبان انگریزی چھاپی گئی اور
اوسکے ترجمے بزبان فارسی و بنگلہ کیئے گئے لارڈ کارنوالس نے محکمجات دیوانی
کے پانچ محکمے بنائے محکمہ منصفی و صدر امینی دوم محکمہ رجسٹری سوم محکمہ جج
اضلاع چہارم محکمہ پروونشل پنجم محکمہ صدر دیوانی بمقام کلکتہ لارڈ کارنوالس
نے انگریزی حکام کے مشاہرون مین بہت ترقی دی پہلے انگریزی حکام کے

حکام ہندوستانی کے مشاہرے کم کئے گئے اور حکام یورپین کے مشاہرے بہت بڑھائے گئے۔

مشاہرے دو تین سو روپے سے زیادہ نہوتے تھے مگر اوسکے زمانے مین کئی ہزار
ہوگئے پہلے اس ملک کے حاکمون کو بہت مشاہرے ملتے تھے چنانچہ فوجدار
پانچ ہزار روپے ماہانہ تک پاتا تھا اور نائب دیوان پچہتر ہزار مشاہرہ سے
زیادہ پاتے تھے لیکن ۱۷۹۳ء عیسوی مین ہندوستانیون کے مشاہرے ایک سو
روپے سے زیادہ نرہے اس زمانے مین سلطنت انگریزیہ کی وسعت بہت بڑھ گئی

میعاد اجارہ کمپنی کا ختم ہونا اور پھر اجارہ ہوجانا۔

اور دہلی بھی تصرف مین آگئی ۱۸۱۳ء عیسوی مین میعاد اجارہ کمپنی کی (جو شاہ
انگلنڈ سے کی گئی تھی) ختم ہوگئی اور نیا کاغذ اجارہ نامہ کا تحریر پایا لیکن
اسوقت تک کمپنی محض تاجر تھی اسلیے سوا ایسٹ انڈیا کمپنی کے کوئی دوسرا
شخص انگلستان کا یہان تجارت نہین کرتا تھا مگر جب ایسٹ انڈیا کمپنی حاکم

ہوئی اور چونکہ حاکم کو تجارت نازیبا ہے اسلیئے علے العموم اہل فرنگستان بعد حصول اجازت حکام ولایت کے اسطرف تجارت کرنے لگے اوس زمانہ تک صوبہ بہار میں اجناس جس ارزانی کے ساتھہ ملتے تھے وہ کسی صوبہ میں نہیں ملتے تھے لیکن جب

لارڈ میرا

لارڈ میرا نے سنہ ۱۸۱۵ عیسوی میں نیپال پر چڑھائی کی تب سے غلہ گران ہوتا چلا

انگریزی اسکول جاری ہوئے

سنہ ۱۸۱۸ عیسوی میں لارڈ میرا کی تجویز سے اس ملک کے لوگون کے لیئے انگریزی تعلیم کے اسکول جاری ہوئے

رسم ستی کا اوٹھایا جانا

سنہ ۱۸۲۹ عیسوی میں لارڈ ہسٹنگ گورنر جنرل نے رسم قدیم ستی کو جو ہندؤن میں بڑے زور شور سے جاری تھی اوٹھا دیا سنہ ۱۸۳۱ عیسوی میں لارڈ ہسٹنگ نے ہندوستانی عہدہ دارون کے اختیارات اور مشاہرے بڑہا دیئے اوسی زمانہ میں عہدہ صدر اعلائی زیادہ کر کے محکمہ پرونشل کو موقوف کر دیا اور عدالت دیوانی میں حکام ہندوستانی اور ایک جج انگریزی رہ گئے فوجداری کے حکام اوسوقت تک چھہ مہینے کے بعد مقدمات فوجداری فیصل کرتے تھے مگر لارڈ موصوف نے حکم کیا کہ حکام سویل اور سشن جج مہینے میں ایک بار جرم فوجداری کو تجویز کیا کرین عہد دولت اہل اسلام سے لیکر سنہ ۱۸۰۷ عیسوی تک جابجا راہون میں چنگی کے محکمے تھے اور عملے مسافرون کو نہایت پریشان کرتے تھے اور لارڈ کارنوالس نے اوسکو بالکل موقوف کر دیا تھا مگر سنہ ۱۸۰۲ عیسوی کے بعد پھر جاری ہو گیا تھا لارڈ ہسٹنگ نے اوسکو موقوف کرنے کا قصد کیا اور شک نہیں کہ لارڈ ہسٹنگ کے عہد دولت مہد میں بہتیرے کام امورات سلطنت کے سلجھاؤ کے ایسے ہوئے جسنے صدہا بدانتظامیون کو روک دیا جب

لارڈ آکلن

لارڈ آکلن گورنر جنرل مقرر ہوئے تو تجویز کونسل مسٹر الیٹ سنہ ۱۸۳۶ عیسوی مین

کمشنر صوبہ بہار مقرر ہوئے اوسوقت مسٹر منگلس گورنر جنرل کے سکرٹریتھے مسٹر الیٹ نے سارے منہائی دارونکو بلایا اوراون سے فرمان شاہی نسبت ثبوت جاگیر و آلتمغاوغیرہ طلب کیا اگرچہ منہائی دارون مین اکثر ایسے بھی تھے جنکے پاس فرمان جعلی تھے لیکن صدہا ایسے تھے جنکے پاس حقیقت مین فرمان عطیہ شاہی موجود تھے اور مدتون سے اونکے اور اونکے مورثون کے تصرف مین وہ جائداد چلی آتی تھی مسٹر الیٹ نے اکثر جائدادین ضبط کرکے مملوکہ سرکار کین اور بہت قلیل سی جائداد چند شخصون کو چھوڑ دی اس ہنگامہ مین ہزارہا امیر فقیر اور بے معاش اور سیکڑون گھر بیچراغ ہوگئے اِس عملدرآمد سے عموماً رعایا کو صدمۂ عظیم پہونچا ہرچند میر عبداللہ صاحب مرحوم کفیل مہمات مظلومان ہوکر کلکتے گئے اور کونسل کو واگزاشت جائداد کیطرف متوجہ کیا لیکن کوئی فائدہ اسپر مترتب نہوا غرض اُمرا بہتیرے نان شبینہ کو محتاج ہوگئے علی الخصوص اکثر فقرا کے خانوادے تو حقیقت ہی مین فقیر ہوگئے سنہ ۱۸۴۷عیسوی مین خواجہ حسین علیخان پر بغاوت کا جرم عائد ہوا یہہ شخص مشخصین عظیم آباد مین سے تھا حکام کو خبر پہونچی کہ کمپ داناپور کی ہندوستانی فوج کو بغاوت پر آمادہ کرنے کا قصد رکھتا ہے فوراً گرفتاری جاری ہوئی سید باقر کوتوال عظیم آباد اور داروغہ سید میر سجان بحکم ڈپٹی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس تلاش مین مصروف ہوئے لیکن خواجہ حسین علی خان مدت تک روپوش رہے مگر جب لیلی صاحب مجسٹریٹ نے کچھ سختی کے ساتھ احکام گرفتاری کے جاری کیئے تب خواجہ حسین علیخان خود حاضر ہوئے اور اونکے تمام جرائم شاہی حکم سے بخش دیئے گئے غرض کہ رفتہ رفتہ سرکار انگریزی کی

آلتمغا و جاگیر کی سندین طلب ہوئین

مسٹر الیٹ نے اکثر محال مملوکہ سرکار کر دیے

[illegible]

خواجہ حسین علیخان

عمدہ حکمرانی کا اثر تمام دلون پر ہوا اور خلقت کو ہر طرحکا آرام ہوتا گیا رعایا کو جو
چین انگریزون کی عملداری سے ہوا وہ نہایت باعث شکر گزاری ہے جیساکہ
سلطان عادل کے عہد دولت مین ہوتا ہے اب ۱۸۵۷ع کے خلفشار کا حال
ہم لکھتے ہین یہہ ایک دردانگیز اور عبرت خیز فسانہ ہے یہان تک کہ مین اپنی
تاریخ مین اسکو درج کرتے ہوئے (اس خیال سے کہ ہندوستانی رعایا کی حماقت کا
اظہار ہے) نہایت شرم کرتا ہون غدر ۱۸۵۷ع نے ہندوستانی سپاہیون کی
صداقت مین بڑا داغ لگا دیا اور تعجب یہہ ہے کہ ظاہر اتفاق کا اور کوئی سبب
نہین معلوم ہوتا بجز کارتوس ولایتی کے دانت سے کاٹنے کے جسمین فرقہ سپاہ کو
گمان تھا کہ اس کارتوس مین گائے اور سور کی چربی ملائی گئی ہے تاکہ ہندو اور
مسلمانون کا دین عیسائی ہو جائے یہہ بات اسقدر مشہور ہوئی کہ سارے ہندوستانی
سپاہی سرکار انگریزی سے بگڑ گئے حالانکہ ظاہر ظاہر ہے کہ سرکار کو اس فعل سے
کچھہ علاقہ نہین اور ہرگز اوس کارتوس مین اس قسم کی چربی نہ تھی ہندؤن کو اگر
ایسے کارتوس سے دین کا چلا جانا متصور تھا تو ہو سکتا ہے کیونکہ اونکے دین
مین سخت بچار ایسے ہین کہ ذرا ذراسی بات مین چھوت ہوتا ہے بلکہ مختلف
ذاتون کا جھوٹا اور چھوا ہوا پانی یا کھانا نہین کھاتے مجھے حیرت ہے کہ مسلمانون
کے ہاتھہ مین کون دستاویز دینی تھی کہ ایسی جہل خبر پر اپنی عدالت پرور گورنمنٹ
سے بگڑ گئے اور "دین گیا دین گیا" کا شور مچا دیا مسلمانون کے مذہب کے مطابق
اگر کوئی شخص نادانستہ کوئی حرام چیز خواہ وہ سور کیون نہو کھائے تو اوسکا
دین ہرگز نہین جاتا چہ جاکہ جب اوسکا وجود بھی نہ ہو مسلمانون کو لازم تھا کہ

غدر سپاہ

شریر سپاہیونکی بدمعاشانہ حرکتین

اگر ہندو اس بغاوت پر آمادہ ہوئے تھے تو ہموطنی کے خیال سے اس بات کے
نیک و بد کو خوب سمجھا دیتے نہ کہ اونہین کیسی رام کہانی کہنے لگے اب اگر کوئی
یہہ کہے کہ مسلمانون کے مذہب مین جہاد واجب ہے وہ کیون مذہبی فعل
واجب کو ترک کرتے تو یہہ اونکی بہت بڑی غلطی ہے مسلمانون مین دو مذہب
مشہور ہین ایک سنت جماعت دوسرا شیعہ اثنا عشریہ شیعہ مذہب کے
مسلمان تو اس زمانہ مین جہاد کو حرام ہی بتاتے ہین بلکہ اگر کوئی شخص ایسی
لڑائی مین مارا جائے تو اوسکو خدا کا بڑا گنہگار جانتے ہین اور اگر کوئی شخص
کسی کو کافر سمجھکر مار ڈالے تو قاتل کو مجرم واجب القصاص ٹھہراتے ہین اس گروہ کو
ایسی لڑائیون سے کیا سروکار ہے سنی تو اونکے نزدیک انگریز نہ کافر حربی ہین
نہ اونکے دین مین خلل انداز ہین کہ جہاد درست ہو مفتی اس مذہب کے بھی فتوے
دیتے ہین کہ نصارا سے فی زماننا کسی طرح جہاد درست نہین ہے بلکہ بانی اسکا
خاطی اور مجرم شرعی ہے مجھے یقین ہوتا ہے کہ یہہ فعل مسلمانون سے صرف

کلکتہ کے دمدمے کی چھاونی سے فساد کا آغاز ہوا۔

اہل ہنود کی چھوت دیکھ دیکھکر واقع ہوا شروع ۱۸۵۷ع مین جبکہ ہندوستانی
سپاہی کلکتہ کے دمدمہ کی چھاونی مین بسبب سن لینے اوس واہیات خبر کے کہ
کارتوس مین گائے اور سور کی چربی ہے گورنمنٹ انگریزی سے بگڑ گئے تب گورنر

ڈکیننگ گورنر جنرل فہمایشین سپاہ کو

جنرل لارڈ کیننگ صاحب بہادر نے کوئی دقیقہ اونکی فہمایش مین کسیطرح اوٹھا
نہ رکھا یہان تک کہ اون باغیون کے افسرون نے اون سے کہا کہ اگر تمہارے
نزدیک یہہ جدید کارتوس مشتبہ ہین تو اونہین کارتوسون سے کام کرو جو سابق
مین تمہارے اعتقادی تھے یا اگر اوتنا ہی جلد جتنا کہ منہ سے کاٹ سکتے ہو اس

کارتوس کو ہاتھہ سے کاٹ سکو تو پھر تمہارا یہہ عذر بھی زائل ہوجاتا ہے متمرد سپاہی
جنکی غرض صرف فساد انگیزی تھی ظاہر مین مان گئے مگر باطن مین اونکے شعلہ
غضب نے دوسرون کے دلون مین بھی آگ بھڑکائی ابتدا اسکی دوم بنگال
گرانڈیر کے ایک برہمن نے کی تھی آخر جنوری سنہ الیہ سے ماہ مئی تک یہہ
فساد میرٹھہ اور دہلی اور لکھنؤ بلکہ کل اضلاع مغربی و شمالی تک پھیل گیا اور بیچارے
انگریزون نے کیا کیا ظلم وستم ہاتھہ سے ان نمک حرام شریر سپاہیون کے
نہ اوٹھائے ہزارہا زن و مرد اور لڑکون کی بیکسی سے جان تلف ہوئی چار دن کی
حکومت مین ان باغیون نے چنگیز اور نادر کی سفاکی کو دلون سے بھلا دیا خصوصا
وہ دردانگیز واقعے جو لکھنؤ کی رزیڈنسی مین انگریزان محصور پر گزرے یادہ ہوکنا
قصے جو کانپور کے گھاٹ پر اور بی بی گھر مین پیش آئے باغیون نے دہلی کے تخت پر
ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ کو مثل شاہ شطرنج کے بٹھایا اور جو کچھہ چاہا
اس پردے مین کیا لکھنؤ مین واجد علی شاہ سابق شاہ اودھ کے نابالغ بیٹے
برجیس قدر کو اپنا رئیس مقرر کیا اور کانپور وغیرہ مین نانا راؤ کو جو بٹھور کے
ایک راجہ کا متبنی تھا سردار بنایا یہہ بدعملی صوبۂ الہ آباد تک پہونچ گئی اور کچھہ
کچھہ اثر اوسکا بنارس وغیرہ مین بھی پھیلا لیکن بڑی خیریت یہہ تھی کہ صوبۂ بنگالہ
و اوڑیسہ و صوبہ جات پنجاب اور کل ممالک دکن مین امن امان رہا ہمارا صوبۂ بہار
بعض اشرار کی نمک حرامی سے مفت مین لہو لگا کر شہیدون مین داخل ہوگیا
ابتدائے عملداری سرکار بہادر سے لیکر اسوقت تک یہان کی رعیت ہمیشہ
فرمان بردار اور جان نثار رہی اور کبھی اظہار تمرد اور بغاوت نہین کیا۔ مجھے

یہہ فساد تمام ہندوستان مین پھیل گیا۔

صوبۂ بہار مین بھی اسکا اثر ہوا۔

نہایت شرم آتی ہے کہ مین اپنے صوبۂ بہار کے بعض حصّہ کا حال بذمرۂ بغاوت لکھون
مگر کیا کہون کہ تحریر واقعات مین مورخ مجبور رہے جب یہہ آتش بغاوت ہر جگہہ پھیل گئی
اور شریر ہندوستانی سپاہی کھلے ڈُلے متمرد بن گئے اوسوقت تک وہ تینون
پلٹنین ہندوستانی یعنی ۷ و ۸ و ۴۰ ر جو داناپور کی چھاؤنی مین تھین وفادار
رہین اسی لیئے گورنر جنرل لارڈ کننگ بہادر نے اونکا ہتیار لے لینا مناسب نہ سمجھا
ہر چند بعض حکام کے نزدیک یہہ راے نامناسب تھی مگر گورنر صاحب سوچتے
تھے کہ وہان گورون کی پلٹن بھی موجود ہے جب چاہین گے ہتیار لے لینگے اور
یہہ کلیہ ہے کہ جب کوئی وسیلہ بلا کے ٹالنے کا اپنے ہاتھہ مین نہو تو خود بلا مین
مبتلا ہونا خلاف مصلحت ہے بنگالہ بھی اوسوقت ہندوستانی سپاہیون سے
بھرا ہوا تھا اور وہ لوگ منتظر موقع تھے دوسری جون ۱۸۵۷ء کو لائیڈ صاحب
جنرل فوج داناپور کے خط سے (جو اونھون نے نواب گورنر جنرل بہادر کو لکھا تھا)
معلوم ہوتا ہے کہ اوس روز تک وہان کوئی فساد نہ تھا مضمون خط کا یہہ ہے
گو اندنون ہندوستانی سپاہیون پر کوئی اعتماد نہین رہا لیکن یقین یہہ ہے
کہ جب تک کوئی ترغیب دینے والا ہندوستانی فوج متعینہ داناپور کو نہو گا
یہان کی فوج ہرگز نہ بگڑیگی" چند دن بعد بنارس سے خبر آئی کہ وہان کے سپاہیون
سے ہتیار لے لیئے گئے اِس خبر کو سُنکر یہان کے سپاہیون کے نقشے بدل گئے اور
بڑے خائف ہوئے مگر انگریزی افسرون کے سمجھانے سے اونکی تسکین ہوگئی
اِسی زمانہ مین دو لاکھہ روپے چھپرہ سے پٹنہ کے خزانہ مین آئے تھے انگریزونکو
خوف ہوا کہ شاید فوج اِس لالچ سے نہ بگڑ جائے مگر آغاز جولائی تک کوئی خلفشار

داناپور کی چھاؤنی

لائیڈ صاحب جنرل فوج داناپور۔

نہ صرف اطراف وجوانب کے بے اعتبار لوگ واہی تباہی خبرین دہلی اور لکھنؤ کی
اوڑاتے پھرتے تھے جس سے عام خلقت کو ہراس اور ڈر پیدا ہوا اور آثار خوف
اور خلفشار کے ہوتے چلے شہر مین ایک عجیب کھل بلی مچ گئی جو لوگ کہ فی نفسہ درپے
بغاوت وفتنہ انگیزی تھے اونکے آثارات بدلنے لگے اکثر امیر ودولتمند جنکو اِن
وجوہات سے یقین ازدیاد فساد کا تھا خائف ہوکر شہر چھوڑ چھوڑ کر دیہاتون مین
چلے گئے جو لوگ فتنہ پردازیون سے واقف تھے گوشۂ امن وسلامت ڈھونڈھنے
لگے اِس نازک اور تنگ وقت مین پٹنہ کے لوگون مین سے نواب سیّد ولایت علیخان

(حاشیہ: جیسا کہ اوس وقت کی انگریزی تاریخون سے معلوم ہوتا ہے)

(حاشیہ: نواب سیّد ولایت علیخان بہادر)

بہادر نے گورنمنٹ کو ایک عرضداشت بھیجی جسکا خلاصہ مضمون یہہ تھا کہ
"مین دل وجان ومال سے گورنمنٹ انگلشیہ کی تابعداری اور فرمان پذیری مین
سرگرم ہون ایسی حالت مین گورنمنٹ جو خدمت میرے متعلق کرے مین اوسکی
تعمیل کو حاضر ہون" چنانچہ ہوم آفس گورنمنٹ بنگال سے اِسکا جواب آیا اوسمین
تحریر تھا کہ آپ حکام ضلع کے پاس حاضر رہکر تعمیل اونکے احکام کی کرین چنانچہ
حکام کی خدمت مین حسب حکم ہوم آفس برابر حاضر رہے اور تعمیل احکامات
حکام بڑی عرق ریزی سے کرتے رہے اِسی زمانہ مین ایک اور خبر ہندوستانی

(حاشیہ: ایک غلط خبر کا مشہور ہونا۔)

سپاہیون مین پھیلی کہ جو دو دکش پورب سے پچھم روانہ ہونے کو آتا ہے اوسپر
گورے ہین وہ لوگ داناپور پہونچکر قیامت کی آگ اونپر برسائینگے اون
لوگون کا تردد اور بڑھ گیا انگریزی افسرون نے دور اندیشی سے ایک بکٹ ملٹن
مین مقرر کردیا کہ کوئی فتنہ پرداز آدمی فوج مین نہ جاسکے لیکن لائیڈ صاحب نے
اِس انتظام کے خلاف کیا اونھون نے بکٹ اوٹھا دیا اور سپاہیونکو مطلق العنان

کر دیا اونکی سمجھہ تھی کہ اس تدبیر سے حسن خیر خواہی اونکا بہ نسبت سرکار کے اور
اطمینان سرکار بہ نسبت اونکے راسخ ہو جائیگا بعض کا بیان ہے کہ پیر علی
کتاب فروش فوج کی بغاوت کا محرک تھا اور بعض کنور سنگھ زمیندار جگدیس پور
کو سلسلہ جنبان سمجھتے ہین اس زمانہ مین ولیم ٹیلر صوبہ بہار کے کمشنر تھے

ولیم ٹیلر کمشنر ضلع

ضلع پٹنہ بسبب بعض فرقے کے حکام مین بہت بدنام تھا اور خواجہ حسین علیخان
کا مقدمہ بالکل اونکے پیش نظر تھا اسلیئے کمشنر صاحب ہر طبقہ کے لوگونکو
خوب جانچتے اور آزماتے تھے اونہون نے سرگرمی اور ہوشیاری سے
رعایا کی خبرداری کرنی شروع کی ولیم ٹیلر سمجھتے تھے کہ خاص پٹنہ مین وہابی مذہب
کے مسلمان جہادی موجود ہین ایسا نہو کہ ان لوگونکی طرف سے کوئی سامان جہاد ہو
اور برخلاف سرکار کے شورہ کرین اسی لیئے زیادہ مستعدی سے اونہون نے
کام کرنا شروع کیا ولیم ٹیلر کی کارروائیون پر کوئی منصف اور فیصلہ کی راے
دیدینا آسان بات نہین ہے بیشک اوس زمانہ مین اونکی تحقیقات اور اونکے
حکمت آمیز افعال سے دوست اور دشمن دونون کے دل پر ایک بہت بڑا
رعب ہوگیا تھا اور جسقدر مضبوط بغاوت کی سلسلہ جنبانی کی امید کیجاتی تھی
نہوئی بعض لوگ اونکی کارروائیون کو نام رکھتے ہین اور سمجھتے ہین کہ اونہون نے
اوس زمانہ مین بڑی سختی کی اور غالباً کسی موقع پر یہہ بات صحیح بھی ہو۔ مئی مہینے

مئی ۱۸۵۷ء

کے آخر مین کمشنر صاحب کو متفرق ضلعون سے خبرین آنے لگین کہ خوف و ہراس
افسران انگریزی کے دلون مین بڑھتا جاتا ہے اور یہہ بھی اس شہر مین مشہور ہوا
کہ لشکر ملک ایران کا پنجاب تک باغیونکی مدد کے لیئے آگیا ہے یہہ خبر اگرچہ

ضلع گیا مین بھی فساد ہوا ۔

بازاری تھی مگر تردد اور بڑھ گیا - اوائل جون مین ضلع گیا کے بدمعاشون نے
یہہ بات مشہور کی کہ فوج انگریزی کو بمقابلہ باغیان شکست کامل ہو گئی اور اسی
خصوص مین نہایت مبالغہ کرنا شروع کیا چنانچہ وہان کے مجسٹریٹ صاحب نے
گورنمنٹ بنگالہ کو اس بات کی اطلاع دی صدہا ہندو اور مسلمان فقیرون کا
لباس پہنکر پچھم کیطرف روانہ ہوئے مگر سرکاری ملازمون نے اونکو پکڑ لیا ۔
گیارہوین جون کو ایک افسر نے چھپرے سے کمشنر صاحب کو لکھا کہ یہان خبر ہے
کہ داناپور اور پٹنہ کے لوگونکی معاونت سے کچھ خلفشار ہوا چاہتا ہے زیادہ
خوف یہہ تھا کہ اگر سپاہی داناپور کے بگڑ جائینگے تو ضرور پٹنہ کیطرف آکر خزانہ
لوٹ لینگے اور قیدیونکو رہا کر دینگے ماہ جون کے پہلے ہفتہ کے آخر مین انگریزونکو
داناپور سے خبر پہونچی کہ آج رات کو فوج بگڑ جائیگی یہہ سنکر کل انگریز کمشنر صاحب

پٹنہ کے چھجو باغ مین انگریزون کا اجماع

کی کوٹھی مین جمع ہوئے یہہ وہی کوٹھی تھی جو چھجو باغ کی کوٹھی ہے وہی اوس زمانہ
مین صاحب کمشنر کا مسکن تھا چونکہ وہ مکان بہ نسبت اور مکانون کے مضبوط
اور سنگین تھا اسلیئے کمشنر صاحب کی یہہ رائے ہوئی کہ سب کے سب اسی مکان
مین میم اور بچونکو لیکر آ رہین بہت سے سامان اور اسباب جو ضرورت کے تھے
ازقسم آلات حرب وغیرہ جمع کیئے گئے اور چھت کی سیڑہی کو نہایت مستحکم کرکے روزن
بندوق اور پستول مارنیکے واسطے بنائے گئے کوٹھی کی چھت کے مونڈیرون کے
اردگرد ریت کی تھیلیان لٹکائی گئین اور چھت پر ایک چھپر واسطے حفاظت
اسباب کے ڈالا گیا مگر چند انگریز مثل فارکشن صاحب اور ایجنٹ صاحب
افیون وغیرہ مع میم اور بچون کے گدام مین آکر پناہ گزین ہوئے اس موقع پر

ہندوستانیون مین صرف سید ولایت علیخان بہادر کمشنر صاحب کے پاس بفرمان
برداری حاضر تھے کمشنر صاحب کو ازحد ہراس تھا کہ نہین معلوم باغیونکے شریک
حال ہوکر اہل شہر کیا کیا ہنگامے برپا کرینگے اور یہہ امر قرین قیاس بھی تھا اسلیئے کہ
جب کسی قسم کا اشتعال بغاوت ہوجاتا ہے تو نادان خلقت اور بدمعاش کچھہ تو اپنی
خصلت کے سبب سے اور کچھہ دوسرونکی دیکھا دیکھی اور کچھہ لوٹ مار کے لالچ سے
ضرور ساتھہ ہوجاتی ہے اس عرصہ مین شام ہوئی اور مکان کے باہر بہت سے
سکھہ جنکا شمار اوسوقت تک وفادارون مین تھا مع اپنی فوج کے سردارون
کے بلائے گئے ایک شخص میجر ہومس کے لشکر کا پھاٹک پر اوس کوٹھی کے ننگی تلوار
کھینچے نگاہبانی کو موجود ہوا اوسوقت کا تہلکہ بیان نہین ہوسکتا ہے ایک
طرف یہہ انگریزی حکام تردد کی حالت مین مضطربانہ اور خوفناک تھے ایک طرف
رعایا کو ازحد تشویش اور اضطراب تھا کوئی نہین سمجھہ سکتا تھا کہ ہم لوگونکی حالت
کیا ہونیوالی ہے جون جون رات بڑھتی جاتی تھی خوف زیادہ ہوتا تھا کیونکہ تواتر
خبر پہونچتی تھی کہ فوج ہندوستانی ایک دل ہوکر پٹنہ کیطرف چلی آتی ہے میجر ریٹرے
صاحب افسر فوج سکہان طلب کیئے گئے اور اونکی فوج کو محافظت کا حکم دیا گیا
لیکن اوس شب کو فوج نہ بگڑی اور وہ رات اسی اندیشہ مین کٹ گئی لائیڈ صاحب
سپہ سالار فوج دانا پور نے ۹ - جون کو کمشنر صاحب کو لکھا کہ صدہا زن و
مرد اطراف سے بھاگ بھاگ کر یہان جمع ہوگئے ہین اور آثارات نہایت
خوف کے پائے جاتے ہین حکام کو زیادہ خیال اسکا تھا کہ پچھم کیطرف کے ہندوستانی
شہر مین ہین وہ یہان کے باشندون کو سرکار کیطرف سے پھیرتے ہین منجملہ

میجر ریٹرے

ان فتنہ پردازون کے ترہت پولیس کا جمعدار وارث علی ساکن دہلی پر
بھی کچھہ شبہہ ہوا وہان کے مجسٹریٹ صاحب نے ۲۰ - ماہ جون یا ۲۱ -
کو بذریعہ چند سوداگران نیل و سر ولیم رابرٹسن صاحب کے اوسکو گرفتار
کیا جمعدار مذکور اوسوقت سامان روانگی مین مصروف تھا بلکہ ایک خط بنام
مولوی علی کریم زمیندار موضع ڈومری کے مشعر بہ تحریک بغاوت لکھہ رہا تھا
جمعدار مذکور صاحب کمشنر کے پاس بھیجدیا گیا اور اوسکو پھانسی دی گئی
کہتے ہین کہ پھانسی دیتے وقت وہ چلا کر کہنے لگا کہ "کوئی ایسا ہے کہ ہمارے
مارے جانیکا حال شاہ دہلی سے جا کر بیان کرے" اوس خط کے ذریعہ سے مولوی
علی کریم پر بغاوت کا یقین ہوا چنانچہ اونکی گرفتاری کے لیئے چند سپاہیان سکھہ
اور دس سوار بزیر حکم میجر ریٹرے اور جمیس لاوس صاحب مجسٹریٹ موضع
ڈومری روانہ ہوئے مولوی علی کریم ہاتھی پر سوار ہو کر بھاگے مجسٹریٹ صاحب
ناظر علی حسن کے کہنے سے سپاہیونکو چھوڑ کر یکہ پر سوار ہوئے اور تعاقب
مین چلے مگر جب مولوی صاحب نے اپنے حریفون کو پیچھے دیکھا تو ہاتھی کو
سڑک سے کھیت مین پھیرا یکہ کھیت کے اندر جانے سے باز رہا اوسپر بھی مجسٹریٹ
صاحب پاپیادہ دور تک دوڑے مگر آخر کو تھک گئے اور ساتھہ والون نے
بھی اونکو آگے جانے سے باز رکھا صاحب ممدوح نے اپنے سپاہیونکو تعاقب
کیواسطے روانہ کیا اور پانچ ہزار روپے مولوی صاحب کی گرفتاری کے لئے
انعام مقرر کیئے گئے ولیم ٹیلر کو اوسوقت بیشتر اہل شہر پر یقین بغاوت
ہو گیا تھا اور شک نہین کہ اکثر فتنہ پردازون کے دلون مین تمرد اور شرارت بھی

ٹیلر صاحب سمجھتے تھے کہ جب تک تہدید آمیز اور خوف انگیز کارروائیان سرکار کی
طرف سے نہونگی خلفشار موقوف نہوگا اوسوقت کی کارروائیان مصلحت سے
خالی نہ تھین مگر بعض لوگ اونکے اس عمل درآمد کے سخت برخلاف تھے اسی مانہ
مین کمشنر صاحب نے حکمت عملی سے بہت سے اہل شہر کو اپنی کوٹھی مین طلب کیا
اِس پردہ مین گرفتاری مولوی احمد اللہ صاحب خلف مولوی الٰہی بخش و مولوی
واعظ الحق صاحب و شاہ احمد حسین صاحب کی منظور تھی اِن لوگون سے اندیشہ
یہہ تھا کہ وہابی ہین اور اپنے مریدون کو جہاد کیطرف مائل کرتے ہین پہلے تو کمشنر صاحب
نے درباب سد خلفشار کے بہت دیر تک تقریر کی قریب شام جب جلسہ برخواست
ہونے لگا تو اون تینون مولویون سے ٹھہرنے کو کہا گیا وہ سب خوف زدہ ہوکر ٹھہر گئے
کمشنر صاحب نے اونسے بیان کیا کہ جب تک یہہ خلفشار دفع نہو تب تک آپلوگونکو
ہمارے پیش نظر رہنا مناسب معلوم ہوتا ہے مولوی احمد اللہ صاحب نے سر جھکا کر
طوعاً و کرہاً اس حکم کی تعمیل پر رضامندی اپنی ظاہر کی۔ ایک کوٹھی مین جہان اب
کمشنری کا آفس ہے بزیر نگرانی پلٹن سکھہ کے رہنے کا حکم دیا گیا بعد اسکے اہل شہر
سے ہتیار لیلیے گئے اور ہزارہا تلوارین اور بندوقین جمع ہوگئین۔ تیسری
جولائی شام کیوقت پیر علی لکھنوی کتاب فروش کی دوکان مین جو پادری کی
حویلی کے پچھم واقع ہوئی تھی کچھہ بدمعاش جمع ہوئے اون لوگون کا دلی مقصد
یہہ تھا کہ عام اہل شہر بھی ہمارا ساتھہ دینگے اور پلٹنین داناپور کی ہماری شریک
ہونگی اِس خیال مین مجتمع ہوکر نکلے اور ایک سفید اور نیلہ رنگ کا جھنڈا لیکر
ڈنکا بجانے والے کو ساتھہ لیا ("دین دین") کہتے ہوئے وہان سے نکلے

مولوی احمد اللہ صاحب

اہل شہر سے ہتیار لیئے گئے

پیر علی کتاب فروش کا مشہور فساد یٹنہ مین

اور پورب کیطرف روانہ ہوئے یہہ خبر افیون کے گدام مین جہان سکھون اور
نجیبون کی پلٹن موجود تھی فورًا پہونچی اور داناپور بھی قاصد واسطے اطلاع کے
روانہ ہوا اوسوقت ڈاکٹر لائل صاحب روانہ ہوئے اور نجیب کی پلٹن کو حکم
عقب سے آنے کا دیا جب محلہ مچرہٹہ مین پہونچے تو اون بدمعاشون مین گھس

ڈاکٹر لائل متعلق گدام افیون قتل ہوئے

گئے بدمعاشون مین سے کسی شخص نے صاحب کو گولی ماردی ڈاکٹر صاحب
گرپڑے اور مارے گئے صاحب ممدوح کے فورًا مارے جانے سے تمام شہر
مین عجب کھلبلی مچ گئی ڈاکٹر صاحب کے مارے جانے کے بعد وہ جماعت
متفرق ہوگئی اور سکھونکی پلٹن بھی موقع وقت پر پہونچ گئی اوس جماعت مین
اوسوقت ایک شخص کی لاش ملی جو پہچانی نہ گئی اور دوسرا شخص زخمی ہاتھہ آیا
جسکا نام امام الدین اور لکھنؤ کا ساکن تھا پھر تو کمشنر صاحب کو ان اشرار کی
گرفتاری کیطرف توجہ بلیغ ہوئی اوسوقت دیوان مولا بخش خان بہادر ڈپٹی
مجسٹریٹ تھے اونہون نے بڑی سرگرمی سے تلاش کرنا شروع کیا اور بہتیرے

پیر علی والے فساد مین بہتیرون نے پھانسی پائی

لوگ مثل نندو اکھارا اور حاجی جان اور گھسیٹا اکھاڑہ کا خلیفہ اور گھسیٹا خان
اور اصغر علیخان اور بڈھن جان اور واصف حسین مع دو بھائیون کے
اور شیخ غلام عباس اور علاوہ انکے چند آدمی پکڑے گئے اور ثابت ہوا کہ یہہ
لوگ اس بلوے مین شریک تھے بڑا سبب گرفتاری کا یہہ ہوا کہ جوڈفالی ان
لوگون کے ساتھہ تھا وہ پکڑا گیا اور اوسنے چند آدمیون کو پکڑوا دیا یہہ سب لوگ

پیر علی گرفتار ہوکر پھانسی دیا گیا

اور خود وہ ڈفالی بھی پھانسی دیا گیا ایک اور سبب ان لوگونکی گرفتاری کا یہہ
تھا کہ پیر علی کی دوکان سے کوئی فہرست برآمد ہوئی جسمین اکثر قصوروار اور

اونکے ساتھہ بے قصوروں کے بھی نام تھے اصغر علیخان کے خصوص مین لوگ کہتے ہین
کہ محض بیقصور تھا چند دنون بعد پیر علی بھی گرفتار ہوگیا اوسکی دوکان کی تلاشی مین خطوط
فتنہ انگیز جو لکھنؤ وغیرہ سے آئے تھے یا جنکا مسودہ اوسنے کیا تھا پکڑے گئے اوسکو بھی
بحکم صاحب کمشنر کے پھانسی ہوئی پیر علی سے پھانسی کیوقت کہا گیا کہ اگر تم اصل حال
سے اطلاع دو تو تمہاری جان بخشی ہو مگر اوسنے استقلال سے جواب دیا کہ "راز کی
باتین قابل ذکر نہین ہوتی ہین جو شخص افشاے راز کرے وہ بڑا گنہگار ہوتا ہے" غرض
بعد ان سب ہنگامون کے شہر مین تسلط ہوگیا لیکن اضلاع بہار مین کہین کہین شر
وفساد باقی رہا اور اس عرصہ مین پچھم کی بھی کوئی خبر معلوم نہ ہوئی افواہ یہہ تھی کہ سب
انگریز قتل ہوگئے اور جو انگریز لکھنؤ مین ہین اونکو بھی باغی گھیرے ہوتے ہین دانا پور
کے سپاہیون کا ہتیار لینا موقوف ہوچکا تھا ۱۵- جولائی کو سر پاٹرک گرانٹ
صاحب سپہ سالار افواج ہند نے لائیڈ صاحب کو لکھا کہ آج کے روز گورے
کی پلٹن دانا پور روانہ ہوتی ہے باقی کل یا جمعہ کو روانہ ہوگی جب یہہ لوگ دانا پور
پہونچ جائین تب ہندوستانی فوج کے ہتیار لے لینا اور ہتیار لیتے وقت
اوُنسے کہنا کہ یہہ تدبیر وفاداروں کے لیئے بھی نیک ہے تاکہ نمک حرامون کے
ساتھہ کوئی اونکو بدنام نکر سکے اگر وہ لوگ ہتیار دینے مین تامل کرین تو اوُن سے
لڑکر ہتیار لینا چاہیئے لیکن افسوس ہے کہ لائیڈ صاحب اوسوقت متامل ہوئے
اور اونکو جرأت نہوئی کہ سپاہیون سے ہتیار لین ۲۴- جولائی کو جب دو کمپنیان
گورونکی وہان پہونچ گئین تب افسران فوج نے دلیر ہوکر حکم دیا کہ میگزین چھکڑون پر
لادکر ہندوستانی فوج سے گورونکی پلٹن مین لے آؤ انگریزی فوج نے ناکہ بندیان

سر پاٹرک گرانٹ صاحب سپہ سالار افواج ہند کا خط لائیڈ صاحب جنرل فوج دانا پور کے نام

کین تاکہ اگر ہندوستانی فوج بگڑ جائے تو فتحیاب نہو سکے درمیان فوج گورہ و میگزین
کے ہندوستانی بارک تھی جیسے ہی وہ چھکڑے بارک سے پار ہوئے پلٹن نمبر ۸
ہندوستانی مین ایک ہل چل مچ گئی مگر پلٹن نمبر ۴۰ اوسوقت تک بظاہر وفادار تھی
پلٹن نمبر ۸ کے سپاہیون نے غل مچانا شروع کیا کہ انگریزونکو مار ڈالو اور گولے
باروت اونکی فوج مین نجانے دو مگر اوس پلٹن کے افسرون نے بڑی دیر تک اون
لوگون کو سمجھایا اسلیئے تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ خاموش ہو گئے تا اینکہ
دو گاڑیان میگزین کی فوج گورہ مین پہونچ گئین ہندوستانی افسرون نے نہایت
کوشش کی کہ کسی طرح سپاہی اپنی اصلی حالت پر آجائین اسی حیث و بیس
مین سب میگزین آسانی سے فوج گورہ مین پہونچ گئے قریب شام کے آخر پلٹن
نمبر ۸ ہندوستانی کھلے ڈلے باغی ہو گئی اور اسباب اپنے اپنے سلاح خانہ سے
نکال لیئے لشکر کا خزانہ بھی لوٹ لیا پلٹن نمبر ۴۰ اوسوقت تک پس و پیش مین
تھی اور اوسکا ارادہ تھا کہ سرکار کی مدد کرے مگر اوس ہنگامہ کی حالت مین
نمبر ۱۰ کے گورون نے اون پر ناحق حملہ کیا اور ہسپتال کی چھتون سے گولیان
برسانے لگے اسلیئے وہ پلٹن بھی بگڑ گئی القصہ جب فوج کے بگڑنے کی خبر کمشنر
صاحب کے پاس آئی اور سب انگریز اوس کوٹھی مین جمع ہوئے تو سوا چند
انگریزون کے باقی حکام نہایت پریشان خاطر اور مضطر تھے سب کو یقین تھا کہ
فوج ضرور پٹنہ کیطرف آئیگی اور باوجود قرب کے کوئی درست خبر داناپور کی
کمشنر صاحب کو نہین ملتی تھی اسلیئے نہایت تشویش تھا بلکہ بعضون نے
یہہ خبر دی کہ فوج پٹنہ کیطرف نصف از راہ خشکی و نصف از راہ دریا چلی آتی ہے

داناپور کی فوج بگڑ گئی

تمام شہر مین سوا (بھاگو) کے اور کوئی تحقیق خبر کسی کے مُنہہ سے نہین نکلتی تھی
اِس موقع پر بھی نواب سید ولایت علیخان بہادر کمشنر صاحب کے پاس حاضر تھے
اتنے مین کمشنر صاحب کے پاس خبر پہونچی کہ باغیون کو تو پین مار کر گورون نے
پامال کر دیا اگرچہ یہہ خبر غلط تھی مگر جماعت حاضرین کو کسی قدر اطمینان ہوا غرضکہ
وہ تینون پلٹنین اپنے اپنے ہتھیار لیکر شاہ آباد کو روانہ ہوئین مگر جلدی مین
کپڑے اور روپیہ وہان اونکی وہان چھوٹ گئین لائیڈ صاحب سپہ سالار بسبب
بیماری کے یا اور کسی سبب سے دو دکش پر چلے گئے اور کوئی بند و بست بذات
خاص نکر سکے گورون نے کچھہ تعاقب کیا مگر دریائے سوہن کی کیچڑ اونکو
مانع ہوئی اور واپس چلے آئے باغی بخوبی تمام دریا کے پار ہوئے اور کسی نے
اونکو نہ روکا قصبہ آرہ ضلع شاہ آباد مین پہونچکر دم لیا وہان اکثر حکام و
عہدہ داران انگریزی تھے اور چند ہندوستانی ملازمان سرکاری موجود تھے

فوج باغی متعلق داناپور آرہ کیطرف چلی گئی۔

کنور سنگہ زمیدار جگدیس پور اور رام سنگہ اِن اشرار کے ساتھہ شریک ہوکر
سردار بنے کنور سنگہ سن رسیدہ اسّی برس کا آدمی تھا اور بیماری کی وجہ سے
کمزور اور کم طاقت تھا اسپر بھی سرکار سے مقابلہ کرنے کو آمادہ ہو گیا وہ کوئی
بہت بڑا صاحب مقدور نہ تھا مگر خاندان اسکا قدیم زمیداران بھوجپوریہ
مین تھا ذات کا رجپوت تھا جسقدر اسکی تحصیل تھی وہ بھی بسبب بدانتظامی
اور کثرت قرض کے ابتری کی حالت مین پہونچگئی تھی شاید اس مادہ مین نانا راؤ
سے بھی خط کتابت رکھتا تھا بغاوت کے وقت اوسمین کوئی سرکشی کے
آثار نہین پائے جاتے تھے اسلیئے ولیم ٹیلر اوسکو خیر خواہ سمجھتے تھے مگر قصبہ آرہ کے

کنور سنگہ و رام سنگہ زمیداران بھوجپور

مجسٹریٹ صاحب نے اوسکو متمرد اور سرکش جانکر گورنمنٹ کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ کنور سنگہ باغی معلوم ہوتا ہے افسران سرکاری اوسکو مطلق العنان نہ رکھین کمشنر صاحب نے اوسکو ایک خط لکھا کہ پٹنہ مین آکر مجھہ سے ملاقات کرے کنور سنگہ حاضر نہ ہوا اوسنے عذر اپنی بیماری کا لکھہ بھیجا گمان کیا جاتا ہے کہ وہ پہلے حقیقت مین باغی نہ تھا اور اوسکو اس امر مین پس وپیش تھا جب اوسنے اپنی حاضری کے خصوص مین مولوی اعظم الدین حسین خان ڈپوٹی کلکٹر شاہ آباد سے صلاح پوچھی تو اونہون نے کچھہ ایسا گول جواب دیا کہ وہ مشتبہ ہو گیا جتنے افسران انگریزی اوسوقت آرہ مین موجود تھے وہ سب کے سب تعداد مین قریب ستر آدمیونکے تھے اور ایک اونمین مولوی اعظم الدین حسین خان بہادر ڈپوٹی کلکٹر ہندوستانی تھے مسٹر بوائل صاحب کی دومنزلہ چھوٹی سی کوٹھی مین جسمین انکا گھر تھا جمع ہوئے ان انگریزون نے پہلے ہی سے اوس کوٹھی مین رسد اور اور سامان جمع کرکے اوسکو مضبوط کرلیا تھا جب فوج باغی وہان پہونچی اور کنور سنگہ اونکا شریک ہوکر ساتھہ ہوا تو اونہون نے دفتر سرکاری جلادیا اور قیدیون کو رہا کیا محصورین

حکام انگریزی آرہ مین محصور ہوئے

آرہ کا حال بیان کرنیکے قبل تھوڑی کیفیت ضلع چنپارن کی لکھنا ضرور ہے میجر ہومس کے ماتحت کچھہ سپاہی سگولی کی چھاؤنی مین تھے یہہ صاحب بڑے بہادر طاقت ور اور دلیر تھے شروع بغاوت مین اونہون نے ۲۵ - مئی کو گورنر جنرل کو اطلاع دی کہ مینے یہان کے افسرون کو بتاکید تمام سمجھایا ہے کہ مراد باغیون کی لوٹ مار ہے آپ لوگون کے ماتحت جو امیر و رئیس ہین اونکو اس بات سے مفصل آگاہ کردیجئے جو شخص ذرا بھی فتنہ انگیز معلوم ہو اوسکو قتل کیجئے اور فوجی قانون جاری کردینا ضرور ہے بعد اس اطلاع کے صاحب ممدوح نے ضلع ترہت وچھپرہ وچنپارن

ضلع چنپارن

وغیرہ مین قانون فوجی جاری کردیا اور جواب دہی اسکی اپنے ذمہ لی ۲۹ - جون کو
اونہون نے گورنر جنرل کو لکھا کہ ہمنے گورکھپور سے عظیم آباد تک مارشل لا جاری
کیا چونکہ کئی خطوط متفرق اضلاع سے ہمارے پاس ایسے آئے ہین جنسے خواہ نخواہ
فساد ہونے کا گمان ہے اسلیئے ایسا قانون جاری ہونا مناسب تھا صاحب ممدوح
کی یہہ راے تھی کہ ہماری تجویز سختی کے ساتھ عمل مین آئے مگر گورنمنٹ نے بہت جلد
اس بے ضابطہ قانون کو منسوخ کردیا جیمس ہومس صاحب کو اپنے ہندوستانی
سپاہیون پر بڑا بھروسا تھا وہ اپنے لشکر سے چالیس چالیس آدمیون کا ٹکڑا متفرق
اضلاع مین بھیجتے تھے - ۱۴ - جون کی عرضداشت مین جو بحضور گورنر جنرل بھیجی اسمین
لکھا کہ ہمارے سپاہی تمام گشت کرتے ہین مینے اشتہار دیا ہے کہ کوئی افسر ہو یا
سپاہی ایک لمحہ کی فتنہ انگیزی کے سبب قتل کیا جائیگا اسوجہ سے تمام امن ہے
کل نو بجے رات کو دو سپاہی پلٹن نمبر ۱۲ کے بزمرۂ باغیان علی گنج سوان سے ہمارے
پاس بھیجے گئے مینے فوراً اونکو پھانسی دی جو احکام مینے جاری کیئے ہین اگر میرا بھائی بھی
اوسکی مخالفت کریگا تو مین اوسکو پھانسی دونگا جیمس ہومس صاحب نے جو احکام
اوسوقت جاری کیئے اور جسکی سزا قتل تھی یہہ تھے لڑنیکا ظاہر اقصد کرنا فتنہ انگیزی
کی گفتگو کرنا بغاوت مین ترقی دینا کوئی ذکر خلاف دربار گورنمنٹ زبان پر لانا
باغیون کا ظاہر ہونا لوٹ لینا مگر افسوس ہے کہ جیمس صاحب اپنے اونہین اعتمادی
سپاہیون کے ہاتھ سے مارے گئے صاحب ممدوح شام کو اپنی میم کے ساتھ
(جو کہ ڈنمارک کی رہنے والی تھین اور انکا پہلا شوہر کابل کی لڑائی مین مارا گیا تھا)
سیر کرنے کو نکلے ایک گروہ سواران مسلح نے اونکا مقابلہ کیا تفصیل انکے مارے جانیکی

ہیس ہومس صاحب

جیمس ہومس صاحب کا قتل ہونا -

نہین لکھی جاسکتی مگر اونکی آیا جو پہونچی تو اوسنے صاحب ممدوح اور اونکی میم کو بیجان
وہان پایا اوسوقت اون سگولی کے سپاہیون نے اور چند انگریزونکو مار ڈالا
مسٹر کارنر صاحب اپنے بنگلہ مین بیٹھے تھے کہ سوار اندر چلے آئے اور اونکو مار ڈالا
اونکا ایک لڑکا بھی وہان مارا گیا صرف ایک لڑکی بچکر نکل گئی اوسکو وہان کے
کسی باشندے نے چھپا دیا نعینٹ صاحب ڈپوٹی پوسٹ بھی مارے گئے اوسوقت
صرف تھوڑے سے سپاہی جو ماتحت کپتان جونس صاحب کے تھے وفادار رہے

ضلع گیا کا فساد

ضلع گیا مین بھی ایک ہلچل مچ گئی اور تھوڑے سے باغیون نے وہان بھی پہونچکر
دفترخانہ مین آگ لگا دی اور قیدیون کو رہا کیا - ۲۷ - جولائی کو چند گورے ۳۷ کے

مقابلہ فوج باغی ... کچھہ گورے آرہ بھیجے ...

ایک بوٹ پر روانہ کیئے گئے تاکہ نو میل آرہ سے اسطرف ٹھہر کر جو انگریز کہ ظلم وستم سے
باغیون کے متفرق ہوگئے ہین اونکو سوار کرکے اسطرف لے آئین لیکن یہہ آگ بوٹ
ریت پر چڑھکر ٹوٹ گیا لائیڈ صاحب نے اِن گورونکو واپس آنے کا حکم دیا مگر کمشنر صاحب
کی راے ہوئی کہ تھوڑے گورے اور ادھر سے روانہ کیئے جائین تاکہ اوس ٹوٹے
جہاز کے گورونکو اپنے ساتھہ لیکر آرہ کیطرف بڑھہ جائین اِس عرصہ مین ایک آگبوٹ
الہ آباد سے داناپور پہونچا جسمین بہت سے انگریز کلکتہ جانیکو بھرے ہوئے تھے یہہ صلاح
ہوئی کہ اِس بوٹ مین بھی گورے کی ایک جماعت روانہ کی جائے اور داناپور مین
ایک کاروان سرا بنا کر اِن مسافرون کو اوتار دیا جائے جب یہہ بوٹ واپس آئے

گورون کا آرہ روانہ ہوا

تب پھر یہہ مسافر کلکتہ روانہ کیئے جائین ۲۹ - جولائی دنکو تیسر الشکر گورون کا
روانہ ہونے کو تھا جسکے افسر کرنل فنوک صاحب تھے اور اونہون نے اپنا کام
کپتان دنبار صاحب کے سپرد کیا تھا قریب ڈیڑھہ سو گورون کے بزیر حکم

کپتان صاحب موصوف کے اور ستر سکھہ ماتحت لفٹنٹ انگلی صاحب کے
روانہ کیئے گئے - ۱۹ - جولائی کو جب کمشنر صاحب داناپور مین تھے تب مسٹر
ڈانل صاحب مجسٹریٹ ضلع چھپرہ اور مسٹر راس منگلس صاحب اسٹنٹ کمشنر پٹنہ
بھی وہان پہونچے اِن دونون صاحبونکی یہہ خواہش ہوئی کہ اگر کوئی پلٹن آرہ
روانہ ہو تو ہملوگ بھی اوسکے ہمراہ اپنے دوستونکی مدد کے لیئے جائین غرض قریب
ساڑھے نو بجے کے یہہ جہاز آرہ کیطرف روانہ ہوا راہ مین بسبب بدانتظامی کے
کسی جگہہ خوراک اور سامان رسد وغیرہ میسر نہ آیا قریب سات بجے کے یہہ جہاز
سوہن کنارہ پہونچا کپتان دنبار صاحب فوج کو آراستہ کرکے چاند کی روشنی
مین آگے روانہ ہوئے دو تین میل چلے تھے کہ ایک پل ملا وہان ارادہ ہوا کہ کچھہ
کھانا کھالین مگر کپتان صاحب سوچے کہ اگر چاند غروب ہوجائیگا تو رستہ چلنا
دشوار ہوگا اِسلیئے وہان سے آگے چلے سکھونکی پلٹن پیچھے اور گورے آگے آگے
چلے جاتے تھے کہ یکایک آنبون کے درختون سے بندوق کی آواز آئی گورے
حیران ہوئے کہ آنبون کے درختون کی آڑ مین فیر کا جواب کیونکر دیا جائے سب
سے پہلے کپتان دنبار صاحب مارے گئے باغی اوسوقت مور و ملخ کیطرح اِس
تھوڑے سے لشکر پر آن گرے فوج انگریزی کپتان صاحب کے مارے جانے
سے گھبرا گئی اوس اندھیری رات مین اپنی فوج اپنی ہی بندوق سے ضایع ہونے
لگی ناچار ایکطرف بڑھتے بڑھتے ایک گڑھے مین رات بسر کی جو لشکر باقی رہ گیا تھا
وہ پھر دریا کیطرف پھرا بعد روانگی کے باغیون نے تعاقب کیا غرض کسی طرح سے
لڑتے ہٹتے دریا تک پہونچے اتفاقات وقت سے بوٹ تیار تھا کچھہ گورے

انگریزی کی پریشانی کی راہ مین -

اوسپر جلدی مین سوار ہوئے اور کچھہ سوار ہوا چاہتے تھے کہ باغیون نے آکر
گھیر لیا بوٹ مین آگ لگادی اکثر سکھہ مارے گئے اور اکثر ڈوب گئے اور اکثر جل مرے
لفٹننٹ گلبی افسر فوج سکھان بوٹ پر سوار ہوتے تھے کہ مارے گئے مگر وہ لوگ
جو دریا کے دوسرے کنارہ تک پہونچ گئے تھے بچ گئے اور دانا پور اوسنی بوٹ پر
روانہ ہوئے جب یہہ جہاز دانا پور پہونچا تب اہل جہاز کو سب دیکھکر خوش
ہوئے اور یہہ سمجھے کہ شاید یہہ لوگ فتحمند آتے ہین جب انگریز قریب پہونچے
اور معلوم ہوا کہ برخلاف گمان کے سب کے سب خستہ حال ہین اور اکثر انگریز
اونمین کے مارے گئے تو بیچاری میم اور بچے جنکے مرنے کی خبر آئی تھی بے اختیار
رونے لگے شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ ان چار سو آدمیون مین صرف پچاس
آدمی بچکر آئے ہین مسٹر ڈانل صاحب اور مسٹر راس منگلس صاحب جو اس
لشکر کے ساتھہ گئے تھے اونہون نے بڑی دلیری کی مسٹر راس صاحب کو
ایک گولی لگی تھی جس سے وہ بیہوش ہوگئے تھے مگر جب ہوش مین آئے
تو اون ڈاکٹر صاحب کے ساتھہ جو اس فوج مین تھے زخمیون کا کام کرنے
لگے مجروحین کو پانی پلاتے تھے اور اونکے زخم دہوتے تھے جب صبح کو یہہ پلٹن
دریا کیطرف پس پا ہوئی تھی تب صاحب ممدوح کو ایک گورا ۳۷ کا
زخمی ملا صاحب کو دیکھکر ملتجی ہوا کہ مجکو ساتھہ لے چلئے اگرچہ وہ گورا تن و
توش مین کچھہ کم نہ تھا اور صاحب ممدوح خود زخمی اور خستہ حال تھے
اور باغی چارطرف سے گولیان مارتے ہوئے چلے آتے تھے لیکن ٹھہر گئے
اور گورے کو بطور پشتارہ کے پیٹھہ پر باندھا اور اوس ریت اور میدان کو

مسٹر ڈانل صاحب
اور راس منگلس
صاحب کا واقعہ

طے کرکے اوسکو بوٹ پر سے آئے اور صحیح سلامت دانا پور پہونچ گئے اب محصورین آرہ کا

محصورین آرہ کا حال

حال سُنئے کہ یہہ بیچارے ساٹھہ ستر انگریز بوائل صاحب کی دو منزلہ کوٹھی مین محصور تھے اور چارطرف اونکو باغی گھیرے ہوئے تھے خود بوائل صاحب اوس کوٹھی کی نگہبانی مین مصروف تھے اور ہر دفعہ ایک خوفناک حملہ اوسپر باغی کرتے تھے محصورین بھی اوسکا بڑی مضبوطی سے جواب دیتے تھے گولی اور باروت بھی اِن بیچارون کے پاس بہت کم تھی اور سامان خورش بھی قدرے قلیل تھا گوشت جسپر انگریزونکی زندگی ہے نام کو نہ تھا شب کے وقت چند انگریز اوس کوٹھی سے نکلے اور کئی بھیڑیان جو رمنہ مین چرتی تھین پکڑ لائے کئی دنون تک اوسی پر اوقات کی جب باغی اِس چھوٹے سے قلعہ کو فتح نکرسکے تو اونہون نے سرنگ کھودنا شروع کیا بوائل صاحب تو ایک دوراندیش آدمی تھے بہت جلد اِس بات سے مطلع ہوگئے اور محصورین سے برخلاف اوسکے سرنگ کھدوانی شروع کی معلوم ہوا کہ باغی اوس مکان کی جڑ تک سرنگ کھود چکے ہین غرض وہ سرنگ ختم اب کردی گئی اِسی خوف و ہراس مین ایک ہفتہ گزر گیا اور دوسرا ایکشنبہ آیا جب محصورین کے خلاص ہونیکا ذکر کیا جائے تب تک تھوڑا سا حال اضلاع مختلف صوبۂ بہار کا بیان کرنا ضرور ہے جب ڈنبار صاحب مارے گئے اور ہر طرف یہہ خبر پھیل گئی کہ سرکاری فوج کو شکست ہوئی تب کمشنر صاحب نے افسران اضلاع بہار کو لکھہ بھیجا کہ پٹنہ مین چلے آئین کیونکہ اوسوقت سب سے زیادہ فرض اونکا انگریزونکی جان بچانا تھا چنانچہ ضلع چھپرہ کے افسر جیمیس ہومس صاحب کا قصہ پیش نظر تھا یہہ حکم کمشنر صاحب کا مظفر پور پہونچا وہان کے حکام پہلے ہی سے اِس خصوص مین

اطراف سے پٹنہ مین انگریزونکا آنا۔

مشورہ کر رہے تھے - ۲۹- جولائی کو مسٹر فوربس صاحب جج مظفرپور نے کمشنر
صاحب کو لکھا کہ ضلع ترہت بڑی خطرناک حالت مین ہے (کیونکہ جیمس ہومس
صاحب کے ہندوستانی لشکر کے باغی تمام پھیل گئے ہین) جب تک کوئی حفاظت
کامل وہان نہین کیجائیگی انگریزی قبضہ سے وہ ضلع نکل جائیگا اوسی دن افیشل رزیڈنٹ
نے لائیڈ صاحب کو لکھہ بھیجا کہ سگولی اور داناپور کی بغاوت سے یہان بھی خوف پھیل گیا
ہے اسواسطے ہم آپ کو لکھتے ہین کہ چند جماعت فوج گورہ یہان بھی روانہ کیجئے ان

محصورین آرہ کا حال

سب مشکلات سے زیادہ اہم مشکل محصورین آرہ پر تھی جب اونپر ایک ہفتہ گذر گیا
اور دوسرا ایک شنبہ آیا انگریزون کا قاعدہ تھا کہ وہ روز صبح کو اوٹھکر اون سوراخون
سے جو اوس مکان مین گولیان مارنے کے لیئے بنائے گئے تھے باغیون کو دیکھہ
لیتے تھے اوس روز بھی حسب معمول دیکھنا شروع کیا تو باغیون مین ایک تہلکہ سا
معلوم ہوا جماعت باغی برابر ایک طرف بھاگی جاتی تھی اور اونکے اونٹ ہاتھی
گھوڑے لوٹ کے اسباب سے لدے ہوئے اونکے ساتھہ تھے جون جون
دن چڑھتا گیا وہ زیادہ سست اور کمزور معلوم ہوئے محصورین کو کامل یقین ہوا
کہ ضرور کوئی مدد ہمارے لیئے آتی ہے ورنہ باغی سراسیمہ ہوکر کیون بھاگتے

محصورین آرہ گھر سے باہر آئے -

اِس تصور سے جیسی خوشی اوس جماعت کو ہوئی بیان سے باہر ہے جب سب باغی
نظر سے غائب ہوگئے تب محصورین مکان سے باہر نکلے اور ایک نے ایک کو
مبارکباد دی اب سمجھنا چاہیئے کہ یہہ باغی کیون اور کس لیئے بھاگے گسنٹ
ایری صاحب ایک افسر فوجی تھے جنکو کمانڈرانچیف افواج ہند نے
تھوڑی سی فوج دیکر بطرف مغرب روانہ کیا تھا - ۲۵- جولائی کو اونکے جہاز نے

آیر صاحب کی فوج نے باغیان آرہ کو ہٹا دیا۔

دانا پور سے آگے جاکر قیام کیا آیر صاحب نے جب ماجرا محصورین آرہ کا سُنا تب قصبۂ بکسر کیطرف سے روانہ ہوئے تکلف یہہ ہے کہ اوسوقت صرف ڈیڑہ سو گورے آیر صاحب کے ہمراہ تھے اور فوج باغی دس ہزار سے کم نہ تھی مگر اس بہادر دلیر دل انگریز نے اِس قلیل جماعت سے اونکا سامنا کیا باغی بھی دل کھولکر خوب لڑے کنور سنگہ سرغنہ باغیان باوجود پیرانہ سالی کے فوج انگریزی کے مقابلہ مین ایسا مستعد و آمادہ تھا جیسے نوجوان دلیر ہوتے ہین لیکن آخر کو اِس قلیل جماعت نے اوسکو بھگا دیا فوج باغی پس پا ہوکر جگدیس پور کیطرف روانہ ہوئی اور آیر صاحب نے قصبہ آرہ کو دخل کرلیا بیچارے محصورین جو ایک ہفتہ تک موت کے سامنے تھے آیر صاحب کی بہادر فوج کی بدولت بچ گئے ایک ہفتہ تک آیر صاحب آرہ مین رہے اور آرہ کا خوب ہوشیاری سے بندوبست کرلیا چند باغیون کو جو باعث فتنہ و فساد ہوئے تھے پکڑکر پھانسی دی بعد اسکے ۱ فوج گورہ متعینہ دانا پور سے دو سو سپاہی اور میجر ریٹرے کی فوج سے پچاس سکھ لیکر جگدیس پور روانہ ہوئے۔

کنور سنگہ باغی خوب لڑا

جگدیس پور کا قلعہ توڑا گیا۔

جگدیس پور ایک مضبوط قلعہ کنور سنگہ کا موروثی تھا جسکو اوسنے زمانہ بغاوت مین اور بھی مضبوط کرکے غلہ وغیرہ وغیرہ سامان رسد سے مرتب کیا تھا فوج باغی کے علاوہ زمیدار اور گنوار گرد و نواح کے بہت کچھہ اوسکے ساتھہ ہوگئے تھے فوج باغی قلعہ جگدیس پور سے آگے بڑھکر مقابلہ مین فوج انگریزی کے آئی یہہ لڑائی ۱۱ اگست شام کیوقت مقام دلّور مین واقع ہوئی جسوقت فوج انگریزی مقابلہ مین باغیون کے آئی اور لڑائی شروع ہوئی تو باغی بھی اپنا اخیر زور دکھانے

مقام دلّور مین باغی فوج اور کنور سنگہ سے آیر صاحب کی فوج کا مقابلہ

لگے چونکہ رات کا وقت ہوگیا تھا اِسلئے باغی دکھائی نہین دیتے تھے مگر توپ اور
بندوق کے چلنے کی روشنی سے اونکی جماعت معلوم ہوتی تھی آیر صاحب کو مقصود
یہہ تھا کہ کسیطرح کنور سنگہ زندہ ہاتھہ آجائے مگر یہہ پھرتیلا شیر کب ہاتھہ آسکتا تھا
تھوڑی دیر بعد فوج باغی پس پا ہوگئی اور کنور سنگہ نے جنگل کی راہ لی فوج
انگریزی بسبب ناواقفیت راہ کے ناچار قلعۂ جگدیس پور مین داخل ہوئی ساری
مضبوط عمارتین کنور سنگہ کی توڑ ڈالی گئین اور جتنا غلّہ جمع تھا وہ تقسیم کردیا گیا
ایک بڑا مندر قدیمی کنور سنگہ کی عمارت کے دہوکے سے توڑ ڈالا گیا اِس مندر
کے توڑنے پر کمانڈر انچیف صاحب فوج ہند کو نہایت افسوس ہوا کہ ناحق
مسٹر آیر نے ایک قدیمی معبد کو توڑ دیا - ۱۶ - اگست کو معلوم ہوا کہ کنور سنگہ قصبۂ
شہسرام مین ہے اِسلیئے فوج انگریزی اوسکے تعاقب مین چلی لیکن چونکہ مسٹر
آیر کو چند موانعات پیش آئے اِسلیئے اونہون نے قصبۂ آرہ مین آکر قیام کیا -
اِسکے بعد یہان کے کمشنر مسٹر ٹیلر کو ہلیڈے صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال نے
موقوف کرکے مسٹر شامیل کو کمشنر مقرر کرکے بھیجا - ۵ - اگست ۱۸۵۷ء کو
مسٹر ٹیلر نے اپنا چارج حوالہ کیا وہ لوگ جنہون نے مسٹر ٹیلر کے ساتھہ رہکر بہت نمایان
جانفشانیان اور مفید کام انجام دیئے تھے اور جنکے حُسن خدمات مسٹر ٹیلر کے
کامون کے ساتھہ مبتنی تھے اِن حکام کی آپس کی نااتفاقیون سے چند دن کے
لیئے گورنمنٹ کے دِل سے بھولے رہے مسٹر شامیل کے ساتھہ منشی امیر علی صاحب
(جنکو خطاب نواب خان بہادر دیا گیا اور جو قصبۂ باڑہ کے ساکن اور دیوانی
کلکتہ کے وکیل تھے) اسسٹنٹ مقرر ہوکر آئے مسٹر شامیل نے مسٹر ٹیلر کی

ایک مندر کا غلطی سے ٹوٹ جانا -

مسٹر ٹیلر کمشنر معطل ہوئے مسٹر شامیل کمشنر ہوکر آئے -

جملہ کارروائیون کے برخلاف اپنی رائے ظاہر کی مولوی احمداللہ وغیرہ کو جو ایک عزّت کے ساتھہ احتیاطاً زیرنگرانی تھے مطلق العنان کردیا اونکی بہت کچھہ سفارش اور اونکی وفاداری گورنمنٹ مین ظاہر کی انگریزی تاریخین کہتی ہین کہ اگر مسٹر ٹیلر ابتداے جون سے مطابق راے مسٹر شامیل کے کام کرتے تو نتیجہ اوسکا کیا ہوتا ضرور یہی ہوتا کہ کسی شخص کے دلمین رعب گورنمنٹ انگلشیہ کا باقی نہ رہتا بلکہ ایک مضبوط مفسدہ جو آسانی سے مٹا دیا گیا ابرکیطرح سارے صوبۂ بہار کو گھیر لیتا اور اپنی شاخ ممالک مغربی وشمالی کی گھنگھور گھٹاؤن سے ملا دیتا مگر اسمین شک نہین کہ یہان کی خلقت مسٹر ٹیلر کی تمام سخت کارروائیون سے ناراض اور کشیدہ خاطر تھی چند برس بعد مولوی احمداللہ صاحب پر ایک سخت جرم بغاوت کا عائد ہوا اور سرحدی سازش کا مقدمہ اونپر ثابت کیا گیا اور وہ اسی جرم مین مدت العمر کے لیئے جزیرہ انڈمان بھیج دیئے گئے مسٹر ٹیلر کے سفارشی لوگ آخرمین نہایت وفادار ٹھہرے چنانچہ دیوان مولا بخش خان نے اسٹار آف انڈیا پایا اور نواب سیّد ولایت علیخان کی عزت گورنمنٹ مین یوماً فیوماً بڑھتی گئی حضور پرنس آف ویلز کی خاص ملاقات مین سرفراز ہوئے اور شکریہ بغاوت کے وقت کی خدمتون کا جناب ممدوح کیجانب سے سُنایا گیا اور ایک معزز خطاب سی۔ آئی۔ ای۔ (مشیر قیصر ہند) کا پایا۔

بغاوت کے زمانہ مین مسٹر ٹرائر جج اور مسٹر منی مجسٹریٹ ضلع گیا تھے۔ جب کہ بعض حصہ بہار کی بغاوت کے حالات وہان بھی پہونچے تو ہندو برہمن اور شریر زمیندار طرح طرح کی خبرین مشتہر کرنے لگے یہان تک کہ ان ہندوؤن نے ایک شرہی

گیا مین ایک مفسد پھانسی پائی۔

ذریعہ سے فوج سکھہ مین یہہ بات مشہور کی کہ بازار کے اجناس مین انگریزون نے گائے وغیرہ وغیرہ کی چربی ملوائی ہے تاکہ دین اونکا خراب کردین جب اس سازش کی خبر مسٹر منی نے سُنی تو اوس بڑھی کو فوراً پھانسی دی لیکن کچھہ شروفساد اس سے کم نہوا پھر یہہ خبر معلوم ہوئی کہ دیومونگہ کا راجہ مودن نرائن سنگہ فوج باغی سے سازش رکھتا ہے اور راجہ بنارس سے بھی اوسکو سازش ہے مگر یہہ بات قابل لحاظ تھی کہ راجہ بنارس سرکار انگلشیہ کا دشمن نہ تھا پھر یہہ بات سُنی گئی کہ مونگیر اور دیوگڈہ سے کچھہ باغی اسطرف آتے ہین اور یہہ بھی مشہور ہوا کہ کنور سنگہ اسطرف آیا چاہتا ہے اسی عرصہ مین کمشنر صاحب نے وہان کے حکام کو اطلاع دی کہ پٹنہ نہایت مرکز بغاوت ہے سب انگریزون کا ایک ساتھہ ملکر رہنا مناسب ہے یہہ دیکھکر وہان کے حکام نے قصبہ صاحب گنج کو چھوڑ دیا اور پٹنہ روانہ ہوگئے اگرچہ جس وہم سے وہان کے حکام خوف زدہ ہوکر روانہ ہوئے وہ بات نہوئی مگر تاہم ایک تھوڑی جماعت فوج باغی کی شہر گھاٹی کیطرف سے وہان پہونچی اور چند نجیب بھی اونکے ساتھہ ہوئے تمام سرکاری دفتر جل گیا اور بنگلون مین آگ لگادی اور قیدی مطلق العنان کیئے گئے سرکاری خزانہ مین اوسوقت آٹھہ لاکھہ روپے جمع تھے جسکو مسٹر منی صاحب نے پیش بندی کرکے ایک محفوظ جگہہ بھیجدیا تھا۔ مگر یہہ فتنہ انگیزی اور شرارت کچھہ دیرپا نہ رہی باغی اور مفسد کچھہ دیر وہان مقیم رہے پھر شاہ آباد اور ملک مغرب کیطرف چلے گئے مسٹر منی کا اس ضلع کو خالی کردینا نہایت قابل افسوس بات ہے کہ اونھون نے صرف ایک ہی بغاوت کی امید پر اتنے بڑے ضلع کو چند دنون کے لیئے بالکل چھوڑ کر مطلق العنان کردیا یقین ہے کہ اگر یہہ حکام ہوشیاری سے کچھہ بندوبست کرکے وہان موجود رہتے

گیا مین ازدیاد فساد

تو اکثر جو انمرد رعیت اور جان باز عملگان کچہری اون تھوڑے سے باغیون کو مقابلہ
کرکے فایزالمرام نہونے دیتے ایک معتبر آدمی کا بیان ہے کہ ضلع گیا کے اسٹامپ کا
جلاڈالنا کسی باغی کا کام نہ تھا بلکہ بعض خیرخواہ اور ہوشیار افسرون نے ضلع چھوڑتے
وقت اِس خیال سے کہ اسٹامپ کے ہاتھہ آنے سے بیشتر جعلسازون کی بن آئیگی
یکجا کرکے سب کو جلاڈالا اسی سبب سے امن کے زمانہ مین کوئی جدید اسٹامپ
بغیر ایک سرخ مہر سرکاری کے معتبر نہ سمجھا جاتا تھا بلکہ تھوڑے عرصہ تک اسی قاعدہ کا
عملدرآمد ہوا آخر ۱۸۵۷ع مین بغاوت کی آگ بالکل بجھہ گئی اور کنور سنگھہ بھی (جو کبھی
کبھی اطراف مین حرکت مذبوحی کرتا تھا) اپنی موت سے یا کسی توپ کے گولہ کے
صدمہ سے جو اوسکے ہاتھہ مین لگا تھا مرگیا اور اوسکا بہادر بھائی امرسنگھہ جو دلیری
مین اپنے بھائی سے کچھہ کم نہ تھا مفقود الخبر ہوگیا -

تش بغاوت کا بجھہ جانا -

کنور سنگھہ مرگیا

دہلی کے قلعہ پر بھی سرکار کی فتحمند فوج نے دخل کرلیا اور لکھنؤ بھی دشمنون سے
بالکل پاک صاف ہوگیا یہہ زمانہ بھی ہندوستان کی تاریخ مین ایک یادگار زمانہ
ہے یعنے ادھر تو شریر باغیون نے اپنے کردار کی سزا پائی ادھر سرکار کمپنی کے
ٹھیکہ کی مدت اور حکومت تمام ہوئی ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا فرمان فرمائے انگلستان نے
یہان کی رعایا کو اپنے سایۂ عطوفت مین جگہہ دی اور بلاواسطت غیر خود حکمرانی کا
قصد کیا چنانچہ جو اشتہار تمام ممالک محروسہ ہندوستان مین جاری ہوا اور باعلان
تمام پٹنہ کے عام وخاص کے سامنے پڑھا گیا اوسکی نقل یہان مندرج ہوتی ہے -

عظمہ کا اشتہار
بت قیام امن

باجلاس کونسل بنام والیان وسرداران وجمہور انام ہند

جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا بفضل خدا خدیو مملکت گریٹ برٹن وایرلنڈ وآبادیہا ومقامات

واقع یورپ و ایشیا و افریقہ و امریکہ و سنٹرل ایشیا وظہیر المذہب کی طرف سے
خاص و عام کی اطلاع کے لیئے حسب تفصیل ذیل مشتہر کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ بوجوہ
کاملہ و بصلاح و اتفاق رائے اُمرائے ملتی و ملکی و مختاران عوام حاضرین جلسہ پارلیمنٹ
ہمنے اپنے اس ارادہ کو مصمم کرلیا ہے کہ ممالک ہند کا انتظام جو آج تک آنر بل ایسٹ
انڈیا کمپنی کے ہاتھہ مین امانتاً مفوض تھا اپنے ہاتھہ مین لیوین پس اس قرطاس کے
روسے ہم اطلاع دیتے اور اعلان فرماتے ہین کہ بصلاح و اتفاق رائے مذکورۂ بالا
کے ہمنے انتظام ملک مزبور کا اپنے اہتمام مین لیا اور اِس قرطاس کے روسے اپنی
جمیع رعایا کو جو قلمرو مذکور مین موجود ہین تاکیداً فرماتے ہین کہ ہمارے اور ہمارے
وارثون اور جانشینون کی وفاداری اور اطاعت کرین اور جس کسی کو ہم اپنے
نام اور اپنی طرف سے ملک کے انتظام کے لیئے وقتاً بوقت آیندہ مقرر کرنا
مناسب سمجھین اوسکی فرمان برداری کیا کرین اور جو فرزند ارجمند معزز اور معتمد علیہ
مشیر خاص نواب چارلس جان وائی کونٹ کننگ صاحب کی وفاداری اور قابلیت
اور فہم و فراست کی نسبت ہمکو اطمینان اور خاطر جمعی کلی حاصل ہے اِسلئے ہمنے
صاحب موصوف یعنے وائیکونٹ کننگ صاحب کو واسطے کرنے انتظام ممالک
مذکور کے ہماری طرف اور ہمارے نام سے برعایت ہمارے احکام اور اون آئین
کے جو اوسکے پاس معرفت ہمارے وزیر اعظم کے بھیجے جاوین۔
قائم مقام اوّل اور ممالک مذکورہ کا گورنر جنرل مقرر کیا اور جو جو لوگ بالفعل کسی عہدہ پر
کیا ملکی کیا فوجی سرکار آنر بل ایسٹ انڈیا کمپنی کے معمور ہین اونکو اس قرطاس کے
رُوسے اپنے اپنے عہدہ پر بحال و برقرار فرماتے ہین لیکن وہ ہماری مرضی آیندہ کے

مطیع رہین اور سب آئین و قوانین کی اطاعت کرتے رہین جو آیندہ نافذ کیئے جائینگے
اور والیان ہند کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس جس عہد و پیمان کو خود آنربل انسٹ انڈیا
کمپنی نے کیا یا وہ اوسکی اجازت سے منعقد ہوا اون سب کو ہم پذیرا اور قبول فرماتے
ہین اور اونکا ایفا بکمال احتیاط ہوتا رہیگا اور چشمداشت ہے کہ اون والیونکی طرف
سے بھی اسیطرح تعمیل ہوتی رہیگی جو ملک بالفعل ہمارے قبضہ مین ہے اوس سے
زیادہ کرنا نہین چاہتے اور جب ہمکو یہہ گوارا نہین ہے کہ کوئی اور شخص ہماری مملکت
یا حقوق مین دست اندازی کرے تو ہم بھی پیش قدمی کی اپنی طرف سے بنسبت
مملکت یا حقوق اوروں کے اجازت نہ دینگے اور والیان ہند کے حقوق اور منزلت اور عزت
مثل اپنے حقوق اور منزلت اور عزت کے عزیز سمجھینگے اور ہمکو آرزو ہے کہ والیان
ہند اور ہماری رعایا کو بھی وہ سعادت اور حسن اخلاق کی ترقی حاصل ہو کہ جو ملک
مین صلح اور حسن انتظام سے حاصل ہوتی ہے جو لوازم بنسبت اپنی دوسری رعایا
کے ہمپر واجب ہین وہی لوازم بنسبت اپنی رعایاے ہند کے ہم اپنے ذمہ لازم جانینگے
اور بفضل خدا وفاداری اور راستی کے ساتھہ ہم لوازم مذکور کا لحاظ کرتے رہینگے
اگرچہ ہمکو مذہب عیسائی کے صدق کی نسبت یقین کلی حاصل ہے اور جو تسلی خاطر
اوس سے ہوتی ہے اوسکا بکمال شکرگزاری اعتراف ہے تو بھی ہمکو نہ یہہ منصب
نہ یہہ آرزو کہ کسی رعیت سے خواہ مخواہ اپنے عقیدے تسلیم کرا دین بلکہ یہہ ہمارا حکم
شاہانہ اور مرضی ہے کہ نہ کسی اہل مذہب کی بوجہ اونکے مذہب کے تائید کیجاوے
اور نہ کسیکو بوجہ اوسکے اعتقادات کے تکلیف دیجائے بلکہ سب رعیت کی بموجب
قانون کے بغیر طرفداری حفاظت ہوتی رہے اور جو لوگ ہمارے فرمان پذیر انتظام

ملک ہند کے لیئے مامور ہین اونکو بکمال تاکید ارشاد فرماتے ہین کہ کسی ہماری رعیت کے
اعتقاد اور عبادات مذہبی کی نسبت دست اندازی نکرین والا ہمارا نہایت غضب ہوگا
اور یہہ بھی ہمارا حکم ہے کہ جہان تک ممکن ہو ہماری سب رعیت کو گو کسی قوم یا مذہب
کی ہو بلا تعرض وطرفداری کے ہماری ملازمت مین اون عہدون پر جنکو وہ اپنی لیاقت
اور قابلیت اور دیانت سے انجام دیسکتے ہون مقرر کرتے رہین اسکا ہمکو بخوبی علم ہے
کہ اہل ہند اون اراضی کو جو اونکے بزرگون سے اونہین ورثتاً پہونچی ہے بہت عزیز
رکھتے ہین اسلیئے ہمکو بھی اسکا بڑا لحاظ ہے اور بلکہ چاہتے ہین کہ یہہ حقوق اونکے
جو اراضی سے متعلق ہین بشرط ادا کرنے مطالبہ سرکاری کے محفوظ رہین اور ہمارا حکم ہے
کہ بوقت تجویز ونفاذ قانون کے عموماً حقوق قدیمی اور ملک ہند کے رسم ورواج پر لحاظ
کامل ہوتا رہے باستماع اس حال کے کہ بعض مفسدون نے جھوٹھہ موٹھہ افواہین اوڑاکر
اپنے ہم وطنونکو ورغلان کراونسے بغاوت فاش کروائی اور ملک ہند پر ایک بلا نازل
کروائی ہمکو نہایت افسوس ہوا اور ہمارے اقتدار کی کیفیت تو لوگون کو فرو کرنے سے فساد
باغیان کے میدان جنگ مین معلوم ہوگئی ہے اب ہمارا یہہ منشا ہے کہ اون لوگون کا عفو جرائم
کرکے جو اسطرح دہوکہا کھاگئے ہین اور پھر اطاعت مین آنا چاہتے ہین اپنا اظہار ترحم
کرین اس نیت سے کہ آیندہ زیادہ خونریزی نہونے پائے اور ہمارے ممالک ہند مین
جلدی سے امن وآمان ہوجائے ہمارے قائم مقام اور گورنر جنرل بہادر نے ایک
علاقہ مین کہ جہان لوگون نے ان ایام غدر مین جرم مخالف سرکار کیئے ہین اون
مین سے اکثرون کو مترصد عفو قصورات کا بشرائط مخصوص کیا ہے اور جن لوگونکی
تقاصیر نے اونکو احاطہ ترحم سے باہر کردیا ہے اونکی سزاؤن کی بھی تشریح

کر دی ہے چنانچہ ہم اپنے قائم مقام اور گورنر جنرل کے اس عمل مذکور کو پذیرا اور قبول کرتے ہین علاوہ اسکے حسب ذیل اعلان فرماتے ہین یعنے اون لوگون کے لیئے جنکے لیئے ثابت ہوا یا اب ثابت ہو کہ وہ رعیت سرکار انگریزی کے قتل مین بذاتہ شریک ہوئے باقی اور جملہ مجرمونکی نسبت اظہار ترحم کیا جائیگا مگر یہ بنسبت شرکائے قتل کے انصاف مقتضی اس بات کا ہے کہ اون پر ترحم نہو جن لوگون نے جان بوجھکر قاتلون کو پناہ دی ہے یا جو لوگ باغیون کے سردار ہوئے ہون یا ترغیب بغاوت دی ہو اونکی نسبت صرف یہی وعدہ ہو سکتا ہے کہ اونکی جان بخشی ہوگی لیکن ایسے لوگونکی تجویز سزا مین اون سب احوال پر جنکے اعتبار سے وہ اپنی اطاعت سے پھر گئے کامل غور کیا جائیگا اور اون لوگون کی نسبت جو بغیر غور کے مفسدون کے جھوٹھے قول مین آکر مجرم ہو گئے بڑی رعایت کیجائیگی باقی اور سب سے جو مقابل مین سرکار کے ہتیار بند ہین بموجب اس قرطاس کے وعدہ ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے اپنے گھر چلے جائین اور اپنے اپنے پیشہ صلح وسداد مین مصروف ہون تو اونکے قصورات جو ہماری سلطنت اور منزلت کی نسبت سرزد ہوئے بلا شرط معاف اور درگزر اور فراموش کر دیئے جائینگے ہماری یہہ مرضی شاہانہ ہے کہ رحم اور عفو کے شرائط مذکور اون سب سے متعلق ہون جو قبل از تاریخ یکم جنوری ۱۸۵۹ع کے شرائط مذکور کی تعمیل کرین اور ہماری بدل وجان یہہ تمنا ہے کہ جب ملک ہند مین خدا کے فضل سے پھر امن و امان اور چین ہو جائے تو وہان صنائع وصلح کی ترقی کرین اور افادہ خلائق کے لیئے کام مثل تیاری سڑک و نہر وغیرہ جاری کرین اور ملک کا ایسا انتظام کیا جائے جس سے ہماری

ساری رعایا سے باشندہ ملک مذکور کو فائدہ ہو کیونکہ اونکی فراغبالی ہمارے لیئے موجب اقتدار اور اونکی قناعت ہمارے لیئے موجب بیخطری اور اونکی شکرگزاری ہمارے لیئے پورا صلہ ہے اور خدای قادر ہمکو اور ہمارے فرمان برداران ماتحت کو ایسی توفیق دے کہ یہہ ہماری مرادین واسطے فائدہ رسانی خلائق کے اچھی طرح حسن انتظام کو پہونچین آمین اشتہار کے جاری ہونے سے ہر طرف امن وامان ہوگیا وہ لوگ جو سرکار انگریزی سے بسبب کردار زشت کے نہایت خائف تھے مطمئن ہو کر اپنے کاروبار مین مشغول ہوگئے کنور سنگہ اور امر سنگہ وغیرہ جن لوگون پر بغاوت کا صریح ثبوت تھا اونکی تمام جائدادین نیلام کردی گئین —

مولوی احمد اللہ کا مقدمہ —

۱۸۵۹ء سے لیکر ۱۸۶۴ء تک پھر کوئی جدید بات تاریخ مین مندرج کرنیکے قابل نہین ہے ۱۸۶۵ء مین مولوی احمد اللہ صاحب پر مقدمہ بغاوت قائم ہوا انکے بڑے بھائی مولوی یحیی علی صاحب جرم بغاوت سرحدی مین جزیرہ انڈمان بھیجے جاچکے تھے اسلیئے یہہ لوگ مطیع سرکار معلوم ہوتے تھے اور حکام کو بھی بظاہر کوئی بُری امید ان سے نہ تھی کہ یکایک اضلاع مغربی کے سرحد مین (جہان اکثر وہابی طریقہ کے لوگ اپنے اپنے مسکن چھوڑکر جمع تھے اور مشہور ہے کہ یہہ لوگ سرکار پر جہاد کیا چاہتے تھے) ایسے خطوط سرکار کے ہاتھہ آئے جن سے مولوی صاحب پر شبہہ ہوا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس یکایک بیخبر مولوی صاحب کے مکان پر پہونچے اور اونکو فوراً گرفتار کرلیا لالہ ایسری پرشاد سرکار کیطرف سے اس مقدمہ کے ثبوت بہم پہونچانے کے لیئے مقرر ہوئے آخر کو بعد ردّ و کد بسیار مولوی صاحب پر جرم بغاوت ثابت ہوگیا یہان کے حکام نے اونکو پھانسی کا حکم سُنایا مگر حکام

اِس حاکم کو مسترد کرکے صرف جزیرۂ انڈمان اونکو بھیج دیا اونکے تمام مکانات توڑ دئے گئے اور اونکی تمام ملکیت ضبط سرکار ہوکر نیلام ہوگئی بعد چند برس کے ایک اور مقدمہ امیر خان اور حشمت داد خان چرم فروش سوداگرون کا اوسی مقدمہ کا ہم قالب پیدا ہوا اون دونون پر بھی ثبوت بغاوت اور سرحدی فتنہ انگیزی کا پرنسپ صاحب جج کے اجلاس سے ہوا حشمت داد خان کو حکام صدر نے چھوڑ دیا اور امیر خان کو دائم الحبس کیا یہہ دونون سوداگر مولوی احمد اللہ صاحب کے خانوادہ کے مرید اور بسبب تجارت کے کسیقدر دولتمند بھی تھے مگر اِس بغاوت کے مقدمہ نے اونکے سارے کارخانے درہم و برہم کر دیئے بلکہ اِسکا اثر اونکے اور اور اہل قرابت پر بھی ہوا جو اِس کاروبار کی بدولت صاحب زر ہو رہے تھے لیکن چھہ سات برس بعد سرکار نے امیر خان کا جرم بسبب اونکی کبرسنی اور اپنی رحم دلی کے معاف کر دیا اور وہ قید کے عذاب سے چھوٹ کر بعد چندے اسیر پنجۂ اجل ہو گئے ۱۸۷۴ء عیسوی مین شمالی صوبۂ بہار (اضلاع ترہت) مین قحط عظیم کا سامان بسبب نہ برسنے پانی کے ہوا یہان تک کہ دربھنگا کے اطراف و جوانب مین ہزارہا غریب و فقرا مرنے لگے اور بیشک امید قوی تھی کہ یہہ قحط رفتہ رفتہ سارے اضلاع بہار کو گھیر لیگا مگر اِس زمانہ مین سر اسٹورٹ بیلی صاحب کمشنر پٹنہ تھے اونکے بندوبست اور کوششون سے یہہ قحط عظیم بہت جلد فرو ہو گیا ۱۸۷۵ء عیسوی کے آخر مین بیلی صاحب رخصت لیکر ولایت تشریف لے گئے اور بجائے اونکے مٹکاف صاحب کمشنر ہوئے یہہ وہ زمانہ ہے جسکا ذکر دفتر تاریخی مین کبھی بھولا نجائے گا کیونکہ حضور عالی پرنس آف ویلز بہادر ولیعہد دولت انگلشیہ کی تشریف آوری کا زمانہ ہندوستان مین انگلستان سے

خان و حشمت داد خان سوداگران چرم کا مقدمہ

۱۸۷۴ء کا قحط اور سر اسٹورٹ بیلی صاحب

حضور عالی پرنس آف ویلز بہادر ولیعہد کا پٹنہ رونق افروز ہونا

یہی ہے یہہ پہلا زمانہ ہے کہ انگلستان اور ہندوستان کا ولیعہد اس ملک مین اپنی
رعایا پر مرحمت خسروانہ کرنیکو رونق افروز ہوا جناب شاہزادۂ ممدوح انگلستان سے بمبئی
مین تشریف لائے وہان سے مدراس کو ملاحظہ فرماتے ہوئے کلکتہ کیطرف رونق افروز ہوئے
رعایائے صوبۂ بہار کے دل مین اپنے شاہنشاہ کے ولیعہد کے دیکھنے کا حد سے زیادہ
اشتیاق اور جوش تھا جب یہہ مژدہ سامعہ افروز مشتاقان ہوا کہ جناب شاہزادہ
صاحب شہر پٹنہ مین بھی مشتاق ملازمت رعایا کو دیدار سے محروم نہ رکھینگے
تب بڑے بڑے رئیس اور سرداروں کے دلون مین اسکا خیال ہوا کہ
جسطرح تمامی اضلاع ہندوستان کی رعایا نے جناب ممدوح کے اظہار تعظیم
اور اجلال کے لیئے پیشکشین گزرانی ہین صوبۂ بہار مین بھی اوسکا کوئی معقول
سامان کرنا نہایت مناسب ہے یہان تک کہ صاحب کمشنر ضلع نے رؤسا و راجگان
صوبۂ بہار کو پٹنہ کالج کے ہال مین جمع کیا اور خوشخبری سنائی کہ حضور شاہزادہ
صاحب اس شہر مین بھی تشریف لائینگے مناسب ہے کہ یہان کی خیر خواہ
رعیت بھی اپنے اپنے افعال سے اظہار خیر خواہی حضور ممدوح کا عملاً کرے اور
باہم چندہ کرے تاکہ شاہانہ تعظیم و تکریم کا اوس سے سامان کیا جائے اس خبر
سے تمامی اہل بہار کے دلون مین جو خوشی پیدا ہوئی وہ کبھی بھولی نہ جائے گی
غرضکہ سامان تیاری فرودگاہ وغیرہ کے لیئے ہر ایک دولتمند نے بقدر وسعت
زر معتد بہ فراہم کیا اور صاحب کمشنر نہایت عرق ریزی سے اوسکی درستگی
مین مصروف ہوئے باقی پور کے خوشنما گھوڑ دوڑ کے میدان مین ایک طول
وطویل سرخ باتات کا نمگیرہ جسکی چوبین نہایت خوبصورت رنگین تھین نصب

ہوا اوسکے نیچے تختے بڑی خوبصورتی سے بطور فرش کے بچھائے گئے صدر مقام مین تخت شاہانہ کیطرح ایک اونچی جگہہ بنائی گئی جسپر نہایت بیش قیمت کارچوبی شامیانہ لگایا گیا جو اپنے سنہری اور روپہلی چوبون سے بہت آراستہ تھا اِس چبوترہ پر ایک جواہرنگار کرسی جناب شاہزادہ صاحب کے لیئے بچھائی گئی بارگاہ کے دونون طرف کرسیان خوبصورتی سے اون لوگونکے واسطے بچھائی گئین جو لوگ کہ حضور شاہزادہ بہادر کی ملازمت کے لیئے منتخب ہوتے تھے بارگاہ مذکور سے پورب جناب شاہزادہ ممدوح کے لیئے ایک سُرخ خیمہ جسمین نہایت عمدہ اور پُرتکلف سامان تھا استادہ کیا گیا اوسکے اِردگرد بیشمار خیمے نصب ہوئے اسٹیشن باقی پور سے لیکر اِس بارگاہ تک رنگ برنگ کی جھنڈیان دونون طرف سڑک کے لگائی گئین اور تمامی صوبہ بہار کے ہاتھی حضور ممدوح کے معائنہ کے لیئے ایک جگہہ قطار سے جمع کیئے گئے ایک طرف میدان مین توپین قرینہ سے چنی گئین اور گورے کی پلٹن صف باندھکر کھڑی ہوئی فوجی افسر اور نیل کے انگریزی تاجر جناب شاہزادہ صاحب کی جلوداری کیواسطے منتخب ہوتے ذی عزت ساکنان و ملازمان سرکاری کو کمشنر صاحب ضلع نے اِس بارگاہ مین حاضر ہونے کے لیئے دعوت دی اور اجازت دی گئی کہ جو شخص جناب شاہزادہ صاحب کے دیکھنے کا تمنی ہو وہ ٹکٹ لیکر متفرق نگیرون مین (جو اوس بارگاہ سے علیحدہ نصب تھے) حاضر رہے ممکن نہین کہ اِس سارے سامان کی عظمت و شان کا تفصیلی بیان ہوسکے غرض ۴ جنوری ۱۸۷۶ عیسوی کو صبح کے ساڑھے سات بجے کلکتہ سے جناب شاہزادہ بلند اقتدار شہر پٹنہ مین شاہی ٹرین پر رونق افروز ہوئے ریلوے سڑک کے اِردگرد لکھہا خلقت واسطے ملازمت کے حاضر تھی

حضور ممدوح کی ٹرین کے آگے آگے ایک میل کے فاصلہ سے ایک انجن علحدہ واسطے
خبرداری اور ہوشیاری راہ کے بڑے دبدبہ سے آہستہ آہستہ جاتا تھا اور حضور
ممدوح اپنی خاص گاڑی مین اسٹیشن باقی پور پر رونق افروز ہوئے جناب ممدوح
کے پہونچنے پر توپون کی سلامی ہوئی اور بینڈ نوازون نے جو پہلے سے اس موقع پر
حاضر تھے مبارکباد سنانی شروع کی یوروپین عمدہ افسرون نے جو قبل سے
اسٹیشن مین حاضر تھے اوس عزیز مہمان کا استقبال کیا اور حضور اپنی گاڑی
مین (جو خاص اسی لیئے کلکتہ سے بہت قیمتی خرید ہوئی تھی) سوار ہوکر بارگاہ
کیطرف رونق افروز ہوئے استنے ہاتھیون کو یکجا ملاحظہ فرماتے ہوئے اور رعایائے
بہار کا نہایت مہربانی سے سلام قبول کرتے ہوئے بارگاہ مین داخل ہوئے
اور لیوی کا دربار چند منٹ نہایت شان وشوکت سے ہوا حضور ممدوح نے
بڑی توجہ سے اپنی رعایا کو دیکھا اور خوش ہوئے بعد اوسکے حاضری کے خیمے مین
خرامان خرامان رونق افروز ہوئے چند لمحہ کے بعد اوس خاص خیمے مین نواب سیّد
ولایت علیخان بہادر اور راجہ دیو مونگہ پیش کیئے گئے نواب صاحب ممدوح کے
دلی خیرخواہانہ حُسن خدمات بغاوت کی حضور عالی نے تعریف فرمائی نوبجے حضور
عالی اپنی گاڑی مین سوار ہوکر اسٹیشن کو تشریف لے چلے اور فوج نے رخصت
کی سلامی اوتاری افسران جنگی وملکی حاضر رکاب رہے یہان تک کہ حضور ٹرین
مین سوار ہوکر بطرف بنارس تشریف فرما ہوئے لفٹننٹ گورنر بہادر سر رچارڈ
ٹمپل نے جو جناب ولیعہد بہادر کے ہمراہ رکاب تشریف لائے تھے اوس شبکو
دعوت نوش فرمائی جسمین سیکڑون یوروپین حکام اور لیڈیان موجود تھین شاہزادہ صاحب

بہادر نوجوان اور خوبصورت میانہ قد ہین رعیت نوازی اور خوش خلقی چہرہ سے نمایان
ہوتی ہے جو روپے کہ تعظیم جناب ممدوح کے لیئے یہانکی خیرخواہ رعایانے جمع کیئے تھے
اوسکے لیئے بعد مشورہ یہہ قرار پایا کہ شہر پٹنہ مین ایک بڑا اسکول تعلیم حرفہ کے لیئے
شاہزادہ ممدوح کے نام نامی سے جاری کیا جائے چنانچہ ایک بہت بڑا اسکول بخرچ کثیر
کالج کے میدان مین بنایا جاتا ہے یہہ عمارت ہمیشہ کے لیئے حضور شاہزادہ ممدوح کی تشریف آوری
کی یادگار رہیگی اسی [illegible] اضلاع شاہ آباد مین ضلع گیا تک سون ندی سے نہر نکالی گئی
جس سے زراعت کو زمانۂ خشک سالی مین نفع عظیم پہونچا اس نہر مین کشتیان اور چھوٹے
چھوٹے اسٹیمر چلتے ہین ۱۸۷۷ء عیسوی مین حضور عالی ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریا فرمان
فرمائے انگلستان و ہندوستان نے خطاب شاہنشاہی قبول فرمایا اسلیئے بتاریخ
یکم جنوری سنہ الیہ بحکم سرکار ساری رعایائے پٹنہ نے شب کے وقت روشنی کا
سامان کیا یہہ رات بھی پٹنہ مین عجب رات تھی کہ سارا شہر کثرت روشنی سے منور
ہو رہا تھا دور و یہ طرح طرح کے شیشہ آلات اور عجیب و غریب رنگارنگ کی روشنی اور
رنگ آمیز اوڑتے ہوئے کپڑونکے پھر ہر ونکی لہرین دیکھنے والونکی آنکھون مین
طلسمی کیفیت دکھاتی تھین نظارہ بازونکے غول کے غول اور جھنڈ کے جھنڈ اسقدر
تھے کہ اگر پولیس انتظام کامل نکرتا تو کثرت خلق سے ہزارون آدمی دب جاتے دولتمندونکے
روشنی کی محرابین ایسی ایسی بنائی تھین کہ بے تحاشا طبیعت دیکھکر خوش ہو جاتی تھی روشنی
کے حرفون سے دعائیہ کلمات لکھے گئے تھے دس بجے رات کو سر اسٹورٹ بیلی صاحب
کمشنر مع منگلس صاحب کلکٹر اس روشنی کے ملاحظہ کرنے کو تشریف لائے اور خیرخواہ
رعیت کے اس فعل سے نہایت خوش اور محظوظ ہوئے

تمت

پٹنہ کا آرٹ اسکول

شاہ آباد مین اجرائے نہر

روشنی بتقریب شاہنشاہی حضور ملکہ معظمہ دام سلطنتہا

دوسری خبر

حضرت مصنف دام فیضہ کے تصنیفات سے یون تو بہتیری کتابین تصنیف و تالیف ہوکر عالم مین شائع ہین لیکن اصل تصنیف حضرت کا کلیات ہے جو مشتمل ہے انواع و اقسام نظم پر اگر رباعیان ملاحظہ کیجئے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اردو زبان مین عمر خیام کی رباعیان ہین قطعات دیکھئے تو ابن یمین کے قطعات ہین غزلون مین حضرت حافظ و سعدی و امیر خسرو کا لطف ہے حضرت نے اپنے مرقع خیال مین وہ وہ تصویرین کھینچی ہین کہ منصف طبع ماہر فن دیکھکر عش عش کرتا ہے ساتھ اسکے زبان کی صفائی محاورات کی نمکینی اور اثر خداداد ہے غرض ع

مشک آنست کہ خود ببوید ✣ اس کلیات کے دو دیباچے ہین ایک فارسی دوسرا اردو حضرت نے ان دیباچون مین نظم کے ایسے عمدہ اصول بتائے ہین کہ جب مختلف زبانون کے فن معنی و بیان پر کوئی شخص حاوی ہوگا تب یہہ اصول اوسکے ہاتھہ آسکتے ہین غالباً یہہ کلیات عنقریب اسی تقطیع پر پچاس جزون مین چھپ کر شائع ہوگا قیمت پیشگی اسکی تین روپے ہین مابعد پانچ روپے ✣

راقم

واحد حسین مالک مطبع سٹی پریس حاجی گنج پٹنہ

History of Behar.

by

M. Syed Aly Mohumad Shad

Khan Bahadur

of Patna.

Published in City press Patna

1893

Copies 500 price one rupee each